دولعان کرنے والوں اور لعان کرنے والی کے بیٹے کی وراثت!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی مرد اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگائے پس ان میں سے ایک لعان کا مطالبہ کرے تو جب تک دوسرا لعان نہ کرے وہ ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب تک دونوں لعان نہ کریں وہ ایک دوسرے کے وارث ہوں گے اور حکمران ان دونوں کے درمیان تفریق کر دے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۲۹۷ ۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال في ميراث ابن الملاعنة: إذا كانت الأم و ولدها ورثته ثلثي الميراث، وإن كانت الأم وحدها فلها الميراث كله، وإن ماتت أمه ثم مات بعد ذلك فاجعل ذوي قرابته من أمه كأنهم وارثوا أمه، كأنها هي التي ماتت، إن كان أخافله المال كله، وإن كانت أختا فلها النصف وإن كان أخا وأختا فالثلثان للأخ وللأخت الثلث وإن كانت أختين فلهما الثلثان قال محمد: وبه نأخذ في قوله: إذا ورثته أمه و ولدها، و في قوله إذا ورثته الأم خاصة. وأما ما سوى ذلك فلسنا نأخذ به، ولكنا نقول: إذا ماتت الأم نظر إلى أقربهم من ابن الملاعنة فجعلنا له المال فإن كانت القرابة واحدة فعلى القرابة وإن ترك أخا وأختا فهو بمنزلة رجل غير ابن الملاعنة ترك أخاه لأمه وأخته لامه ولم يترك وارثا غيرهما ولا عصبة فالمال بينهما نصفان، وهذا كله قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کی وراثت کے بارے میں فرمایا اگر ماں اور اس کا بیٹا دونوں ہوں تو وہ میراث میں سے دو تہائی کی وارث ہوگی اور اگر ماں اکیلی ہو تو تمام وراثت اس کے لئے ہوگی۔"[1]

اور اگر اس کی ماں مر جائے تو پھر وہ بیٹا اس کے بعد فوت ہو تو اس کی ماں کی طرف سے قرابت داروں کو دو گویا وہ اس کی ماں کے وارث ہیں اور گویا وہ عورت ہی فوت ہوتی اگر اس کا بھائی ہو تو تمام مال اس کے لئے ہوگا اور اگر بہن ہو تو اس کے لئے نصف ہوگا اگر بہن اور بھائی ہوں تو دو تہائی بھائی کے لئے اور ایک تہائی بہن کے

[1] یعنی جب لعان کرنے والی عورت کا بیٹا مر جائے اور ماں اور بھائی چھوڑ جائے تو دو تہائی ماں کے لئے ہوگا اور مرنے والے کا بھائی نہ صرف ماں ہو تو وہ تمام وراثت کی مالک ہوگی۔

marfat.com

لئے ہوگا اور اگر دو بہنیں ہوں (بھائی نہ ہو) تو ان کے لئے دو تہائی ہوگا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان کے اس قول کہ جب اس کی وارث ماں اور اس کا بیٹا ہو میں اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور یہ قول کہ صرف ماں وارث ہو اس میں یہی (مذکورہ بالا) قول اختیار کرتے ہیں لیکن اس کے علاوہ میں ہم اسی کو اختیار نہیں کرتے بلکہ ہم کہتے ہیں جب ماں مر جائے تو لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کے زیادہ قریبی رشتہ دار کو دیکھا جائے پس ہم تمام مال اس کے لئے کر دیں گے اور اگر قرابت ایک ہی ہو تو قرابت کے اعتبار سے ہوگا اور اگر وہ بھائی بہن چھوڑے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو لعان والی کا بیٹا نہیں ہے اور اس نے ماں کی طرف سے بھائی اور بہن چھوڑے اور ان دونوں کے علاوہ کوئی وارث نہیں چھوڑا نہ کوئی عصبہ رشتہ دار چھوڑا تو وہ مال دونوں کے درمیان نصف نصف ہوگا۔"

یہ تمام باتیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کے نزدیک ہیں۔"

٦٩٨ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال في ابن المتلاعنين يموت و يترك أمه و أخاه و أخته لأمه قال إبراهيم: لهما الثلث، وما بقي لأمه. قال محمد: ولسنا نأخذ بهذا، ولكن لهما الثلث وللأم السدس، وما بقي فهو رد على ثلثة أسهم على قدر مواريثهم، وهذا قياس قول عبدالله بن مسعود رضى الله عنهما لأنه كان لا يرد على الإخوة من الام مع الأم، و كان علي رضى الله عنه يرد عليهم على مواريثهم، فبقول علي بن أبي طالب نأخذ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ دو لعان کرنے والوں کا بیٹا فوت ہو جائے اور وہ اپنی ماں بھائی اور بہنیں چھوڑ جائے جو ماں کی طرف سے ہوں تو حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ان دونوں کو ایک تہائی ملے گا اور باقی اس کی ماں کے لئے ہوگا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے بلکہ ان دونوں کے لئے ایک تہائی اور ماں کے لئے چھٹا حصہ ہوگا اور جو کچھ باقی بچے گا وہ ان کی وراثت کے مطابق تین حصوں میں ان کی طرف لوٹے گا۔"

حضرت عبد اللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" کے قول کا قیاس بھی یہی ہے کیونکہ وہ ماں کے ساتھ ان بہن بھائیوں کی طرف نہیں لوٹاتے جو ماں کی طرف سے ہوں اور حضرت علی بن ابی طالب "رضی اللہ عنہ" ان کی وراثت کے مطابق ان پر لوٹاتے تھے پس ہم حضرت علی بن ابی طالب "رضی اللہ عنہ" کا قول اختیار کرتے ہیں۔"

٦٩٩ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال: الأم عصبة من لا عصبة له، إذا ترك ابن الملاعنة أمه كان المال لها، فإذا لم يترك أمه نظر إلى من يرث أمه،

marfat.com

فهو يرثه. قال محمد: وأما في قولنا فإذا ترك أمه لم يترك غيرها ممن يرث ممن له سهم فالمال لها، وإن لم تكن له أم حية، لا ذو سهم فالمال لأقرب الناس من ابن الملاعنة، ولا ينظر في هذا إلى من كان يرث أمه، وهذا كله قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے رایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جس کا عصبہ نہ ہو ماں اس کا عصبہ ہے جب لعان کرنے والی عورت کا بیٹا اپنی ماں چھوڑ جائے تو تمام مال اس ماں کا ہوگا اور اگر ماں نہ چھوڑی تو دیکھا جائے جو اس کی ماں کا وارث ہوگا وہی اس (بیٹے) کا بھی وارث ہوگا

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمارے قول کے مطابق جب وہ صرف ماں کو چھوڑے کسی اور کو نہ چھوڑے جو اس کا وارث بن کر کچھ حصہ لیتا ہو تو تمام مال (ماں) کے لئے ہوگا اور اگر اس کی ماں زندہ نہ ہو نہ کوئی اور حصہ دار ہو تو یہ اس کو ملے گا جو اس لعان والی عورت کا سب سے زیادہ قریبی ہو اور اس وقت یہ نہیں دیکھا جائے گا کہ اس کی ماں کا وارث کون بنتا ہے۔''

۷۰۰۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ابن الملاعنة عصبته أمه، إذا ترك أمه كان لها المال. قال محمد: يكون لها المال إذا لم يترك وارثا غيرها، وإنما تفسير قوله: "عصبته عصبة أمه" في العقل هم الذين يعقلون عنه، فأما الميراث فيرثه أقرب الناس منه على قدر القرابة من الملاعنة، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی، وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں لعان والی عورت کے بیٹے کا عصبہ وہی ہے جو اس کی ماں کا عصبہ ہے جب انہی کو چھوڑے تو تمام مال اس کا ہوگا۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں اس عورت کے لئے مال تب ہوگا جب وہ لڑکا اس کے علاوہ کوئی وارث نہ چھوڑے اور ان کا یہ فرمانا کہ اس کا عصبہ وہی ہے جو اس کی ماں کا عصبہ ہے تو یہ دیت کے بارے میں ہے اس کی دیت وہی ادا کریں گے (جو اس کی ماں کی دیت کے ذمہ دار ہیں) جہاں تک میراث کا تعلق ہے تو لعان والی عورت سے جو سب سے زیادہ قریب ہوں گے وہی اس قرابت کے مطابق وارث ہوں گے۔''

باب العمرى! عمری کا بیان[1]!

۷۰۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: من أعمر شيئا فهو له حياته، ولعقبه من بعد، ولا يكون من ثلثه، قال محمد: يعني ولا يكون من ثلث المعمر الأول.

---

[1] جب کوئی شخص کسی کو مکان وغیرہ دے اور کہے کہ اعمر تک داری میں نے یہ اپنا مکان تمہیں عمر کے لئے دیا اسے عمر کہتے ہیں۔ ۲۱ ہزاروی

marfat.com

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جس کو کوئی چیز عمر بھر کے لئے دی گئی وہ زندگی بھر اسی کی ہوگی اور اس کے بعد اس کے وارثوں کی ہوگی اور وہ اس کی تہائی سے نہیں ہوگی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں کہ جس نے شروع میں یہ عطیہ دیا اس کی تہائی سے نہیں ہوگی۔"

٧٠٢. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا بلال عن وهب بن كيسان عن جابر عن عبدالله رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: فشت العمرى في المدينة، فصعد النبي صلى الله عليه وسلم المنبر فقال: أيها الناس، احبسوا عليكم أموالكم ولا تهلكوها، فإنه من أعمر شيئا في حياته فهو للذي أعمر بعد موته. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہیں ہم سے حضرت بلال "رضی اللہ عنہ" نے بیان کیا وہ حضرت وہب بن کیسان "رضی اللہ عنہ" سے وہ حضرت جابر بن عبد اللہ "رضی اللہ عنہ" سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں مدینہ منورہ میں عمری عام ہوگیا تو منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا اے لوگو! اپنے مالوں کو اپنے پاس روک کر رکھو اور ان کو ہلاک نہ کرو جو شخص اپنی زندگی میں کسی کو عمر بھر کے لئے دیتا ہے تو وہ جس کو دیا گیا اس کے مرنے کے بعد بھی اسی کا ہوگا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٧٠٣. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حبيب بن أبي ثابت عن عبدالله بن عمر رضى الله عنهما قال كنت عنده قاعدا إذ جآءه أعرابي فسأله عن العمري فأخبره أنها ميراث للذى هي في يديه.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے حبیب بن ابی ثابت "رضی اللہ عنہ" نے بیان کیا اور وہ حضرت عبداللہ بن عمر "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں ان (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ) کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک اعرابی آیا اور اس نے عمریٰ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ جس کے قبضے میں ہے اس کی میراث ہے۔"

باب ميراث الحميل والولد الذي يدعيه رجلان!

٧٠٤. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن المجالد بن سعيد عن عامر الشعبي قال: كتب عمر بن الخطاب رضى الله عنه: "أن لا يورث الحميل إلا أن تقيم بينة" وبه نأخذ قال محمد:

marfat.com

والحميل امرأة تسبي و معها صبي تحمله فتقول: هو ابني، فلا يكون ابنها بقولها إلا ببينة: و تقبل على ولادتها شهادة امرأة حرة مسلمة، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

جوعورت قیدی ہوکرآئے اوراس کے ساتھ اس کا بچہ ہواس کی میراث اوروہ بچہ جس کا دعویٰ دوآدمی کریں!

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت مجاہد بن سعید ''رحمہ اللہ'' سے اور حضرت شعبی ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب ''رضی اللہ عنہ'' نے لکھا کہ حمیل (عورت) کی وراثت تقسیم نہیں ہوگی مگر یہ کہ وہ گواہی قائم کرے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حمیل وہ عورت ہے جسے قیدی بنایا گیا اوراس کے ساتھ بچہ ہو جسے اس نے اٹھار کھا ہواور وہ کہے کہ یہ میرا بٹا ہے پس اس کے کہنے پر اس کو اس کا بیٹا قرار نہیں دیا جائے گا جب تک وہ گواہ پیش نہ کرے اوراس کے پیدائش پر ایک آزاد مسلمان عورت کی گواہی بھی قبول کی جائے گی۔''

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا یہی قول ہے۔''

٧٠٥. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال في رجلين يدعيان الولد: إنه إبنهما يرثهما و يرثانه، قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ان دوآدمیوں کے بارے میں فرمایا جو ایک بچے کا دعویٰ کریں کہ اسے ان دونوں کا بچہ قرار دیا جائے گا وہ ان دونوں کا وارث ہوگا اور وہ دونوں اس کے وارث ہوں گے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور یہی
حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا قول ہے۔''

باب من أحق بالولد و من يجبر على النفقة!

٧٠٦. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: الولد لأمه حتى يستغني، وقال إبراهيم: إذا استغنى الصبي عن أمه في الأكل والشرب فالأب أحق به. قال محمد: وبه نأخذ، أما الذكر فهي أحق به حتى يأكل وحده و يلبس وحده ثم أبوه أحق به، وأما الجارية فأمها أحق بها حتى تحيض، ثم أبوها أحق بها، ولا خيار في ذلك لواحد منهما، فإن تزوجت الأم فلا حق لها في الولد. والجدة (أم الأم) تقوم مقامهما، فإن كان للجدة زوج فكان هو الجد لم تحرم

marfat.com

الولد لمكان زوجها، فإن كان لها زوج غير الجد فلا حق لها في الولد. والجدة (أم الأب) أحق منها إن لم يكن لها زوج، فإن كان لها زوج وهو الجد لمتحرم أيضا الولد لمكان زوجها وإن كان زوجها غير الجد فلا حق لها في الولد وهذا كله قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

بچے کا زیادہ حق دار کون ہے اور کسے نفقہ پر مجبور کیا جائے؟

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں بچہ ماں کے پاس رہے گا جب تک اس سے بے نیاز نہیں ہو جاتا حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں جب بچہ کھانے اور پینے کے اعتبار سے ماں کا محتاج نہ رہے تو باپ کو اس کا زیادہ حق ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جہاں تک بچے کا تعلق ہے تو ماں اس کا زیادہ حق رکھتی ہے یہاں تک کہ وہ اکیلا کھانے لگے اور خود بخود لباس پہن سکے پھر اس کے باپ کو اس کا زیادہ حق ہے۔ لیکن بچی کا حق ماں کے پاس اس وقت تک رہتا ہے جب اسے حیض آ جائے پھر باپ کو اس کا زیادہ حق حاصل ہوتا ہے اس سلسلے میں ان میں سے کسی کو بھی اختیار نہیں ہے پس اگر ماں نکاح کرے تو اب بچے کے لئے اس کا حق باقی نہیں رہے گا۔ اور نانی ان دونوں کے قائم مقام ہے جب نانی کا خاوند ہو اور وہ اس بچے کا نانا بھی ہو تو اب وہ خاوند کی وجہ سے بچے سے محروم نہیں ہوگی (کیونکہ یہ شخص بچے کے لئے نقصان کا باعث نہیں) اور اگر اس کا خاوند بچے کے نانا کے علاوہ ہو تو اب نانی کو بچے کا حق حاصل نہیں ہوگا۔"

اور دادی نانی کے مقابلے میں زیادہ حقدار ہوتی ہے اگر اس کا کوئی خاوند نہ ہو پس اگر اس کا خاوند ہو اور وہ اس بچے کا دادا ہو تو بھی وہ خاوند کی وجہ سے بچے سے محروم نہیں رہے گی اور اگر اس کا خاوند دادا کے علاوہ کوئی ہو تو اب دادی کو بچے کا حق حاصل نہیں ہوگا۔"[1]

یہ تمام باتیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کے نزدیک ہیں۔"

٧٠٧۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: أجبر على النفقة كل ذي رحم. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہر ذی رحم کو نفقہ پر مجبور کیا جائے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

---

[1] یعنی جو لوگ وراثت میں حصہ دار ہیں قرآن مجید میں ہے "وعلی الوارث مثل ذلک" اور وارث پر اس کی مثل اور حضرت ابن مسعود "رضی اللہ عنہ" کی قرأت میں وعلی الوارث ذی الرحم المحرم یعنی وارث کی تفسیر میں ذی رحم محرم سے کی گئی۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب هبة المرأة لزوجها والزوج لامرأته!

٧٠٨. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: الزوج والمرأة بمنزلة القرابة، أيهما وهب لصاحبه فليس له أن يرجع فيه. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

عورت کا خاوند کے لئے اور خاوند کا عورت کے لئے ہبہ کرنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں خاوند اور عورت قرابت داروں کی طرح ہوتے ہیں ان میں سے جو دوسرے کو کوئی چیز ہبہ کرے تو اسے واپس لینے کا کوئی حق نہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب الأيمان والكفارات فيها! قسموں اور ان کے کفاروں کا بیان!

٧٠٩. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: أقسم، وأقسم بالله، وأشهد، وأشهد بالله، وأحلف، وأحلف بالله، وعلى عهد الله، وعلى ذمة الله، وعلى نذر، وعلى نذر الله، وهو يهودي، وهو نصراني، وهو مجوسي، وهو بريء من الإسلام: كل هذا يمين يكفرها إذا حنث. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں یہ تمام الفاظ قسم ہیں جب قسم توڑے تو اس کا کفارہ دے میں قسم کھاتا ہوں۔ مجھے اللہ کی قسم ہے میں گواہی دیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا ہوں میں حلف اٹھاتا ہوں اللہ کے نام پر حلف اٹھاتا ہوں اللہ تعالیٰ کے عہد پر اللہ تعالیٰ کے ذمہ پر نذر پر اللہ تعالیٰ کی نذر پر وہ یہودی ہے (اگر فلاں کام کرے یا نہ کرے) وہ عیسائی ہے وہ مجوسی ہے وہ اسلام سے بری ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٧١٠. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في كفارة اليمين: إطعام عشرة مساكين لكل مسكين نصف صاع من بر، أو الكسوة (وهو ثوب) أو تحرير رقبة، فمن لم يجد

marfat.com

فصيام ثلثة أيام. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، والأيام الثلثة متتابعات لا يجزئه أن يفرق بينهن: لأنها في قراءة ابن مسعود رضي الله عنه: "فصيام ثلثة أيام متتابعات" وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے سے قسم کے کفارہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے ہر مسکین کے لئے نصف صاع (دوکلو) گندم یا لباس ہے یا غلام آزاد کرنا ہے پس جو شخص (ان میں سے کوئی چیز) نہ پائے تو تین دن کے روزے رکھنا ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور تین دن مسلسل ہوں ان کے درمیان تفریق کرنا جائز نہیں کیونکہ حضرت ابن مسعود "رضی اللہ عنہ" کی قرات میں یوں ہے "فصیام ثلثۃ ایام متتابعات" (پس تین دن مسلسل روزہ رکھنا)۔

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۱ ۱ ۷ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا أردت أن تطعم في كفارة اليمين فغداء، و عشاء. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب تم قسم کے کفارہ میں کھانا کھلانا چاہو تو صبح اور شام کا کھانا کھلانا ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں"

باب ما يجزئ في كفارة اليمين من التحرير!

۲ ۱ ۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: لا يجزئ المكاتب ولا أم الولد ولا المدبر في شيئ من الكفارات، و يجزئ الصبي والكافر في الظهار. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، إلا في خصلة واحدة: المكاتب إذا لم يؤد شيئا من مكاتبته حتى يعتقه مولاه عن كفارته أجزاه ذلك، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

قسم کے کفارہ میں کسی قسم کا غلام آزاد کرنا کفایت کرتا ہے!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کفاروں میں مکاتب، ام ولد اور مدبر

marfat.com

غلام جائز نہیں اور ظہار کے کفارے میں بچہ اور کافر (غلام آزاد کرنا) بھی کافی ہے۔'' [1]

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں البتہ ایک بات کو نہیں مانتے وہ یہ کہ مکاتب جب اپنی مکاتبت (کے بدل) میں سے کچھ بھی ادا نہ کرے حتیٰ کہ اس کا مولیٰ اسے اپنے کفارے سے آزاد کردے تو اس کے لئے یہ کفایت کرتا ہے۔''

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

باب الإستثنآء في اليمين! قسم میں استثناء!

۷۱۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن القاسم بن عبدالرحمن عن أبيه عن عبدالله بن مسعود رضی الله عنهما قال: من حلف على يمين فقال: إن شآء الله، فقد استثنى.

ترجمہ! امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت قاسم بن عبد الرحمٰن ''رحمہ اللہ'' سے وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود ''رضی اللہ عنہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جو شخص قسم اٹھائے ہوئے ''ان شاء اللہ'' کے الفاظ کہے تو اس نے استثناء کیا۔ (کفارہ واجب نہ ہوگا)

۷۱۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: من حلف على يمين فقال: أن شآء الله، فقد خرج من يمينه.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جو شخص قسم کھاتے ہوئے انشاءاللہ کے الفاظ کہے وہ اپنی قسم سے نکل گیا۔''

۷۱۵۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عبيدالله عن سعيد بن جميل عن ابن عمر رضی الله عنهما قال: من حلف على يمين فقال: إن شاء الله، فلا حنث عليه. قال محمد: فبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة في الأيمان كلها إذا كان قوله: إن شآء الله موصولا بكلامه قبل كلامه أو بعد كلامه.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے عبیداللہ ''رحمہ اللہ'' نے بیان کیا وہ سعید بن جمیل ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت عبداللہ بن عمر ''رضی اللہ عنہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جو شخص قسم کھاتے ہوئے ان شاء اللہ کہے تو اس پر قسم کے توڑنے کا کفارہ نہیں۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور

---

[1] اُم ولد وہ لونڈی جس نے اپنے مولیٰ کا بچہ جنا ہو مدبر وہ غلام یا لونڈی جسے مولیٰ کہے تم میرے مرنے کے بعد آزاد ہو۔ ظہار یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے تم مجھ پر میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہو یا کسی دوسرے عضو سے تشبیہ دے۔ تفصیل کے لئے بہار شریعت دیکھئے۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی تمام قسموں میں یہی قول ہے جب اس کا قول "انشاء اللہ" اس کے کلام سے پہلے یا بعد میں ملا ہوا ہو۔"

٧١٦. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: الاستثناء إذا كان متصلا وإلا فلا شيء. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، و ذلك يجزئه وإن لم يرفع به صوته.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب استثناء متصل ہو (تو اس کا فائدہ ہے) ورنہ وہ کوئی چیز نہیں۔" (غیر معتبر ہے)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے اور یہ اس کے لئے کافی ہے اگرچہ اس کے ساتھ اپنی آواز بلند نہ کرے۔"

٧١٧. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا حرك شفتيه بالإستثناء فقد استثنى. قال محمد: وبهذا نأخذ: وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) کہ جب وہ استثناء (کے کلمات) کے ساتھ اپنے ہونٹوں کو حرکت دے تو اس نے استثناء کیا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٧١٨. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في رجل قال لإمرأته: أنت طالق إن شاء الله، قال: ليس بشيء ولا يقع عليها الطلاق. قال محمد: وبهذا نأخذ إذا كان استثناءه موصولا بيمينه قدمه أو أخره، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس نے اپنی بیوی سے کہا "انت طالق ان شاء الله" (تجھے طلاق ہے انشاء اللہ) وہ فرماتے ہیں یہ کوئی چیز نہیں اور اسے طلاق نہیں ہوگی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب استثناء اس کی قسم سے موصول ہو چاہے اس سے پہلے ہو یا بعد میں۔"

marfat.com

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب النذر في المعصية! گناہ کی نذر!

۷۱۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا محمد بن الزبير عن الحسن عن عمران بن الحصين رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: لا نذر في معصية، و كفارته كفارة يمين. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے محمد بن زبیر "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت حسن "رحمہ اللہ" سے وہ حضرت عمران بن حصین "رضی اللہ عنہ" سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا گناہ (کے کاموں) میں نذر نہیں اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۷۲۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: سمعت عامر الشعبي يقول: لا نذر في معصية، من حلف على يمين معصية فليرجع، ولا كفارة عليه. قال محمد: ولسنا نأخذ بهذا، ولكنا نأخذ بالحديث الأول، ومن ذلك أن يحلف الرجل أن لا يكلم اباه أو أمه، أو أن لا يحج، ولا يتصدق، و نحو ذلك من أنواع البر فليفعل الذي حلف أن لا يفعل، وليكفر يمينه ألا نرى أن الله تبارك و تعالى جعل الظهار منكرا من القول و زورا، و جعل فيه الكفارة؟ فكذلك ههنا. وهذا كله قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عامر شعبی "رحمہ اللہ" کو فرماتے ہوئے سنا کہ گناہ کی نذر نہیں جو شخص گناہ کی قسم کھائے وہ رجوع کرے اور اس پر کوئی کفارہ نہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے بلکہ ہم پہلی حدیث پر عمل کرتے ہیں اور اسی سلسلے میں یہ بات بھی ہے کہ ایک آدمی قسم کھائے کہ وہ اپنے باپ یا اپنی ماں سے کلام نہیں کرے گا یا حج نہیں کرے اور صدقہ نہیں دے گا اور اس قسم کے دوسرے نیکی کے کاموں سے رکنے کی قسم ہے تو جس نے اس قسم کی قسم کھائی ہے اسے چاہئے کہ اس پر عمل نہ کرے اور قسم کا کفارہ ادا کرے۔"

کیا تم نہیں دیکھتے اللہ تعالیٰ نے ظہار کو ناپسندیدہ بات اور جھوٹ قرار دیا ہے اور اس میں کفارہ بھی رکھا اسی طرح یہاں بھی ہے۔"

marfat.com

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۷۲۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ما كان في القرآن من قوله "أو" فصاحبه بالخيار، أي ذلک شاء فعل، يعني في الكفارة. قال محمد: وبه نأخذ من ذلک قوله تعالى في كفارة اليمين: "إطعام عشرة مساكين من أوسط ما تطعمون أهليكم أو كسوتهم. أو تحرير رقبة" فأي الكفارات كفر بها يمينه جزاه ذلک، ولا يجزئه الصيام إن كان يجد بعض هذه الاشياء: لأن الله تعالى يقول: "فمن لم يجد فصيام ثلثة أيام" ولم ويخيره في الصوم كما خيره في غيره، وهذا قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

قسم میں اختیار اور اپنا مال مساکین کے لئے کر دینا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں قرآن مجید میں جو لفظ او آیا ہے تو اس شخص کو اختیار ہے کفارہ میں جو کام چاہے کرے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور اسی سے اللہ تعالیٰ کا قول قسم کے کفارے میں ہے۔ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ (پ۷ المائدہ۸۹) اور تحریر رقبة ......دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے اس درمیانے کھانے سے ہو جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا ان کو لباس پہنانا یا غلام آزاد کرنا ہے۔"

وہ فرماتے ہیں ان میں سے کوئی بھی کفارہ دے اس کی قسم سے جائز ہوگا لیکن روزہ رکھنا جائز نہ ہوگا جب وہ ان میں سے کوئی چیز پائے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے,, فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ "(پ البقرہ ۸۹) پس جو (ان میں سے کوئی چیز) نہ پائے وہ تین دن کے روزے رکھے اور اللہ تعالیٰ نے روزے میں اس طرح اختیار نہیں دیا جس طرح دوسری باتوں میں دیا ہے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۷۲۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا جعل الرجل ماله في المساكين صدقة فلينظر ما يسعه و يسع عياله، فليمسكه وليتصدق بالفضل، فإذا أيسر تصدق بمثل ما أمسک. قال محمد: وبهذ كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی آدمی اپنا تمام مال مساکین کے لئے کر دے تو دیکھے اسے اور اس کے اہل وعیال کو کس قدر کافی ہے پھر اتنی مقدار روک کر باقی صدقہ

marfat.com

کر دے پھر جب حالات اچھے ہوں تو جس قدر روکا ہے وہ صدقہ کر دے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب من جعل على نفسه المشيء!

۷۲۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال: فيمن جعل على نفسه المشي فمشى بعضا و ركب بعضا قال: يعود فيمشي ما ركب. قال محمد: ولسنا نأخذ بهذا، ولكنا نأخذ، بقول علي بن أبي طالب رضي الله عنه: إذا ركب أهدى هديا أو شاة يجزئه، يذبحها و يتصدق بها، ولا يأكل منها شيئا، و يعتمر عمرة أو حجة، ولا شيء عليه غير ذلك، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

جوشخص پیدل چلنے کی نذر مانے!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ اس شخص کے بارے میں جو پیدل چلنے کی نذر مانتا ہے کچھ سفر پیدل چل کر اور کچھ سواری پر کرتا ہے وہ فرماتے ہیں واپس آئے اور جس قدر سوار ہوا اتنی مقدار پیدل چلے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے بلکہ ہم حضرت علی بن ابی طالب "رضی اللہ عنہ" کے قول کو اختیار کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) جب سوار ہو تو قربانی دے یا ایک بکری اسے کفایت کرے گی جسے وہ ذبح کر کے صدقہ کرے اور اس میں سے کچھ بھی نہ کھائے اور عمرہ کرے یا ن حج اور اس پر اس کے علاوہ کچھ بھی لازم نہیں ہوگا۔"

باب من جعل على نفسه نحر ابنه أو نحر نفسه!

۷۲۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يجعل عليه أن ينحر إبنه أن عليه مائة ناقة ينحرها. قال محمد: ولسنا نأخذ بهذا، ولكنا ناخذ بقول ابن عباس و مسروق بن الأجدع.

جوشخص اپنے بیٹے کو یا اپنے آپ کو ذبح کرنے کی نذر مانے!

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے

marfat.com

اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کی نذر مانتا ہے کہ اس پر سو اونٹوں کو ذبح کرنا لازم ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے بلکہ ہم حضرت ابن عباس "رضی اللہ عنہ" اور حضرت مسروق بن اجدع "رضی اللہ عنہ" کے قول کو اختیار کرتے ہیں۔"

۷۲۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا سماک بن حرب عن محمد بن المنتشر قال: أتى رجل ابن عباس رضى الله عنهما فقال: إني جعلت ابني نحيرا (أي نذرت أن أنحر ابني). و مسروق بن الأجدع جالس في المسجد. فقال له ابن عباس رضى الله عنهما: اذهب إلى ذلک الشيخ فاسأله، ثم تعالى فاخبرني بما يقول فأتاه فسأله، فقال مسروق: إن كانت نفس مؤمنة تعجلت إلى الجنة، وإن كانت كافرة عجلتها إلى النار، اذبح كبشا فإنه يجزئک. فأتى ابن عباس رضى الله عنهما فحدثه بما قال مسروق، قال: وأنا آمرک بما أمرک به مسروق. قال محمد: فبهذا نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے سماک بن حرب "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت محمد بن المنتشر "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک شخص حضرت ابن عباس "رضی اللہ عنہ" کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا میں نے اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کی نذر مانی ہے اور حضرت مسروق بن اجدع "رضی اللہ عنہ" مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔"

حضرت ابن عباس "رضی اللہ عنہ" نے اس شخص سے فرمایا اس شخص کے پاس جاؤ اور (مسئلہ) پوچھو پھر آ کر مجھے بتانا کہ انہوں نے کیا جواب دیا ہے پس وہ شخص ان کے پاس گیا اور ان سے پوچھا تو حضرت مسروق "رضی اللہ عنہ" نے فرمایا اگر وہ مومن نفس ہے تو اس نے جنت کی طرف جلدی کی اور اگر وہ کافر ہے تو تم نے اس کو جہنم میں لے جانے کی جلدی کی ایک مینڈھا ذبح کر دو تمہیں کافی ہے۔"

وہ شخص حضرت ابن عباس "رضی اللہ عنہ" کے پاس آیا اور جو کچھ حضرت مسروق "رضی اللہ عنہ" نے فرمایا تھا ان کو بتا دیا انہوں نے فرمایا میں بھی تمہیں اسی بات کا حکم دیتا ہوں جس کا حضرت مسروق نے تمہیں حکم دیا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۷۲۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا سماک بن حرب عن محمد بن المنتشر عن ابن عباس رضى الله عنهما في الرجل يجعل عليه أن يذبح نصيبه قال: كبشا أو شاة. قال محمد: وبه نأخذ.

marfat.com

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے سماک بن حرب "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ محمد بن المنتشر "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابن عباس "رضی اللہ عنہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو یوں نذر مانتا ہے کہ وہ اپنے حصے کو ذبح کرے گا (یا اپنے نفس کو ذبح کرے گا) تو وہ فرماتے ہیں ایک مینڈھا یا بکری ذبح کرے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں۔"

باب من حلف وھو مظلوم! جو مظلوم ہونے کی صورت میں قسم کھائے!

٧٢٧ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا استحلف الرجل وهو مظلوم فاليمين على ما نوى و على ما ورك، وإذا كان ظالما فاليمين على نية من استحلف.

قال محمد: وبه نأخذ، اليمين فيما بينه وبين ربه على ذلك، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے جب کسی شخص سے قسم لی جائے اور وہ مظلوم ہو تو قسم اس کے مطابق ہوگی جس کی اس نے نیت کی ہے اور جب ظالم ہو تو قسم لینے والے کی نیت کے مطابق قسم ہوگی۔"[1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اس کے اور اس کے رب کے درمیان قسم اس پر ہوگی اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٧٢٨ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: اليمين يمينان: يمين تكفر، ويمين فيها الأستغفار، فاليمين التي تكفر فالرجل يقول: والله لأفعلن، والتي فيها الاستغفار فالذي يقول: والله لقد فعلت. قال محمد وبهذا نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں قسم کی دو قسمیں ہیں ایک وہ قسم ہے جس میں کفارہ دینا ہوتا ہے اور دوسری وہ جس میں طلب مغفرت ہے جس قسم میں کفارہ ہے اس میں کوئی شخص کہتا ہے اگر اللہ کی قسم میں ایسا ضرور کروں گا اور جس میں استغفار ہے اس میں وہ کہتا ہے اللہ کی قسم میں نے ایسا کیا۔"

---

[1] مطلب یہ ہے کہ ظاہر میں قاضی جو بھی فیصلہ کرے اللہ تعالیٰ کے ہاں اصل حقیقت کا بھی اعتبار ہوتا ہے مظلوم سے چاہے زبردستی قسم لی جائے اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ بے گناہ ہی ہوگا اور ظالم چاہے جھوٹی قسم کھا کر بری ہو جائے اللہ تعالیٰ سے اس کا ظلم پوشیدہ نہیں۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٧٢٩. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن عائشة أم المؤمنين رضى الله عنها في اللغو قالت: هو كل شئ يصل به الرجل كلامه لا يريد يمينا: لا والله، و بلى والله، وما لا يعقد على قلبه. قال محمد: وبه نأخذ، ومن اللغو أيضا الرجل يخلف على الشئ يرى أنه على ما حلف عليه فيكون على غير ذلك، فهذا أيضا من اللغو، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ ام المومنین حضرت عائشہ "رضی اللہ عنہا" سے لغو قسم کے بارے میں روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں یہ ہر وہ چیز ہے جسے آدمی اپنے کلام سے ملاتا ہے اور قسم کا ارادہ نہیں کرتا جیسے لا، واللہ، بلی، واللہ (وغیرہ) اور اسی طرح جس پر دل کا ارادہ نہیں ہوتا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور یہ بھی لغو قسم ہے کہ کوئی شخص کسی بات پر قسم کھائے اور وہ یہ سمجھے کہ بات اسی طرح ہے جس طرح اس نے قسم کھائی پس وہ اس کے علاوہ ہو تو یہ بھی لغو ہے۔"[1]

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب التجارة والشرط في البيع! تجارت اور بیع میں شرط!

٧٣٠. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا يحي بن عامر عن رجل عن عتاب بن أسيد رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال له: انطلق إلى أهل الله. يعني أهل مكة. فأنههم عن أربع خصال: عن بيع مالم يقبضوا، و عن ربح مالم يضمنوا، و عن شرطين في بيع، وعن سلف و بيع قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وأما قوله: "سلف و بيع" فالرجل يقول للرجل: ابيعك عبدي هذا بكذا و كذا على أن تقرضني كذا و كذا، أو يقول: تقرضني على أن ابيعك فلا ينبغي هذا، و قوله: "شرطين في بيع فالرجل يبيع الشيئ في الحال بألف درهم وإلى شهر بألفين، فيقع عقدة البيع على هذا فهذا لا يجوز، وأما قوله: "ربج مالم يضمنوا" فالرجل يشتري الشئ فيبيعه قبل أن يقبضه بربح فليس ينبغي له ذلك، و كذلك لا ينبغي له

---

[1] (1) قسم کی تین قسمیں ہیں قسم کھا کر جھوٹی خبر دینا (2) مستقبل میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے پر قسم کھانا اور (3) اپنی طرف سے سچی قسم کھانا اور اگرچہ فی الواقع وہ جھوٹ ہو پہلی صورت میں گناہ گار ہوگا دوسری صورت میں کفارہ دینا لازم ہوگا اور تیسری صورت میں کچھ بھی لازم نہ ہوگا۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

أن يبيع شيئا اشتراه حتى يقبضه، وهذا كله قول أبي حنيفة، إلا في خصلة واحدة: العقار من الدور والأرضين قال: لا بأس أن يبيعها الذي اشتراها قبل أن يقبضها: لأنها لا يتحول عن موضعها. قال محمد: وهذا عندنا لا يجوز، وهو كغيره من الاشيآء.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے یحییٰ بن عامر "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ ایک شخص سے وہ حضرت عتاب بن اسید "رضی اللہ عنہ" سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اہل اللہ یعنی اہل مکہ کی طرف جاؤ اور ان کو چار باتوں سے منع کرو۔

1۔ جب تک کسی (خریدی ہوئی) چیز پر قبضہ نہ کریں اسے آگے نہ بیچیں۔"

2۔ جب تک ضامن نہ ہوں نفع حاصل نہ کریں۔"

3۔ ایک بیع میں دو شرطیں نہ رکھیں۔"

4۔ قرض اور بیع جمع نہ کریں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں۔"

قرض اور بیع جمع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص دوسرے آدمی سے کہے میں تجھ پر اپنا غلام اتنی رقم پر بیچتا ہوں اس شرط پر کہ تو مجھے اتنا قرض دے یا کہے تو مجھے قرض دے اس شرط پر کہ میں تجھ پر بیچوں تو یہ مناسب نہیں۔ اور ایک بیع میں دو شرطوں کا مطلب یہ ہے کہ ایک آدمی کوئی چیز نقد ایک ہزار پر بیچے اور ادھار دو ہزار میں بیچے اور یوں سودا ہو جائے تو یہ ناجائز ہے۔"[1]

اور جب تک ضامن نہ ہو نفع جائز نہیں' کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص ایک چیز خریدتا ہے اور قبضہ کرنے سے پہلے نفع کے ساتھ بیچتا ہے تو یہ بات بھی جائز نہیں اسی طرح یہ بھی مناسب نہیں کہ کسی چیز کو خریدنے کے بعد قبضہ کرنے سے پہلے بیچے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" بھی ان سب باتوں کے قائل ہیں البتہ ایک بات میں اختلاف ہے یعنی وہ گھروں یا زمین کے ٹکڑوں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ان کو خریدنے کے بعد قبضہ کرنے سے پہلے بیچنا جائز ہے کیونکہ یہ اپنی جگہ سے منتقل نہیں ہوتیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمارے نزدیک یہ جائز نہیں اور ان کا حکم بھی دوسری اشیاء کی طرح ہے۔"

۷۳۱. محمد قال: اخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يشتري الجارية و

---

[1] آج کل یہ مسئلہ عام لوگوں کے لئے الجھن بنا ہوا ہے اور وہ قسطوں پر سودے کو بھی ناجائز سمجھتے ہیں جس بات سے منع کیا وہ ایک سودے میں دو سودے ہیں کہ اگر نقد رقم دو تو اتنی ہے اور ادھار کرو تو اتنی ہے یہ صحیح نہیں اور اگر سودا صرف نقد کی بنیاد پر یا صرف ادھار کی بنیاد پر ہو تو یہ جائز ہے اگرچہ قیمت میں فرق ہو گا۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

يشترط عليه أن لا يبيع، فكرهة، وقال: ليست بامرأة تزوجتها، ولا بملك يمين تصنع بها ما تصنع بملك يمينك. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، كل شرط اشترط في البيع ليس من البيع، فيه منفعة للبائع أو للمشترى أو للمشترى له فالبيع فيه فاسد، وما كان من شرط لا منفعة فيه لواحد منهم فالبيع فيه جائز، والشرط فيه باطل، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو لونڈی خریدتا ہے اور اس پر یہ شرط رکھی جاتی ہے کہ وہ اس کو نہ بیچے تو یہ مکروہ ہے وہ فرماتے ہیں (اے بیچنے والے!) وہ ایسی عورت نہیں جس کے ساتھ تم نے نکاح کیا ہو اور نہ تمہاری ملک یمین میں ہے کہ اس ساتھ وہ سلوک کرو جو تم اپنی لونڈی سے کرتے ہو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں، بیع میں رکھی گئی ہر وہ شرط جس کا بیع سے کوئی تعلق نہیں اور اس میں بیچنے والے یا خریدنے والے کو یا جس کے لئے وہ چیز خریدی گئی کا نفع ہو تو بیع فاسد ہو جائے گی اور جس شرط میں ان میں سے کسی کا نفع نہ ہو تو اس صورت میں بیع جائز ہے اور شرط باطل ہو جائے گی۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٧٣٢. محمد قال: سمعت عطآء بن أبي رباح و سئل عن ثمن الهر، فلم ير به بأسا قال محمد: وبهذا نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى. لا بأس ببيع السباع كلها إذا كان لها قيمة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی انہوں نے حضرت عطاء بن ابی رباح "رحمہ اللہ" سے سنا ان سے بلی کی قیمت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے کہ درندوں کے بیچنے میں کوئی حرج نہیں جب کہ ان کی کوئی قیمت ہو۔"[1]

باب من باع نخلا حاملا أو عبدا وله مال!

٧٣٣. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن أبي الزبير عن جابر بن عبدالله الأنصاري رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: من باع نخلا مؤبرا أو عبدا له مال فثمرته والمال للبائع إلا أن يشترط المشترى قال محمد: وبه نأخذ، إذا طلع الثمر في النخل أو كان في

---

[1] مطلب یہ ہے کہ جس جانور یا درندے سے فائدہ اٹھانے کی اجازت ہے اس کا سودا بھی ہو سکتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

الأرض زرع نابت فباعها صاحبها فالثمرة والزرع للبائع إلا أن يشترط ذلک المشتری. قال محمد: وبه نأخذ، وکذلک العبد إذا کان له مال، وهو قول أبي حنیفة رحمه الله تعالی.

پھل دار درخت یا مالدار غلام بیچنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی، وہ حضرت ابوالزبیر "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری "رضی اللہ عنہ" سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس شخص نے پیوند کیا ہوا درخت (یعنی پھل دار درخت) فروخت کیا یا غلام بیچا جس کے پاس مال ہو تو اس (درخت) کا پھل اور (غلام کا) مال بیچنے والے کا ہوگا البتہ خریدار شرط رکھے تو اس کا ہوگا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب کھجور کے درخت میں پھل ظاہر ہو جائے یا زمین میں کھیتی اگ گئی ہو اور اب اس کا مالک فروخت کرے تو پھل اور کھیتی بیچنے والے کے لئے ہوگی البتہ یہ کہ مشتری شرط رکھے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اسی طرح جب غلام کے پاس مال ہو۔" (تو اس کا بھی یہی حکم ہے)

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب من اشتری سلعة فوجد بها عیبا أو حبلا!

۷۳۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة عن الهیثم عن ابن سیرین عن علي بن أبي طالب رضی الله عنه في الرجل یشتری الجاریة فیطأها ثم یجد بها عیبا قال: لا یستطیع ردها، ولکنه یرجع بنقصان العیب قال محمد: وبهذا نأخذ، وکذلک إن لم یطأها و حدث بها عیب عنده ثم وجد بها عیبا دلسه له البائع فإنه لا یستطیع ردها، ولکنه یرجع بحصة العیب الأول من الثمن، إلا أن یشآء البائع أن یأخذها بالعیب الذي حدث عند المشتری، ولا یأخذ للعیب أرشا، ولا للوطی عقرا، فإن شاء ذلک أخذها وأعطی الثمن کله، وهذا کله قول أبي حنیفة رحمه الله تعالی.

جو شخص سامان خریدے اس میں عیب پائے یا لونڈی کو حاملہ پائے!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت ہیثم "رحمہ اللہ" سے وہ ابن سیرین "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت علی بن ابی طالب "رضی اللہ عنہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو لونڈی خرید کر اس سے وطی کرے اور اس کے بعد میں اس میں عیب پائے تو وہ فرماتے ہیں وہ اسے واپس نہیں کر سکتا البتہ عیب کے نقصان کے ساتھ رجوع کر سکتا ہے۔" (چٹی لے سکتا ہے)

marfat.com

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اسی طرح اگر اس سے وطی نہ کرے اور اس کے ہاں اس میں عیب پیدا ہو جائے پھر اس میں (پہلے موجود کوئی) عیب پائے جو بائع نے اس سے چھپایا تھا تو اس صورت میں بھی واپس نہیں کر سکتا بلکہ وہ پہلے عیب کے حصے کے مطابق قیمت میں واپس لے ہاں بائع اس عیب کے ساتھ قبول کرلے جو مشتری کے ہاں پیدا ہوا تو ٹھیک ہے لیکن وہ عیب کی چٹی نہیں لے گا اور نہ ہی وطی کی وجہ سے مال لے گا۔ اگر چاہے تو اسے واپس لے کر تمام قیمت واپس کر دے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٧٣٥. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال: من باع جارية حبلى ثم ادعى الولد المشترى والبائع جميعا فهو للمشترى، فإن ادعاه البائع و نفاه المشترى فهو ولده. وإن نفياه جميعا فهو عبد للمشترى، وإن شكا فيه فهو بينهما، يرثهما و يرثانه. قال محمد: ولسنا نأخذ بهذا، ولكنا نقول: إن جاء ت به عند المشترى لا قال من ستة أشهر فادعياه جميعا معا فهو ابن البائع، و ينتقض البيع فيه وفي أمه، وإن جاء ت به لأكثر من ستة أشهر مذ وقع الشراء فهو ابن المشترى، ولا دعوة للبائع فيه على كل حال، وإن شكا فيه أو جحداه فهو عبد للمشترى، وهذا كله قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جس نے حاملہ لونڈی بیچی پھر مشتری اور بائع دونوں نے بچے کا دعویٰ کیا تو وہ بچہ مشتری کا ہوگا اور اگر بائع دعویٰ اور مشتری نفی کرے تو وہ اس (بائع) کا بچہ ہوگا اور اگر دونوں نفی کریں تو وہ مشتری کا ہوگا اور اگر دونوں کو شک ہو تو دونوں کے درمیان مشترک ہوگا وہ ان دونوں کا وارث ہوگا اور وہ اس کے وارث ہوں گے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں بلکہ ہم کہتے ہیں اگر مشتری کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور خریدنے سے اب تک چھ مہینے سے کم وقت گزرا ہے پھر دونوں نے دعویٰ کیا تو وہ بائع کا بیٹا ہے اور اس کی اور اس کی ماں دونوں کی بیع ٹوٹ جائے گی اور اگر سودا ہونے کے بعد چھ ماہ سے زیادہ عرصہ گزرا پھر وہ بچہ پیدا ہو تو یہ مشتری کا بیٹا ہوگا اور بائع کسی حال میں بھی اس کا دعویٰ نہیں کر سکتا اور اگر دونوں اس میں شک کا اظہار کریں یا اس کا انکار کریں تو وہ مشتری کا غلام ہوگا۔"[1]

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" ان تمام باتوں کے قائل ہیں۔

---

[1] حمل کی کم از کم مدت چھ مہینے ہے لہٰذا خریدار نے جب خریدا اور خریدنے کے وقت سے چھ ماہ کے اندر اندر پیدا ہوا تو معلوم ہوا کہ بائع کی وطی سے پیدا ہوا اور چھ ماہ سے زائد مدت کے بعد پیدا ہوا تو معلوم ہوا کہ خریدار نے وطی کی اس لئے پہلی صورت میں بائع کا اور دوسری صورت میں خریدار کا ہوگا ۔۱۲ ابزاروی

marfat.com

٧٣٦. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا وطي المملوكة ثلثة نفر في طهر واحد فادعوه جميعا فهو للآخر، وإن نفوه جميعا فهو عبد للآخر، فإن قالوا: لا ندرى. ورثوه وورثهم جميعا. قال محمد ولسنا نأخذ بهذا، ولكنهم أن ادعوه جميعا معا نظرنا بكم جاء ت به مذملكه الآخر؟ فإن كانت جاء ت به لأكثر من ستة أشهر فهو ابن المشترى الآخر، وإن كانت جاء ت به لأقل من ستة أشهر مذباعها الأول فهو ابن الأول، وإن نفوه جميعا أو شكو فيه فهو عبد للآخر، ولا يلزم النسب بالشک حتى يأتي اليقين، وهذا كله قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی، وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کسی لونڈی سے تین آدمی ایک ہی طہر میں جماع کریں پھر وہ سب اس بچے کا دعویٰ کریں تو یہ دوسرے کا ہوگا اور اگر وہ سب اس کی نفی کریں تو وہ دوسرے کا غلام ہوگا اور اگر وہ کہیں کہ ہم نہیں جانتے تو وہ سب اس کے وارث ہوں اور وہ ان سب کا وارث ہوگا۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے بلکہ وہ جب سب مل کر اس کا دعویٰ کریں تو ہم دیکھیں گے کہ دوسرا آدمی جب اس کا مالک ہوا ہے اس کی کتنی مدت بعد وہ بچہ پیدا ہوا اگر وہ چھ ماہ سے زیادہ مدت کے بعد پیدا ہو تو یہ دوسرے کا بیٹا ہوگا۔ اگر وہ پہلے شخص کے فروخت کرنے کے بعد چھ ماہ سے کم مدت میں پیدا ہو تو وہ پہلے کا بیٹا ہے اور اگر سب اس کی نفی کریں یا اس میں شک کریں تو وہ دوسرے کا غلام ہوگا اور شک سے نسب ثابت نہیں ہوگا جب تک یقین نہ ہو۔''

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' بھی ان سب باتوں کے قائل ہیں۔

باب الفرقة بين الأمة و زوجها وولدها!

٧٣٧. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عبدالله بن الحسن قال: أقبل زيد بن حارثة رضى الله عنه برقيق من اليمن، فاحتاج إلى النفقة ينفق عليهم، فباع غلاما من الرقيق كان معه أمه، فلما قدم على النبي صلى الله عليه وسلم تصفح الرقيق فبصر بالأم، قال: مالى أرى هذه والهة؟ قال: احتجنا إلى نفقة فبعنا ابنالها، فأمره أن يرجع فيرده، قال محمد: وبهذا نأخذ، نكره أن يفرق بين الوالدة أو الوالد و ولده إذا كان صغيرا، و كذلک الإخوان و كل ذي رحم محرم إذا كانا صغيرين، أو كان أحدهما صغيرا، ولا ينبغي أن يفرق بينهما في البيع، فاما إذا كانوا كبارا كلهم فلا باس بالفرقة بينهم، وهذا كله قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

marfat.com

لونڈی اس کے خاوند اور اس کی اولاد میں جدائی!

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے عبداللہ بن حسن ''رحمہ اللہ'' نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں حضرت زید بن حارثہ یمن ''رضی اللہ عنہ'' سے کچھ غلام لے کر آئے پس وہ ان کے اخراجات کیلئے ضرورت مند ہوئے تو ان میں ایک غلام بیچ دیا جس کے ساتھ اس کی ماں بھی تھی پھر جب نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے کہ غلاموں کی حالت کو دیکھیں تو آپ نے (اس غلام کی) ماں کو دیکھا تو فرمایا یہ سخت غمگین کیوں ہے؟ انہوں نے عرض کیا ہمیں اخراجات کی ضرورت تھی پس ہم نے اس کے بیٹے کو بیچ دیا نبی اکرم ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ اس بیع سے رجوع کر کے اسے واپس کریں۔''

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ہم اس بات کو مکروہ سمجھتے ہیں کہ ماں یا باپ اور اس کی اولاد کے درمیان تفریق کی جائے جب بچہ چھوٹا ہو۔'' [1]

اسی طرح بھائیوں اور ہر ذی رحم محرم کا مسئلہ ہے جب دونوں چھوٹے ہوں یا ان میں سے ایک چھوٹا ہو سودے میں ان دنوں کے درمیان تفریق کرنا مناسب نہیں لیکن جب سب بڑے ہوں تو اب ان میں تفریق کرنے میں کوئی حرج نہیں۔''

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' ان تمام باتوں کے قائل ہیں۔

۷۳۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن ابن مسعود رضى الله عنه في المملوكة تباع ولها زوج قال: بيعها طلاقها. قال محمد: ولسنا نأخذ بهذا، هي امرأته و إن بيعت، قال بلغنا ذلک عن عمر بن الخطاب و عن علي بن أبي طالب، و عن عبدالرحمن بن عوف، و حذيفة بن اليمان رضى الله تعالى عنهم، ولكن لابأس أن يفرق بينهما في البيع وهي امرأته على حالها، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی وہ حضرت ابن مسعود ''رضی اللہ عنہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جو لونڈی فروخت کی جائے تو اس کا خاوند ہو تو اس کا سودا طلاق ہے۔'' (طلاق ہو جائے گی)

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے وہ اس کی بیوی ہے اگرچہ اسے بیچا گیا۔''

وہ فرماتے ہیں' ہمیں حضرت عمر بن خطاب' حضرت علی بن ابی طالب' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت حذیفہ بن یمان ''رضی اللہ عنہم'' سے یہ بات پہنچی ہے لیکن بیع کے ذریعے ان میں تفریق کرنے میں کوئی حرج نہیں اور وہ اسی حالت میں اس کی بیوی ہوگی۔''

---

[1] اس مسئلہ کے مطابق کئی صورتوں میں حکم لگایا جا سکتا ہے مثلاً دو چھوٹے بچوں کو کسی جگہ ملازمت کرنا ہے تو یا دونوں کو ملازمت دی جائے یا ایک کو بھی نہ دی جائے کسی ملک میں داخلہ ہے تو یہاں بھی حکم یہی ہوگا یعنی دونوں کو ایک جگہ رکھا جائے تا کہ وہ آپس میں مانوس رہیں۔ ہزاروی

marfat.com

باب السلم فيما يكال و يوزن!   کیلی اور وزنی چیز میں سلم!

٧٣٩. محمد قال: اخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: أسلم ما يكال فيما يوزن، وما يوزن فيما يكال، ولا يسلم ما يكال فيما يكال، ولا ما يوزن فيما يوزن، وإذا اختلف النوعان فيما لا يكال ولا يوزن فلا بأس باثنين بواحد يدا بيد، ولا بأس به نساء، وإذا كان من نوع واحد مما لا يكال ولا يوزن فلا بأس به اثنين بواحد يدا بيد. قال محمد: وبهذا كله ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جس چیز کا ماپ ہوتا ہے اس کا وزن کی جانے والی چیز میں بیع سلم کی جاسکتی ہے اور وزنی چیز کا کیلی (ماپی جانے والی) چیز کے ساتھ بیع سلم کی جاسکتی ہے لیکن کیلی چیز کا کیلی چیز سے بیع سلم صحیح نہیں اسی طرح وزنی چیز کا وزنی چیز سے بیع سلم جائز ہے۔"

اور جب دو نوع مختلف ہوں اور وہ نہ کیلی ہوں اور نہ ہی وزنی تو ایک کے بدلے میں دو دینے میں کوئی حرج نہیں جب کہ نقد ہوں اور ادھار میں بھی کوئی خرج نہیں اور جب کیلی اور وزنی نہ ہوں اور ایک نوع سے ہوں تو نقد میں کوئی حرج نہیں۔" (ادھار صحیح نہیں)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٧٤٠. محمد قال: اخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يكون له على الرجل الدين و يجعله في السلم قال: لا خير فيه حتى يقبضه. قال محمد: وبه ناخذ لأن ذلک بيع الدين بالدين، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس کا دوسرے کسی شخص کے ذمہ قرض ہو اور وہ اس کو بیع سلم میں کر دے وہ فرماتے ہیں جب تک وہ اس پر قبضہ نہ کرے اس میں بھلائی نہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کیونکہ یہ قرض کے بدلے قرض کی بیع ہے۔"
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"[1]

---

[1] جب رقم پہلے دی جائے اور جو چیز خریدی جا رہی ہے وہ کچھ عرصہ کے بعد وصول کی جائے اسے بیع سلم کہتے ہیں۔ کیلی چیز وہ ہوتی ہے جس کا وزن کریں بلکہ صاع لکڑی کے پیمانے سے حساب لگائیں اور وزنی وہ ہے جو ترازوں وغیرہ سے تولی جائے کیلی اور وزنی چیزوں میں دونوں طرف برابری اور نقصد ضروری ہوتا ہے ورنہ سود ہوگا۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

باب السلم في الفاكهة إلى العطآء و غيره!

۷۴۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: يكره السلم إلى الحصاد وإلى العطآء قال محمد: وبه نأخذ، لأنه أجل مجهول يتقدم و يتأخر، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

عطاء تک پھلوں وغیرہ کی بیع سلم!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کاٹنے تک یا عطاء تک بیع سلم مکروہ ہے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کیونکہ یہ مدت مجہول ہے آگے پیچھے ہوسکتا ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔" (وقت کا معلوم ہونا ضروری ہے ورنہ جھگڑے کا خطرہ ہوتا ہے)

۷۴۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يسلم في الفاكهة إلى العطآء يأخذ قفيزا قال: لاخير فيه. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ اس شخص کے بارے میں جو عطاء تک پھلوں میں بیع سلم کرتا ہے کہ وہ ایک ایک قفیز کر کے وصول کرے گا[1] تو وہ فرماتے ہیں اس میں کوئی بھلائی نہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔!

۷۴۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم في الرجل يسلم في الثمر قال: لا، حتى يطعم. قال محمد: وبه نأخذ، لا ينبغي أن يسلم في ثمرة ليست في أيدي الناس إلا في زمانها بعد بلوغها، و يجعل أجل السلم قبل انقطاعها، فإذا فعل ذلک فهو جائز، وإلا فلا خير فيه، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو پھلوں میں بیع سلم کرتا ہے وہ فرماتے ہیں اس وقت تک نہیں کر سکتا جب تک وہ کھانے کے قابل نہ ہو جائیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ان پھلوں میں جو لوگوں کے قبضے میں نہیں ہیں بیع سلم جائز نہیں مگر جب ان (پھلوں) کا وقت ہو ان کے وقت کو پہنچنے کے بعد اور سلم کی مدت کو کاٹنے

---

[1] قفیز ناپنے کا ایک پیمانہ ہے۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

سے پہلے ہی مقرر کیا جائے جب اس طرح کرے تو جائز ہے ورنہ اس میں کوئی بھلائی نہیں۔''

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔''[1]

باب السلم في الحيوان! جانوروں میں بیع سلم!

۷۴۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال: دفع عبدالله بن مسعود رضى الله عنه إلى زيد بن خويلدة البكري مالا مضاربة فاسلم زيد إلى عتريس بن عرقوب الشيباني في قلائص، فلما حلت أخذ بعضا و بقي بعض، فأعسر عتريس، و بلغه ان المال لعبد الله رضى الله عنه، فأتاه، يستر فقه، فقال عبدالله رضى الله عنه: أفعل زيد؟ قال: نعم فارسل اليه فسأله فقال له عبدالله رضى الله عنه: اردد ما أخذت وخذ رأس مالك، ولا تسلمن ما لنا في شيئ من الحيوان. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، لا يجوز السلم في شيئ من الحيوان، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' نے بیان کیا اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود ''رضی اللہ عنہ'' نے حضرت زید بن خویلدہ البکری ''رضی اللہ عنہ'' کو کچھ مال مضاربت کے طور پر دیا تو حضرت زید ''رضی اللہ عنہ'' نے عقدلیس بن عرقوب الشیبانی سے جوان اونٹنیوں میں بیع سلم کر لی، جب مدت پوری ہو گئی تو کچھ لے لیں اور بعض باقی رہ گئیں اب عتریس تنگ دست ہو گئے اور ان کو یہ خبر ملی کہ یہ مال حضرت ابن مسعود ''رضی اللہ عنہ'' کا ہے تو ان کے پاس حاضر ہوئے تاکہ نرمی کا سوال کریں حضرت ابن مسعود ''رضی اللہ عنہ'' نے پوچھا کیا یہ عمل زید ''رضی اللہ عنہ'' نے کیا ہے؟ انہوں نے کہاں جی ہاں تو آپ نے ان کو بلایا اور اس سلسلے میں پوچھا پھر حضرت عبداللہ بن مسعود ''رضی اللہ عنہ'' نے فرمایا جو کچھ تم نے لیا ہے واپس کر دو اور اپنا اصل واپس لو اور ہمارا مال کسی حیوان کے سلسلے میں بطور بیع سلم نہ دو۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں کہ جانوروں میں بیع سلم جائز نہیں۔''

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

باب الكفيل و الرهن في السلم! بیع سلم میں کفیل اور رہن!

۷۴۵۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال: لاباس بالرهن والكفيل السلم. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم

[1] سودے کے وقت پھل موجود ہو اور اس کے کٹنے تک مدت مقرر کی جائے تو بیع سلم جائز ہوگی ورنہ نہیں۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں بیع سلم میں کفیل بنانے اور رہن رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔" [1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۷۴۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في السلم في الفلوس فيأخذ الكفيل قال: لابأس به. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں بیع سلم میں پیسوں کے سلسلے میں کفیل بنانے میں کوئی حرج نہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب السلم بأخذ بعضه و بعض رأس ماله!

۷۴۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا أبو عمر و عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضى الله عنهما في السلم يحل فيأخذ بعض و يأخذ بعض رأس ماله فيما بقي قال: هذا المعروف الحسن الجميل. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

بیع سلم میں بعض چیز اور بعض رقم لینا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے ابوعمرو "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت سعید بن جبیر "رضی اللہ عنہ" سے اور وہ حضرت ابن عباس "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں بیع سلم میں مدت پوری ہو جائے تو وہ اس چیز کا (جس میں بیع سلم ہوتی) بعض اور اصل رقم کا کچھ لے تو یہ معروف ہے اور اچھی بات ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔!

---

[1] کفیل بنانے کا مطلب یہ ہے کہ اگر چہ چیز میں نہ دے سکا تو فلاں شخص دے گا اور رہن رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص نے رقم لے لی اور اس کے بعد جو چیز دینا ہے اس کی ادائیگی کو یقینی بنانے کے لئے اس شخص کے پاس کوئی چیز گروی رکھ دے۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

باب السلم في الثياب! کپڑوں میں بیع سلم!

۷۴۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا أسلم في الثياب و كان معروفا عرضه و رقعته فهو جائز، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى. قال محمد: وبه ناخذ إذا سمي الطول، والعرض، والرقعة، والجنس، والأجل، و نقد الثمن قبل أن يتفرقا فهو جائز.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کپڑوں میں بیع سلم کی جائے اور کپڑے کی چوڑائی اور اس کی موٹائی معروف ہو تو جائز ہے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب وہ اس کی لمبائی، چوڑائی، موٹائی، جنس اور وقت بتائے اور جدا ہونے سے پہلے رقم ادا کرے تو جائز ہے۔"

۷۴۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يسلم الثياب في الثياب قال: إذا اختلفت أنواعه فلا باس به. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس آدمی کے بارے میں نقل کرتے ہیں جو کپڑوں میں کپڑوں کی بیع سلم کرتا ہے تو وہ فرماتے ہیں جب ان کی انواع مختلف ہوں تو کوئی حرج نہیں۔"[1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب السوم على سوم أخيه! (مسلمان) بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ لگانا!

۷۵۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن أبي سعيد الخدري، وأبي هريرة رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: لا يستام الرجل على سوم أخيه، ولا يخطب على خطبته، ولاتنا جشوا ولا تبا يعوا بالقآء الحجر. ومن استاجر أجيرا فليعلمه أجره، ولا تتزوج المرأة على عمتها، ولا على خالتها، ولا تسئل طلاق أختها لتكفا ما في صحفتها، فإن الله هو رازقها. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى. وأما قوله:

---

[1] آج کل کپڑوں کی متعدد اور بے شمار اقسام ہیں لہذا رقم دیتے وقت پوری طرح وضاحت ہو اور کپڑے سے متعلق کوئی بات پوشیدہ نہ ہو۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

"ولا تناجشوا" فالرجل يبيع الشيئ فيزيد الرجل الآخر في الثمن، وهو لا يريد أن يشتري: ليسمع بذلک غيره، و يشترى على سومه، فهذا هو النجش، فلا ينبغى، وأما قوله: "لا تبايعوا بالقآء الحجر" فهذا كان بيعا في الجاهلية، يقول أحدهم: إذا ألقيت الحجر فقد وجب البيع، فهذا مكروه، فلا ينبغي، والبيع فيه فاسد.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں! حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابوسعید خدری "رضی اللہ عنہ" اور حضرت ابوہریرہ "رضی اللہ عنہ" سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کوئی شخص اپنے بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ نہ لگائے اور نہ اس کے پیغام نکاح پر نکاح کا پیغام دے نہ خریدنے کے بغیر بولی دو اور نہ پتھر پھینک کر بیع کرو اور جو شخص کسی کو مزدوری پر حاصل کرے اسے اس کی مزدوری (اجرت) بتا دے کسی عورت سے اس کی پھوپھی کی موجودگی میں نکاح نہ کیا جائے اور نہ اس کی خالہ کی موجودگی میں نکاح کیا جائے کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ اس کے پیالے کو خالی کرے بے شک اللہ عزوجل اس کا رزاق ہے۔"[1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

آپ کا ارشاد گرامی! ولا تناجشوا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص کوئی چیز بیچتا ہے اور دوسرا آدمی قیمت میں اضافہ کرتا ہے حالانکہ وہ خریدنا نہیں چاہتا' تاکہ وہ دوسروں کو سنائے اور وہ اس کے لگائے ہوئے بھاؤ پر خریدے اس کو بخش کہا جاتا ہے یہ کام مناسب نہیں اور لا تبایعوا بالقاء الجهر تو یہ دور جاہلیت میں بیع کی ایک قسم تھی ان میں سے ایک کہتا جب میں پتھر پھینک دوں گا تو بیع واجب ہو جائے گی تو یہ مکروہ ہے لہٰذا یہ مناسب نہیں اور اس میں بیع فاسد ہو جائے گی۔"

باب حمل التجارة إلى أرض الحرب!

۱۵۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال في التاجر يختلف إلى أرض الحرب: أنه لاباس بذلک مالم يحمل إليهم سلاحا، أو كراعا، أو سلبا. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

[1] ایک آدمی بھاؤ لگا رہا ہے تو انتظار کیا جائے یا وہ سودا کر کے چھوڑ دے اگر چھوڑ دے تو دوسرا اس کا بھاؤ لگائے اور اسی طرح کسی رشتے کی بات چل رہی ہو تو جب تک بات واضح نہ ہو جائے دوسرے آدمی کو انتظار کرنا چاہئے۔ پھوپھی اور بھتیجی اسی طرح خالہ اور بھانجی ایک آدمی کے نکاح میں ایک ہی وقت میں نہیں ہو سکتیں جس طرح دو بہنیں بیک وقت کسی کے نکاح میں نہیں ہو سکتیں اسی طرح یہ بھی ناجائز ہے کہ کوئی عورت کسی دوسری عورت کو طلاق دلائے اور اس کے خاوند سے نکاح کرے بعض لوگ کوئی چیز خریدنے کا ارادہ نہیں رکھتے اور بولی دیتے ہیں یہ بھی غلط ہے بولی وہی دے سکتا ہے جو خریدنا چاہتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

سامان تجارت حربی زمین کی طرف لے جانا!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس تاجر کے بارے میں فرمایا جو حربی زمین کی طرف آتا جاتا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں جب تک ان کی طرف اسلحہ یا گھوڑے یا سامان لے کر نہ جائے۔"[1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

باب التجارة في العصير والخمر! (پھلوں کے) رس اور شراب کی تجارت!

۷۵۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في العصير قال: لابأس بأن تبيعه ممن يصنعه خمرا. وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں اس شخص پر (انگور وغیرہ کا) رس (جوس) بیچنے میں کوئی حرج نہیں جو اس سے شراب بنائے گا۔"[2]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۷۵۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا محمد بن قيس عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: ساله رفيق له عن بيع الخمر وعن أكل ثمنها، قال: قاتل الله اليهود، و حرمت عليهم الشهوم أن ياكلوها، فاستحلوا بيعها، واكل ثمنها، إن الله حرم الخمر، فحرام بيعها وأكل ثمنها. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت امام محمد بن قیس "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ان سے ان کے ایک ساتھی نے شراب بیچنے اور اس کی قیمت کھانے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہودیوں کو ہلاک کرے ان پر چربی کھانا حرام قرار دیا گیا تو انہوں نے اس کا بیچنا اور اس کی قیمت کھانا (استعمال میں لانا) حلال قرار دیا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام قرار دیا پس اس کا بیچنا اور اس کی

---

[1] کیونکہ یہ دشمن کی سرزمین ہے اور سامان ساتھ لے جانا مناسب نہیں لوٹ مار کا خطرہ ہوتا ہے۔۱۲ ہزاروی

[2] کیونکہ یہ خود شراب نہیں بنا رہا لہٰذا مجرم دوسرا شخص ہے جو شراب بنا رہا ہے۔۱۲ ہزاروی۔

marfat.com

قیمت کھانا حرام ہے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۷۵۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا محمد بن قيس: أن رجلا من ثقيف يكني أبا عامر حرمت راويته كما كان يهدي، فقال له النبي صلى الله عليه وسلم يا أبا عمر، إن الله قد حرم الخمر، فلا حاجة لنا في خمرک، قال فخذها يارسول الله: فبعها، واستعن بثمنها على حاجتک، فقال له النبي صلى الله عليه وسلم. يا أبا عامر، ان الذى حرم شربها حرم بيعها واكل ثمنها. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت محمد بن قیس ''رحمہ اللہ'' نے بیان کیا کہ ثقیف قبیلہ کا ایک شخص جس کی کنیت ابو عامر تھی وہ ہر سال نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں شراب کا ایک مشکیزہ بطور تحفہ لایا کرتا تھا تو جس سال شراب حرام ہوئی وہ پہلے کی طرح (شراب کا) مشکیزہ لے کر حاضر ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا! اے ابو عامر بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام کیا پس ہمیں تمہارے شراب کی حاجت نہیں۔''

انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! اس کو لے لیجئے پس اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت سے اپنی حاجت میں مدد لیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا! اے ابو عامر اللہ تعالیٰ نے شراب کا پینا اس کا بیچنا اور اس کی قیمت کھانا حرام قرار دیا ہے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

باب بيع صيد الآجام والسمک والقصب!

۷۵۵۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم: أنه كان يكره بيع صيد الآجام وقصبها. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

جھاڑیوں کے شکار، مچھلیوں اور بانسوں کو فروخت کرنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' نے بیان کیا اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جھاڑیوں کے شکار اور ان کے بانسوں کو فروخت کرنا مکروہ جانتے تھے۔''

marfat.com

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٧٥٦. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد قال: طلبت من أبي عبدالحميد أن يكتب إلى عمر بن عبدالعزيز يسأله عن بيع صيد الآجام وقصبها، فكتب إليه عمر رضى الله عنه: (أنه الجنس) لابأس به ولسنا نأخذ بهذا، نجيز بيع القصب إذا باعه خاصة، فأما الصيد فلا نجيز بيعه إلا أنه يكون يؤخذ بغير صيد، فيجوز البيع فيه، و يكون صاحبه بالخيار إذا رآه، إن شآء أخذه، وإن شآء تركه، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے ابوعبدالحمید "رحمہ اللہ" سے مطالبہ کیا کہ وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز "رحمہ اللہ" کی طرف ایک خط لکھ کر ان سے جھاڑیوں کے شکار اور ان کے بانسوں کے بیع کے بارے میں پوچھیں تو حضرت عمر بن عبدالعزیز "رحمہ اللہ" نے ان کی طرف لکھا کہ یہ جنس ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے ہم بانسوں کی بیع کو جائز قرار دیتے ہیں جب خاص اسی کا سودا کرے لیکن وہاں کے شکار کی فروخت کو جائز قرار نہیں دیتے ہاں یہ کہ اسے شکار کئے بغیر پکڑے تو اس کی بیع جائز ہے اور اس کے مالک کو اختیار ہے جب اسے دیکھے اگر چاہے تو لے لے اور اگر چاہے تو چھوڑ دے۔"[1]

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب شرآء الذهب والفضة تكون في السبر والجوهر!

٧٥٧. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا كان الخاتم فضة و فيه فصل فاشتره بما شئت، ان شئت قليلا، وإن شئت كثيرا. ولسنا نأخذ بهذا، ولا نجيز البيع حتى يعلم أن الثمن اكثر من الفضة التي في الخاتم، فيكون فضل الثمن بالفص، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

سونا اور چاندی جب اچھی حالت میں ہوں اور جواہرات کی بیع کا حکم!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب انگوٹھی چاندی کی ہو اور اس میں

[1] شکار کو جب تک پکڑ نہ لے فروخت کرنا صحیح نہیں کیونکہ خریدار کے حوالے کرنا مشکل ہوتا ہے اور یہ ایسی چیز کی بیع ہے جو اس کے قبضے میں نہیں ہے۔
۱۲ ہزاروی

marfat.com

نگینہ ہوتو تم جیسے چاہو خرید سکتے ہو تھوڑی قیمت کے بدلے میں ہو یا زیادہ کے بدلے میں ہو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے اور ہم اس سودے کو جائز نہیں سمجھتے حتیٰ کہ معلوم ہو جائے کہ قیمت (والی چاندی) اس چاندی سے زیادہ ہے جو انگوٹھی میں ہے پس زائد قیمت نگینہ کے مقابلے میں ہو جائے گی۔"[1]

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۷۵۸۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الوليد بن سريع عن أنس بن مالك رضى الله عنه قال: بعث إلي عمر رضى الله عنه بإناء من فضة خسرو اني قد أحكمت صنعته، فامر الرسول أن يبيعه، فرجع الرسول فقال: إني أزاد على وزنه، قال عمر رضى الله عنه: لا: فإن الفضل ربوا. وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے ولید بن سریع "رحمہ اللہ" نے بیان کیا اور وہ حضرت انس بن مالک "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" کے پاس حردانی پیالہ بھیجا گیا جس کی بناوٹ مضبوط تھی آپ نے قاصد کو اس کے بیچنے کا حکم دیا وہ واپس آیا اور اس نے کہا میں اس کے وزن سے زیادہ لایا ہوں آپ نے فرمایا نہیں یہ زیادتی سود ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب شرآء الدراهم الثقال بالخفاف والربوا!

۷۵۹۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا مرزوق عن أبي جبلة عن ابن عمر رضى الله عنهما قال: قلت له، انا نقدم الأرض بها الورق الثقال الكاسدة، ومعنا ورق خفاف نافقة، أنبيع ورقنا بورقهم؟ قال: لا، ولكن بع ورقك بالدنانير، واشترورقهم، ولا تفارق صاحبك شبرا حتى تستوفي منه، فإن صعد فوق البيت فاصعد معه، وإن وثب فثب معه. وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

---

[1] یعنی دونوں طرف چاندی ہونے کی وجہ سے برابری ضروری ہے اب ایک طرف کی انگوٹھی دوسری طرف کی انگوٹھی کی چاندی سے زیادہ ہوتا کہ انگوٹھی کے برابر چاندی اس کے مقابلے میں برابر ہو اور باقی نگینے کے مقابلے میں برابر ہو۔۱۲ ہزاروی

marfat.com

بھاری درہم' ہلکے درہموں کے بدلے میں بیچنا اور سود!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے مرزق نے ابوجبلہ رحمہ اللہ سے سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا اور وہ حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں ابوجبلہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہ" سے پوچھا ہم ایسے علاقے میں جاتے ہیں جہاں بھاری وزن کے کھوٹے درہم ہوتے ہیں اور ہمارے پاس ہلکے ہلکے چاندی کے سکے ہوتے ہیں جو مروج ہیں کیا ہم اپنے سکے ان کے سکوں (چاندی) کے بدلے میں بیچ سکتے ہیں؟[1]

انہوں نے فرمایا نہیں بلکہ تم اپنی چاندی کے سکے دیناروں کے بدلے بیچو اور تم اپنے مقابل (جس سے سودا ہوا) سے ایک بالشت بھی دور نہ ہو جب تک اس سے وصول نہ کرلو اگر وہ گھر کی چھت پر چلا جائے تو تم بھی اس کے ساتھ اس پر چڑھ جاؤ اور وہ کود جائے تو تم بھی اس کے ساتھ کود جاؤ۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" سے فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٧٦٠. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عطية العوفي عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: الذهب بالذهب مثل بمثل والفضل ربوا، والفضة بالفضة مثل بمثل والفضل ربوا، والحنطة بالحنطة مثل بمثل والفضل ربوا والشعير بالشعير مثل بمثل والفضل ربوا والتمر بالتمر مثل بمثل والفضل ربوا، والملح بالملح مثل بمثل والفضل ربوا. وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے عطیہ عوفی "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت ابوسعید خدری "رضی اللہ عنہ" سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا سونا سونے کے بدلے میں برابر برابر ہو اور زیادتی سود ہے چاندی چاندی کے بدلے میں برابر برابر ہو اور زائد سود ہے' گندم گندم کے بدلے میں برابر برابر ہو اور اضافہ سود ہے جو جو کے بدلے میں برابر برابر ہوں جو زیادہ ہوگا وہ سود ہوگا کھجوریں کھجوروں کے بدلے میں برابر برابر ہوں زیادتی سود ہے اور نمک نمک کے بدلے میں برابر برابر ہو اگر زیادہ ہو تو سود ہوگا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

---

[1] سونا سونے کے بدلے اور چاندی کے بدلے بیچی جائے تو دونوں طرف برابر ہونا اور نقد ہونا ضروری ہے۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

باب القرض! قرض کا بیان!

۷۶۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في رجل أقرض رجلا ورقا فجآءه بأفضل منها قال: الورق بالورق أكره الفضل فيها حتى يأتي بمثلها. ولسنا ناخذ بهذا، لاباس بهذا ما لم يكن شرطا اشترطه عليه، فإذا كان شرطا اشترطه فلا خير فيه، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس نے کسی شخص کو چاندی بطور قرض دی تو وہ اس سے افضل لایا حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' نے فرمایا چاند کے بدلے چاندی میں زیادتی مکروہ ہے حتیٰ کہ اس کی مثل لائے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں جب تک (اسکی) شرط نہ رکھے اور اس نے کوئی شرط رکھی ہو تو اس میں بھلائی نہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

(اس سے وصف کی زیادتی مراد ہے ورنہ مقدار میں زیادتی سود ہے وصف میں افضلیت ہو تو کوئی خرج نہیں۔۱۲ ہزاروی)۔

۷۶۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفه عن حماد عن إبراهيم في الرجل يقرض الرجل الدراهم على أن يوفيه بالرئ قال: أكرهه. وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو کسی شخص کو اس شرط پر قرض کے طور پر درہم دیتا ہے کہ وہ اسے مقام ری میں ادا کرے تو فرماتے ہیں میں اس بات کو مکروہ جانتا ہوں۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۷۶۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: كل قرض جر منفعة فلا خير فيه. وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جو قرض نفع لائے اس میں حرج نہیں۔ (یعنی جائز ہیں)

ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

marfat.com

باب العقار والشفعة! زمین اور شفعہ!

٧٦٤. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن شريح قال: الشفعة من قبل الأبواب ولسنا نأخذ بهذا، الشفعة للجيران المتلازقين، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت شریح "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں شفعہ دروازوں کی جانب سے ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے (بلکہ) شفعہ ان دو پڑوسیوں کے لئے ہے جو ملے ہوئے ہیں۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"[1]

٧٦٥. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال: لا شفعة إلا في أرض أو دار. وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں شفعہ زمین میں ہوتا ہے یا مکان میں۔ (کسی اور چیز میں نہیں ہوتا)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٧٦٦. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عبدالكريم عن المسور بن مخرمة) عن رافع بن خديج رضى الله عنه قال: عرض على سعد رضى الله عنه بيتا له فقال: خذه فإني قد أعطيت به أكثر مما تعطيني به، ولكنك أحق: لأني سمعت رسول الله عليه وسلم يقول: الجار أحق بسقبه. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے عبدالکریم "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ مسور بن مخرمہ "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت رافع بن خدیج "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت سعد "رضی اللہ عنہ" نے اپنا مکان مجھ پر پیش کیا اور فرمایا اس کو لے لو مجھے اس کی قیمت اس سے زیادہ دی گئی جو تم مجھے دیتے ہو لیکن تمہارا حق زیادہ ہے کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا

---

[1] دو مکان جن کی پشت ملی ہوئی ہو ایک کا دروازہ ایک گلی میں اور دوسرے کا دروازہ دوسری گلی میں کھلتا ہو تو یہ پڑوس شفعہ کا سبب ہے جب دو آدمیوں کے درمیان زمین یا مکان مشترک ہو یا ان کا راستہ یا پانی مشترک ہو تو ایک اپنا حصہ بیچے تو دوسرے کو شفعہ کا حق ہوگا۔ ١٢ ہزاروی

marfat.com

آپ نے فرمایا پڑوسی' شفعہ کا زیادہ حق دار ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔!

باب المضاربة بالثلث، والمضاربة بمال اليتيم و مخالطته!

٧٦٧. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يعطي المال مضاربة بالثلث، أو النصف و زيادة عشرة دراهم قال: لا خير في هذا، ارايت لو لم يربح درهما ما كان له؟ وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

تہائی حصے کے ساتھ مضاربت اور یتیم کے مال سے مضاربت اور اس کو (اپنے مال سے) ملالینا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنا مال مضاربت کے طور پر تہائی یا نصف اور دس درہم زائد پر دے تو اس میں کوئی بھلائی نہیں (جائز نہیں) تمہارا کیا خیال ہے اگر اسے ایک درہم نفع بھی نہ ہو تو اس کے لئے کیا ہوگا؟

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"[1]

٧٦٨. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن عائشة رضى الله عنها أنها قالت: لو وليت مال يتيم لخلطت طعامه بطعامي، و شرابه بشرابي، ولم أجعله بمنزلة الرجس.

قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور حضرت عائشہ "رضی اللہ عنہا" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا اگر مجھے کسی یتیم بچے کی ولایت حاصل ہو جائے تو میں اس کے کھانے کو اپنے کھانے کے ساتھ اور اس کے مشروب کو اپنے مشروب سے ملاؤں گی اور اسے ناپاک چیز کی طرح قرار نہیں دوں گی۔" (ملا کر حساب مشترکہ طور پر خرچ کرنے میں کوئی حرج نہیں)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

---

[1] جب کوئی شخص کسی کو اپنا مال دے کہ وہ تجارت کرے یا دو آدمی اپنا اپنا مال ملا کر تجارت کریں تو یہ مضاربت ہے اس میں نفع میں رقم متعین نہیں ہو سکتی حصہ مقرر کیا جا سکتا ہے مثلاً دونوں نصف نصف میں یا ایک کے لئے ایک تہائی دوسرے کے لئے دو تہائی وغیرہ وغیرہ۔ یہ کہنا کہ فلاں کو اتنی رقم ملے گی یہ نہیں ہو سکتا۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۷۶۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في مال اليتيم قال: ماشآء الوصي صنع به، ان رآى أن يودعه أودعه، وإن رآى أن يتجربه لا تجربه، وإن رآى أن يدفعه مضاربة دفعه. وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے یتیم کے مال کے بارے میں فرمایا وصی جو چاہے اس میں کرے اگر اسے امانت کے طور پر دینا چاہے تو امانت رکھے اور اس میں تجارت کرنا بہتر سمجھے تو تجارت میں لگائے اور اگر اسے بطور مضاربت دینا چاہے تو دے دے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۷۷۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن سعيد بن جبير أنه قال في هذه الآية: "من كان غنيا فليستعفف ومن كان فقيرا فليأكل بالمعروف" قال: قرضا.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت سعید بن جبیر "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے آیت کریمہ! مَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ. (پ۴ النساء ۶)

ترجمہ! جو شخص مالدار ہو وہ بچتا رہے اور جو آدمی فقیر ہو وہ معروف طریقے پر کھا سکتا ہے۔"
کے بارے میں فرمایا کہ اس سے قرض مراد ہے۔"

۷۷۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن الهيثم عن رجل عن عبدالله بن مسعود رضى الله عنهما قال: لا يأكل الوصي مال اليتيم شيئا قرضا ولا غيره. وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت ہیثم "رحمہ اللہ" سے وہ ایک شخص سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں وصی یتیم کے مال میں سے کچھ بھی نہ کھائے نہ قرض کے طریقے پر اور نہ ہی اور کسی طریقے سے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"[1]

۷۷۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا ليث بن أبي سليم عن مجاهد عن ابن مسعود

[1] مطلب یہ کہ اگر ضرورت نہ ہو تو یہ حکم ہے اگر ضرورت ہو تو بطور قرض لے سکتا ہے امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ رقم اجرت شمار ہوگی لیکن ہمارے نزدیک یہ قرض ہے۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

رضی الله عنهما قال: لیس في مال الیتیم زکوة. وبه ناخذ، وهو قول أبي حنیفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے لیث بن ابی سلیم "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت مجاہد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں یتیم کے مال میں زکوۃ نہیں۔"

ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب من کان عنده مال مضاربة أو ودیعة!

۷۷۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة عن حماد عن إبراهیم في المضاربة والودیعة إذا کانت عند الرجل فمات وعلیه دین قال: یکونون جمیعا أسوة الغرمآء إذا لم تعرفا بأعیانهما الودیعة والمضاربة. وبه نأخذ، وهو قول أبي حنیفة رحمه الله تعالی.

جس کے پاس مضاربت یا امانت کا مال ہو!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے مضاربت اور ودیعت (امانت) کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ جب کسی شخص کے پاس ہو اور وہ شخص مرجائے اور اس پر قرض ہو تو وہ سب برابر کے قرض خواہ ہوں گے جب تک مضاربت اور ودیعت کی متعین طور پہچان نہ ہو۔"

باب المزارعة بالثلث والربع! تہائی اور چوتھائی کے ساتھ مزارعت!

۷۷۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة عن حماد أنه سأل طاؤسا و سالم بن عبدالله عن الزراعة بالثلث أو الربع، فقال: لابأس به، فذکرت ذلک لإبراهیم فکرهه، فقال: ان طاؤسا له أرض یزارعه، فمن أجل ذلک. قال ذلک قال محمد: کان أبو حنیفة یأخذ بقول إبراهیم و نحن ناخذ بقول سالم و طاووس، لا نری بذلک باسا.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت طاؤس اور حضرت سالم بن عبداللہ "رضی اللہ عنہما" سے تہائی یا چوتھائی (نفع) کے ساتھ مزارعت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کوئی حرج نہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے یہ بات ذکر کی تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا اور فرمایا حضرت طاؤس "رضی اللہ عنہ" کے پاس زمین تھی جسے وہ مزارعت پر دیتے تھے انہوں نے اسی بنیاد پر یہ بات کہی ہے۔"[1]

---

[1] مزارعت کا مطلب یہ ہے کہ کسی کو کھیتی اس طریقے سے دینا کہ زمین سے جو کچھ پیدا ہوگا وہ ان میں نصف نصف تقسیم ہوگا یہ صورت جائز ہے اگر یہ ہو کہ زمین کے فلاں ٹکڑے کی پیداوار میرے لئے تو اس طرح صحیح نہیں یا اتنا غلہ میرے لئے ہے یہ اس طرح بھی نہیں ہے۔۱۲ ہزاروی

marfat.com

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" کے اس قول کو اختیار کرتے تھے اور ہم حضرت سالم اور حضرت طاؤس "رضی اللہ عنہما" کے قول کو اختیار کرتے ہیں ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

۷۷۵. محمد قال: أخبرنا عبدالرحمن الأوزاعي عن واصل بن أبي جميل عن مجاهد قال: اشترک أربعة نفر علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال واحد: من عندي البذر، وقال الآخر: من عندي العمل، وقال الآخر: من عند الفدان، وقال الآخر: من عندي الأرض. قال: فالغی رسول الله صلی الله علیه وسلم صاحب الأرض، وجعل لصاحب الفدان أجرا مسمی، وجعل لصاحب العمل درهما لکل یوم، وألحق الزرع کله بصاحب البذر.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت عبدالرحمٰن اوزاعی "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت واصل بن ابی جمیل "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت مجاہد "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں چار افراد نے شرکت کی تو ان میں سے ایک نے کہا بیج میری طرف سے ہوگا دوسرے نے کہا کام میں کروں گا تیسرے نے کہا آلات میری طرف سے ہوں گے (بیل اور ہل وغیرہ) اور چوتھے نے کہا زمین میری ہوگی۔"

وہ فرماتے ہیں ہیں نبی اکرم ﷺ نے زمین والے کی بات کو لغو قرار دیا (کوئی حصہ نہ دیا) آلات والے کے لئے حصہ مقرر فرمایا کام کرنے والے کو یومیہ ایک درہم دیا اور تمام کھیتی بیج والے کے لئے مقرر فرمادی۔"[1]

باب ما یکره من الزیادة علی من اجر شیئا باکثر مما استأجره!

۷۷۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة عن حماد عن إبراهیم في الرجل یستأجر الأرض ثم یواجرها باکثر مما استأجرها قال: لاخیر في الفضل الا أن یحدث فیها شیئا. قال محمد: وبه ناخذ، وهو وقول ابي حنیفة رحمه الله تعالی.

مقررہ اجرت سے زائد مکروہ ہے!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو اجرت پر زمین حاصل کرتا ہے پھر مقررہ اجرت سے زیادہ اجرت دیتا ہے تو وہ فرماتے ہیں اس زائد مال میں کوئی بھلائی نہیں البتہ یہ کہ اس میں کوئی نئی بات پیدا ہو۔" (یعنی کوئی نفع حاصل ہو جس کا پہلے ذکر نہ ہو)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

---

[1] چونکہ یہ شرائط فاسدہ تھیں اس لئے آپ نے مزارعت کو فاسد قرار دیا۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۷۷۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبي الحصين عثمان بن عاصم الثقفي عن ابن رافع عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه مر بحائط فأعجبه فقال: لمن هذا؟ فقال: لي يارسول الله، استاجرته، قال: لا تستأجره بشيء منه.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے وہ ابوالحصین عثمان بن عاصم ثقفی "رحمہ اللہ" سے وہ ابن رافع "رحمہ اللہ" سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ آپ ایک باغ سے گزرے تو آپ کو باغ پسند آیا فرمایا یہ کس کا ہے؟ انہوں نے کہا یارسول اللہ ﷺ! یہ میرا ہے میں نے اسے اجرت پر حاصل کیا ہے آپ نے فرمایا اس میں سے کچھ بھی اجرت پر حاصل نہ کرو۔"[1]

۷۷۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن عبدالله بن أبي زياد عن ابن أبي نجيح عن ابن عمر رضى الله عنهما عن النبى صلى الله عليه وسلم أنه قال: ان الله حرم مكة فحرام بيع رباعها واكل ثمنها، وقال من اكل من اجور بيت مكة شيئا فانما ياكل نارا. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، يكره ان تباع الارض، ولا يكره بيع البناء، والله اعلم.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت عبداللہ بن ابی زیاد "رحمہ اللہ" سے وہ ابن ابی نجیح "رحمہ اللہ" سے وہ حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہ" سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا پس اس کے مکانات بیچنا اور ان کی قیمت کھانا حرام ہے اور جو شخص مکہ مکرمہ کے مکانات کی اجرت سے کھائے گا وہ آگ کھائے گا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے کہ زمین بیچنا مکروہ ہے عمارت بیچنا مکروہ نہیں۔"[2] واللہ اعلم

باب العبد ياذن له سيده فى التجارة أنه ضامن!

۷۷۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم فى العبد ياذن له سيده فى التجارة فصار عليه دين فاعتقه صاحبه: ان عليه قيمته، فإن فضل عليه بعد قيمته من الدين الذى كان عليه فضل طلب الغرمآء العبد بما كان فضل عليه من فضل، وان باعه السيد غرم للغرمآء ثمنه،

---

[1] اس کو مساقاۃ کہتے ہیں اس کا حکم بھی مزارعت کی طرح ہے کہ کوئی شخص باغبانی کرے اور جو پھل پیدا ہو وہ مالک اور اس کے درمیان حصوں کے حساب سے تقسیم ہو تو ٹھیک ہے ورنہ نہیں۔ ۱۲ ہزاروی

[2] حضرت امام ابو یوسف "رحمہ اللہ" کے نزدیک زمین کو بیچنا یا کرایہ پر دینا بھی جائز ہے۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

فإن اعتق العبد يوما من الدهر اخذه الغرمآء البيع، فإن لم يجيزوه كان لهم ان ينقضوه حتى يباع العبد لهم في دينهم، الا ان يقضيهم البائع او المشترى دينهم فيجوز البيع، وهو قول ابي حنيفة رحمه الله تعالى.

غلام کو آقا نے تجارت کی اجازت دی تو وہ ضامن ہے!

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی، وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں کہ جس غلام کو اس کا آقا تجارت کی اجازت دے پس وہ مقروض ہو جائے اور اس کا مالک اسے آزاد کر دے تو اس (مالک) پر اس کی قیمت ہوگی اگر اس کی قیمت سے قرض سے کچھ بچ جائے تو قرض خواہ غلام سے اس زائد قرض کا مطالبہ کریں اور اگر آقا نے اسے بیچ دیا تو وہ قرض خواہوں کے لئے اس کی قیمت کا ضامن ہوگا پھر اگر کسی دن وہ غلام آزاد ہو جائے تو قیمت سے زائد قرض میں قرض خواہ اسے پکڑیں گے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے جب قرض خواہ اس کو بیچنے کی اجازت دیں اور اگر وہ اسے جائز قرار نہ دیں تو ان کو اس بیع کے توڑنے کا حق ہے حتیٰ کہ اس غلام کو ان کے قرض کے سلسلے میں بیچا جائے ہاں بیچنے والا یا خریدنے والا ان کا قرض ادا کرے تو سودا جائز ہو جائے گا۔''

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

باب ضمان الاجير المشترك! اجیر مشترک کی ضمانت!

۷۸۰۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: ان شريحا لم يضمن اجير قط. قال محمد: وهذا قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، لا يضمن الاجير المشترك الا ما جنت يده.

ترجمہ! امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی، وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت شریح ''رحمہ اللہ'' اجیر (مزدور) کو بالکل ضامن قرار نہیں دیتے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے ان کے نزدیک اجیر صرف اسی نقصان کا ضامن جو اس کے ہاتھوں ہوا۔''

۷۸۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن بشر او بشير (شك محمد) عن ابي جعفر محمد بن علي: ان علي بن أبي طالب رضي الله عنه كان لا يضمن القصار، ولا الصائغ، ولا الحائك.

marfat.com

قال محمد: وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت بشر یا بشیر "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں (حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" کو شک ہے) وہ حضرت ابوجعفر محمد بن علی "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ "رضی اللہ عنہ" دھوبی، رنگریز اور جولاہے پر چٹی نہیں ڈالتے تھے۔"[1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب الرهن والعارية والوديعة من الحيوان وغيره!

۷۸۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال في العارية من الحيوان والمتاع ما لم يخالف المستعير على غير الذى قال: فسرق المتاع او اضله او نفقت الدابة فليس عليه ضمان قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حیوان وغیرہ رہن رکھنا ادھار دینا اور امانت کے طور پر دینا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس حیوان اور سامان کے بارے میں فرمایا جو ادھار دیا گیا جب تک ادھار لینے والا معاہدے میں تبدیلی نہ کرے اگر وہ سامان چوری ہو جائے یا گم ہو جائے یا جانور مر جائے تو اس پر ضمان نہیں ہوگی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۷۸۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه لم يكن يضمن العارية. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ ادھار چیز کی ضمان (چٹی) نہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۷۸۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا كان الرهن يسوى اكثر مما فى فهو فى الفضل مؤتمن، فإذا كان الرهن اقل مما رهن فيه ذهب من حقه بقدر الرهن،

---

[1] مطلب یہ کہ آگ لگنے والے سے کپڑے کا نقصان ہو گیا تو وہ ضامن نہیں کیونکہ یہ اس کے پاس امانت ہے اسی طرح دھوبی وغیرہ کا حکم ہے۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

وكان ما بقى على صاحب الرهن، قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب رہن رکھی ہوئی چیز اس چیز سے قیمت میں زیادہ ہو جس کے بدلے میں رہن ہے تو زائد میں وہ امانتدار ہے اور اگر رہن اس قرض سے کم ہو تو رہن کے مقدار قرض ادا ہو جائے گا اور باقی رہن رکھنے والے کے ذمہ ہو گا۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۷۸۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن على بن الاقمر عن شريح قال: اتى شيرحا رجل وانا عنده فقال: دفع الى هذا ثوبه لاصبغه، فاحترق بيتي واحترق ثوبه فى بيتي قال: ادفع اليه ثوبه. قال: ادفع اليه ثوبه وقد احترق بيتي؟ قال: ارايت لو احترق بيته اكنت تدع اجرك؟ قال: لا. قال محمد: قال أبو حنيفة: لا يضمن ما احترق فى بيته: لان هذا ليس من جناية يده.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی وہ حضرت علی بن اقمر ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت شریح ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں حضرت علی بن اقمر ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ایک شخص حضرت شریح ''رحمہ اللہ'' کے پاس آیا اور میں بھی ان کے پاس تھا اس نے کہا اس شخص نے مجھے اپنا کپڑا رنگنے کے لئے دیا پس میرا گھر جل گیا اور گھر میں اس کا کپڑا بھی جل گیا انہوں نے فرمایا اسے اس کا کپڑا دو اس نے کہا میں اسے اس کا کپڑا دوں حالانکہ میرا گھر جل گیا ہے؟ فرمایا بتاؤ اگر اس کا گھر جل جاتا تو تو اپنی مزدوری چھوڑ دیتا ؟ اس نے کہا نہیں۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے فرمایا اس کے گھر میں جو کچھ جلا وہ اس کا ضامن نہیں کیونکہ یہ اس کا جرم نہیں ہے۔''

باب من ادعى دعوى حق على رجل! کسی شخص پر سچا دعویٰ کرنا!

۷۸۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: البينة على المدعى، واليمين على المدعى عليه، وكان لا يرد اليمين. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مدعی کے ذمہ گواہ ہیں اور قسم مدعی علیہ پر ہے اور وہ مدعی کو قسم نہیں دیتے تھے۔''

marfat.com

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب من احدث فی غیر فنائه فهو ضامن!

٧٨٦. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم فى الرجل يجعل فى حائطه الصحرة فيستربها الحمولة، او يخرج الكنيف الى الطريق، قال: يضمن كل شئ إذا اصاب هذا الذى ذكرت: لأنه احدث شيئا فيما لا يملك، ولا يملك سمآءه: فقد ضمن ما اصاب.

قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنے اور اس کے ذریعے جانور کو چھپاتا ہے یا راستے کی طرف بیت الخلاء بناتا ہے وہ فرماتے ہیں وہ ہر چیز کا ضامن ہوگا جب ان مذکورہ کاموں سے کسی کو تکلیف پہنچے کیونکہ اس نے اس جگہ میں کوئی چیز بنائی جس کا وہ مالک نہیں ہے اور نہ ہی اس کے سامنے والی جگہ کا مالک ہے پس اس نے جو تکلیف پہنچائی اس کی چٹی اس پر ہوگی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب الاضحية و اخصآء الفحل! قربانی کا جانور اور نر جانور کو خصی کرنا!

٧٨٨. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: الاضحية واجبة على اهل الامصار ما خلا الحاج، قال محمد: بوه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مقیم لوگوں پر قربانی واجب ہے البتہ حاجیوں پر واجب نہیں۔" (اگر تمتع یا قران کریں تو اس کی قربانی ہوگی)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٧٨٩. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: الاضحى ثلثة ايام: يوم النحر، و يومان بعده. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ

marfat.com

اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں قربانی تین دن (تک) ہے یوم نحر (عید کا دن) اور اس کے بعد دو دن۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔!

۷۹۰۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الهيثم عن عبدالرحمن بن سائط: ان النبي صلى الله عليه وسلم ضحى بكبشين املحين، ذبح احدهما عن نفسه، والآخر عمن قال: لا اله الا الله محمد رسول الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے الہیثم رحمہ اللہ نے عبد الرحمٰن بن سائط ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے دو چتکبرے مینڈھے ذبح کئے (سیاہ وسفید رنگ والے) ایک اپنی طرف سے اور دوسرا ان لوگوں کی طرف سے جو لا الہ الا اللہ پڑھتے ہیں۔'' (مسلمانوں کی طرف سے)

۷۹۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن كدام بن عبدالرحمن عن أبي كباش أنه سمع ابا هريرة رضي الله عنه يقول: نعم الاضحية الجذع السمين من الضان. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت کدام بن عبد الرحمٰن ''رحمہ اللہ'' سے اور ابو کباس ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت ابو ہریرہ ''رضی اللہ عنہ'' سے سنا وہ فرماتے تھے۔''

قربانی کا بہترین جانور بھیڑ کا موٹا تازہ جذعہ (چھ مہینے کا بچہ) ہے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۷۹۲۔ محمد قال: حدثنا أبو حنفية قال: حدثنا مسلم الاعور عن رجل عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال: البقرة تجزئ عن سبعة يضحون بها. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت مسلم الاعور ''رحمہ اللہ'' نے بیان کیا وہ ایک شخص سے اور وہ حضرت علی بن ابی طالب ''رضی اللہ عنہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں گائے کی قربانی سات آدمیوں کی طرف سے کفایت کرتی ہے۔''

marfat.com

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۷۹۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يطعم اضحيته ولا يأكل منها شيئا، قال: لاباس به، قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں اس شخص کے بارے میں جو قربانی کا گوشت (دوسروں) کھلا دیتا ہے اور خود اس سے نہیں کھاتا وہ فرماتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۷۹۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الاضحية يشتريها الرجل وهي صحيحة: ثم يعرض لها عور او عجف، او عرج قال: تجزئه ان شآء الله. قال محمد: ولسنا ناخذ بهذا، لا تجزي إذا عورت، او عجفت عجفا لا تنقي، او عرجت حتى لا تستطيع ان تمشي وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے قربانی کے اس جانور کے بارے میں روایت کرتے ہیں جسے کوئی شخص خریدتا ہے اور وہ صحیح ہوتا ہے پھر وہ بھینگا یا کمزور یا لنگڑا ہو جاتا ہے (یعنی کوئی واضح عیب پیدا ہو جاتا ہے) تو وہ فرماتے ہیں انشاء اللہ یہ جائز ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے جب وہ بھینگا ہو جائے تو کفایت نہیں کرتا یا اتنا کمزور ہو جائے کہ ہڈیوں میں مغز نہ رہے یا اتنا لنگڑا کہ چل نہ سکے (تو جائز نہیں) البتہ ذبح کرتے وقت کوئی عیب پیدا ہو تو اس کی قربانی جائز ہوگی۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۷۹۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: لا باس ان تشتري بجلد اضحيتك متاعا، ولا تبيعه بدراهم. قال إبراهيم: اما انا فاتصدق بجلد اضحيتي. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں اگر تم قربانی کے جانور کی کھال کے

marfat.com

بدلے کوئی سامان خرید و تو اس میں کوئی حرج نہیں لیکن اسے درہم کے بدلے نہ بیچو۔"[1]

حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں میں نے اپنی قربانی کی کھال کا صدقہ کر دیتا ہوں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٧٩٦. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الجذع من الضان يضحى قال يجزى، والمثنى افضل قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں بھیڑ کے چھ مہینے کے بچے کی قربانی جائز ہے لیکن ایک سال کا افضل ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٧٩٧. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: سئل إبراهيم عن الخصي والفحل ابهما اكمل للاضحية؟ فقال: الخصي: لأنه انما طلب بذلك صلاحه. قال محمد: اسمنهما واقصدهما خيرهما، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں ان سے خصی اور غیر خصی نر جانور کے بارے میں پوچھا گیا کہ ان میں سے کس جانور کی قربانی زیادہ کامل ہے تو فرمایا خصی جانور کی قربانی (افضل ہے) کیونکہ اس عمل کے ذریعے اس کی اصلاح طلب کی گئی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ان میں سے جو زیادہ موٹا تازہ اور درمیانہ جانور ہو وہ زیادہ بہتر ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔!

٧٩٨. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: لاباس باخصآء البهائم إذا كان يراد به صلاحها قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جانوروں کے خصی کرنے میں کوئی حرج نہیں جب مقصود ان کی بہتری ہو۔"

---

[1] اگر کھال سے نفع حاصل کرے تو بھی جائز ہے۔ اگر کھال کے بدلے ایسی چیز لے جو باقی رہے گی اور بعینہ اس سے نفع حاصل کرتا ہے جس طرح مشکیزہ وغیرہ تو بھی ٹھیک ہے اسے بیچ کر رقم لینا جائز ہے۔ اگر ایسا کرے تو اس رقم کو صدقہ کرنا ہوگا۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۷۹۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه كان يكره ان يزكر اسم انسان مع اسم الله على زبيحته، ان يقول: بسم الله تقبل من فلان قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ اس بات کو مکروہ جانتے تھے کہ کوئی شخص اپنے ذبیحہ پر اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ کسی انسان کا نام لے' مثلاً کہے اللہ کے نام سے فلاں کی طرف سے قبول فرما۔"[1]
حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب الذبائح! ذبح کا جانور!

۸۰۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن يزيد بن عبدالرحمن عن رجل عن جابر رضى الله عنه قال: فى قلب كل مسلم اسم التسمية سمى او لم يسم. قلا محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى إذا ترك السمية ناسيا.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت یزید بن عبدالرحمٰن "رحمہ اللہ" سے وہ ایک شخص اور وہ حضرت جابر "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا ہر مسلمان کے دل میں بسم اللہ ہے وہ بسم اللہ پڑھے یا نہ پڑھے۔"
حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے جب بھول کر بسم اللہ پڑھنا چھوڑ دے۔"

۸۰۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن رجل عن جابر رضى الله عنه قال: زكوة كل مسلم جلته. يعني بذلك ان الرجل يذبح و ينسى ان يسمى، أنه لا باس باكل ذبيحته، قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایتکرتے ہیں وہ ایک شخص کے واسطے سے حضرت جابر سے روایت

---

[1] مطلب یہ ہے کہ ذبح کے لئے صرف اللہ عزوجل کا نام استعمال کیا جائے اس کے بعد دعا کی جائے کہ یا اللہ فلاں کی طرف سے قبول فرما جب کہ پہلے گزر چکا ہے تاہم جو صورت ذکر کی گئی ہے اس میں جانور حرام نہیں ہوتا البتہ ذبح کے لئے غیر اللہ کا نام لیا جائے تو حرام ہوگا۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

کرتے ہیں انہوں نے فرمایا ہر مسلمان کا ذبح کرنا اس (جانور) کا حلال ہونا ہے۔“
اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص (جانور) ذبح کرے اور بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو اس کے ذبیحہ کو کھانے میں کوئی حرج نہیں۔“

۸۰۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن الهيثم عن عامر الشعبى قال: اصاب رجل من بنى سلمة ارنبا باحد، فلم يجد سكينا فذبحها بمروة، فسال النبى صلى الله عليه وسلم عن ذلك فامره ياكلها. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد ”رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ”رحمہ اللہ“ نے خبر دی‘ وہ حضرت ہیثم سے اور وہ حضرت شعبی ”رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں بنوسلمہ کے ایک آدمی نے احد (پہاڑ) میں ایک خرگوش کا شکار کیا تو چھری نہ پائی پس تیز (دھاروالے) پتھر سے ذبح کیا نبی اکرم ﷺ سے اس سلسلے میں پوچھا تو آپ نے اسے کھانے کا حکم دیا۔“

حضرت امام محمد ”رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ ”رحمہ اللہ“ کا بھی یہی قول ہے۔“

۸۰۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن علقمة قال: اذبح بكل شئ افرى الاوداج وانهر الدم، ما خلا السن، والظفر، والعظم، فانها مدى الحبشة قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد ”رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ”رحمہ اللہ“ نے خبر دی‘ وہ حضرت حماد ”رحمہ اللہ“ سے اور وہ حضرت ابراہیم ”رحمہ اللہ“ سے اور وہ حضرت علقمہ ”رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا ہر اس چیز سے ذبح کر سکتے ہو جو رگوں کو کاٹ دے اور خون بہا دے لیکن دانتوں‘ ناخنوں اور ہڈی سے ذبح نہ کرو یہ حبشیوں کی چھریاں ہیں۔“ (جب الگ نہ ہوں‘ الگ ہوں تو ان سے ذبح کیا جا سکتا ہے)

حضرت امام محمد ”رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ ”رحمہ اللہ“ کا بھی یہی قول ہے۔“

۸۰۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عبدالملك بن أبي بكر عن نافع عن ابن عمر رضى الله عنهما قال: اتى كعب بن مالك رضى الله عنه النبى صلى الله عليه وسلم فساله عن راعية له كانت فى غنمه، فتخوفت على شاة الموت، فذبحتها بمروة، فامره النبى صلى الله عليه وسلم باكلها. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد ”رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ”رحمہ اللہ“ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم

marfat.com

سے عبدالملک بن ابی بکر "رحمہ اللہ" نے بیان کیا، وہ حضرت نافع "رحمہ اللہ" سے، وہ حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب بن مالک "رضی اللہ عنہ" نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے پوچھا کہ ان کی لونڈی جو بکریاں چراتی تھی۔ اُسے ایک بکری کے مرنے کا خوف ہوا تو اس نے اُسے تیز پتھر سے ذبح کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کو اس کے کھانے کا حکم دیا۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمۃ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

۸۰۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا سعيد بن مسروق عن عباية بن رفاعة عن النبي صلى الله عليه وسلم ان بعيرا من ابل الصدقة ند، فطلبوه، فلما اعياهم ان ياخذوه رماه رجل بسهم، فاصاب مقتله فقتله، فسال النبي صلى الله عليه وسلم عن اكله، فقال: ان لها او ابدا كاو ابد الوحش، فإذا أحسستم منها شيئا من هذا فاصنعوا به كما صنعتم بهذا، ثم كلوه. قال محمد: وبه نأخذ. وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے سعید بن مسروق "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ عبایہ بن رفاعہ "رحمہ اللہ" سے اور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ صدقے کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا۔ ان لوگوں نے اسے پکڑنے کی کوشش کی جب اس نے ان تھکا دیا اور پکڑ نہ سکے تو ایک شخص نے تیر پھینکا جو اس کے ہلاک ہونے کی جگہ پر لگا اور وہ ہلاک ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ سے اسے کھانے کے بارے پوچھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا جانوروں میں بعض وحشی جانوروں کی طرح بھاگتے ہیں جب تم ان میں سے کسی سے اس قسم کی بات محسوس نہ کرو تو اسی طرح کرو جس طرح تم نے اسی طرح کیا پھر اسے کھاؤ۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمۃ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

۸۰۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن سعيد بن مسروق عن عباية بن رفاعة عن ابن عمر رضى الله عنهما ان بعيرا تر دى فى بئر بالمدينة، فلم يقدر على منحره، فوجئ بسكين من قبل خاصرته حتى مات، فاخذ منه ابن عمر رضى الله عنهما عشيرا بدرهمين. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول ابي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں سعید بن مسروق "رحمہ اللہ" سے وہ رباعیہ بن رفع "رحمہ اللہ" اور وہ حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں اور

marfat.com

فرماتے ہیں کہ ایک اونٹ مدینہ طیبہ کے ایک کنوئیں میں گر گیا جب اُسے ذبح نہ کیا جا سکا تو اس کی کوکھ کی جانب سے چھری ماری گیا۔ حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہما" نے اس کا کچھ دو درہموں کے بدلے میں خریدا۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمتہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔ (یہ اضطراری ذبح ہے جو جائز ہے)

۸۰۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في البعير يتردى في بير قال، إذا لم يقدر على منحره فحيث ما وجئت فهو منحره. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس اونٹ کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو کنویں میں گر جاتا ہے کہ جب اُسے ذبح کرنے کی طاقت نہ ہو تو چھری (اس کے جسم میں) جہاں بھی لگے وہی ذبح ہے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمتہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

باب زكوة الجنين و العقيقة!

۸۰۸۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: لا تكون زكوة نفس زكوة نفسين. يعني ان الجنين إذا ذبحت امه لم يوكل حتى يدرك ذكاته. قال محمد: ولسنا ناخذ بهذا، زكوة الجنين زكوة امه إذا تم خلقه، وقال أبو حنيفة بقول إبراهيم هذا.

پیٹ میں پائے جانے والے بچے کو ذبح کرنا اور عقیقہ

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں ایک نفس کا ذبح دو کا ذبح نہیں ہے یعنی جب کسی جانور کو ذبح کیا جائے تو یہ اس کے پیٹ والے بچے کا ذبح نہیں ہے جب تک اس (بچے) کو ذبح نہ کیا جائے اُسے نہ کھایا جائے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے ماں کا ذبح اس کے (پیٹ والے) بچے کا ذبح ہے جب اس کا وجود مکمل ہو جائے۔

marfat.com

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" کے قول کو اختیار کرتے ہیں۔ [1]

٨٠٩. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حمدا عن إبراهيم قال: كانت العقيقة في الجاهلية، فلما جآء الاسلام رفضت.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں عقیقہ جاہلیت کے دور میں تھا جب اسلام آیا تو اسے چھوڑ دیا گیا۔

٨١٠. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا رجل عن محمد بن الحنفية: ان العقيقة كانت في الجاهلية، فلما جآء الاسلام رفضت. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں، ہم سے ایک آدمی نے حضرت محمد بن حنیفہ "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ عقیقہ جاہلیت میں تھا جب اسلام آیا تو اُسے چھوڑ دیا گیا۔ [2]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمۃ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

باب ما يكره من الشاة والدم وغيره!

٨١١. محمد قال: أخبرنا عبدالرحمن بن عمر الاوزاعي عن واصل بن أبي جميل عن مجاهد قال: كره رسول الله صلى الله عليه وسلم من الشاة سبعا: المرارة، والمثانة، والغدة والحيا، والذكر، والانثيين، والدم. وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحب من الشاة مقدمها.

بکری کا کون سا حصہ مکروہ ہے؟

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت عبدالرحمٰن بن عمرو اوزاعی "رحمہما اللہ" نے خبر دی وہ حضرت واصل بن ابی جمیل "رحمہ اللہ" سے اور وہ مجاہد "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بکری کی سات چیزوں کو مکروہ قرار دیا۔

(1) پتہ (2) مثانہ (3) غدود (4) شرم گاہ (5) بکرے کی شرمگاہ (6) کپورے (7) اور خون اور نبی

[1] حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا قول زیادہ قرینِ قیاس ہے۔ اس لیے کہ جب ماں اور بچے دونوں کی حیات الگ الگ ہے تو ان کو الگ الگ ذبح کرنا بھی ضروری ہوگا۔ ۱۲ ہزاروی

[2] مطلب یہ کہ اب فرض نہیں بلکہ سنت ہے۔ اگر کوئی کرے تو ٹھیک ہے اگر نہ کرے تو بے حرج نہیں۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

اکرم ﷺ بکری کا اگلا حصہ (بازو اور پٹھ) پسند فرماتے تھے۔

باب ما اکل فی البر و البحر!

۸۱۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: لاخير فی شیٔ مما یکون فی المآء الا السمک. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

خشکی اور دریا کی کون سی چیز کھائی جائے:

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں جو چیزیں (جانور) پانی میں ہے ان میں سے سوائے مچھلی کے کسی میں بھلائی نہیں۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمۃ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

۸۱۳. محمد قال: اخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: كل ما جزر عنه المآء وما قذف به، ولا تاكل ما طفا. قال محمد: وبه ناخذ: وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں ہر وہ چیز جس سے پانی کھل جائے اور وہ جو پانی میں ڈالی جائے اُسے کھاؤ اور جو مر کے پانی پر تیر جائے اُسے نہ کھاؤ۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمۃ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔[1]

۸۱۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حمدا عن إبراهيم قال: كل السمک كله الا الطافی.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں طافی مچھلی (جو پانی میں مر کر اوپر تیر جائے) کے علاوہ ہر مچھلی کھا سکتے ہو۔

۸۱۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن عمر بن الخطاب رضى الله عنه قال: وددت ان عندی ققعة او قفعين من جراد. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

---

[1] مطلب یہ کہ وہ پانی سے باہر ہو پانی اُسے ساحل پر پھینک دے اور وہ مر جائے وہ مچھلی حلال ہے۔ اور جو سمندر میں مر کر پانی پر تیر جائے وہ حلال نہیں۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں مجھے یہ بات پسند ہے کہ میرے پاس ایک دو ٹوکریاں ٹڈیاں ہوں۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمۃ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔[1]

باب ما يكره من اكل الحوم السباع والبان الحمر!

٨١٦. محمد قال: اخبرنا أبو حنفية عن حماد عن إبراهيم عن عائشة رضى الله عنها أنه اهدى لها ضب، فسالت النبى صلى الله عليه وسلم عن اكله، فنهاها عنه، فجآء سائل فارادت ان تطعمه اياه، فقال: اتطعمينه مالا تاكلين؟ قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

درندوں کا گوشت کھانا اور گدھیوں کا دودھ مکروہ ہے

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عائشہ "رضی اللہ عنہا" سے روایت کرتے ہیں انہیں ایک گوہ بطور ہدیہ پیش کی گئی انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اُسے کھانے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے اس کو اس سے منع فرما دیا۔ پھر ایک مانگنے والا آیا تو ام المومنین "رضی اللہ عنہا" نے اسے کھلانے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا اسے وہ چیز کھلاتی ہو جو خود نہیں کھاتی۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمۃ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔[2]

٨١٧– محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا مكحول الشامي عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه نهى عن كل ذي ناب من السبع، و كل ذي مخلب من الطيران وأن توطى الحبلى من الفي، وأن يو كل لحم الحمر الأهلية. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے مکحول شامی رحمہ اللہ نے بیان کیا اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ہر کچلیوں والے درندے سے اور ہر پنجے والے پرندے کے کھانے سے اور مال سے حاصل ہونے والی حاملہ لونڈی سے جماع

---

[1] مطلب یہ ہے کہ ان کا کھانا جائز ہے اس سے مراد بڑی ٹڈیاں یعنی مکڑیاں ہیں۔ ۱۲ ہزاروی
[2] ہمارے نزدیک گوہ کا کھانا مکروہ ہے جس کی دلیل یہ حدیث ہے۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

کرنے سے نیز گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔[1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۸۱۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن الهيثم عن ابن عباس رضى الله عنهما أنه كره لحم الفرس. قال محمدُ: هذا قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، ولسنا نأخذ به، ولا نرى بلحم الفرس بأسا، قد جآء في إحلاله آثار كثيرة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت ہیثم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عبداللہ بن عباس "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے گھوڑے (کے گوشت) کو مکروہ قرار دیا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے اور ہم اسے اختیار نہیں کرتے اور گھوڑے کے گوشت میں کوئی حرج نہیں سمجھتے اس کے حلال ہونے میں متعدد آثار مروی ہے۔"[2]

۸۱۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: لا خير في لحوم الحمر والبانها، قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں (گھریلو) گدھوں کے گوشت اور ان کے دودھ میں کوئی بھلائی نہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

باب أكل الجبن! — پنیر کھانا!

۸۲۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عطية العوفي عن ابن عمر رضى الله عنهما قال: كنت جالسا عنده إذا أتاه رجل فسأله عن الجبن، فقال: وما الجبن؟ قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

---

[1] جو درندے داڑھوں سے شکار کرتے ہیں یا جو پرندے اپنے پنجوں سے شکار کرتے ہیں ان کا کھانا حلال نہیں۔ اور لونڈی سے جماع کرنا اس وقت منع تھا جب تک بچہ پیدا نہ ہو جائے۔ ۱۲ ہزاروی

[2] یہ بھی قول ملتا ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے گھوڑے کے گوشت کے مباح ہونے کی طرف اپنی موت سے تین دن قبل رجوع فرمالیا تھا۔ یہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی "رحمہ اللہ" نے فرمایا۔ (خلیل قادری)

marfat.com

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے عطیہ العوفی "رضی اللہ عنہ" نے بیان کیا اور وہ حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں حضرت عطیہ "رضی اللہ عنہ" فرماتے ہیں میں نے ان (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص ان کے پاس حاضر ہوا اور اس نے ان سے پنیر کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا پنیر کیا ہوتی ہے؟ اس نے کہا ایک چیز ہے جو بکری کے دودھ سے بنائی جاتی ہے اور عام طور پر اسی مجوسی لوگ بناتے ہیں۔"

حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہ" نے فرمایا اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اسے کھالو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب الصيد ترميه! شکار پر تیراندازی کرنا!

٨٢١. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يرمي الصيد أو يضربه قال: إذا قطعه بنصفين فكلهما جميعا، وإن كان مما يلي الرأس أقل فكلهما جميعا، وان كان مما يلي الراس أكثر فكل مما يلي الراس والق ما بقي منه مما يلي العجز، فان قطعت منه قطعة أو عضوا فبانت فلا تاكلها الا أن يكون معلقا، فان كان معلقا فكل قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ کوئی شخص شکار پر تیر پھینکے یا اس کو مارے تو وہ فرماتے ہیں جب اسے دو ٹکڑے کر دے تو ان دونوں ٹکڑوں کو کھا سکتے ہو۔"

اور اگر سر کی طرف کم ہو تو بھی دونوں ٹکڑے کھا سکتے ہو اور اگر سر کی جانب زیادہ ہو تو جو سر کی طرف ہے اسے کھاؤ اور جو اس کے پچھلے حصے (سرین) کی طرف ملا ہوا ہے اسے پھینک دو اور اگر اس سے کوئی ٹکڑا یا عضو کٹ کر الگ ہو جائے تو اسے نہ کھاؤ مگر یہ کہ اس سے لٹکا ہوا ہو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٨٢٢. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضى الله عنهما أنه قال: أتاه عبد أسود فقال: إني في ماشية أهلي، واني بسبيل من الطريق افاسقي من البانها؟ قال: لا، قال: فارمي الصيد فاصمي وانمي، قال: كل ما اصميت، ودع مما انميت.

قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، وانما يعني بقوله: "أصميت" مالم

marfat.com

يتوار عن بصرك، "وما أنميت" ما تواري عن بصرك، فإذا تواري عن بصرك وأنت في طلبه حتى تصيبه ليس به جرح غير سهمك فلا بأس بأكله.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور حضرت سعید بن جبیر "رضی اللہ عنہ" سے اور وہ حضرت ابن عباس "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا!

ایک سیاہ فام غلام ان کے پاس آیا اور اس نے کہا میں اپنے گھر والوں کے جانوروں میں کسی راستے میں ہوتا ہوں تو کیا میں ان کا دودھ پی سکتا ہوں؟ [1]

فرمایا نہیں پوچھا اگر میں شکار کو تیر مار کر اسی جگہ ہلاک کر دوں اور زخمی کروں لیکن ہلاک نہ ہو تو؟ فرمایا جو فی الفور ہلاک ہو جائے اسے کھا سکتے ہو اور جو ہلاک نہ ہو اسے چھوڑ دو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

اصمیت کا معنی یہ ہے کہ تمہاری نگاہ سے پوشیدہ نہ ہو بلکہ وہاں تمہارے سامنے مر جائے اور انمیت کا مطلب یہ ہے کہ تمہاری نگاہوں سے اوجھل ہو جائے اور تم اس کی تلاش میں ہو حتیٰ کہ اسے حاصل ہو کر لو اور اس کے جسم پر تمہارے تیر کے علاوہ کوئی زخم نہ ہو تو اسے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔" [2]

٨٢٣. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا رميت الصيد و سميت فان قطعته بنصفين فكله، وان كان مما يلي الرأس أكثر أكلت مما يلي الرأس، ولم تاكل مما سواه، وإن قطعت منه يدا أو رجلا أو قطعة منها فكل منه غير ما قطعت منه. قال محمد: وبه ناخذ وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب تم شکار پر تیر پھینکو اور بسم اللہ پڑھ لو تو اگر تم نے اسے دو حصوں میں کاٹ دیا تو اسے کھا سکتے ہو اور اگر سر کی جانب زیادہ تو اس طرف والے کو کھا لو اور باقی نہ کھاؤ اور تم اس سے اس کا ہاتھ یا پاؤں کاٹ دو یا کوئی اور ٹکڑا کاٹو تو جو نہیں کٹا اس کو کھا سکتے ہو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

---

[1] مطلب یہ کہ ان کی اجازت کے بغیر پی سکتا ہے یا نہیں تو انہوں نے جواب دیا نہیں یعنی اجازت لینا ہوگی۔ ۱۲ ہزاروی

[2] اس زخمی شکار کو کسی درندے وغیرہ نے پھاڑا ہو اور وہ اس صورت میں مر گیا تو اس کا کھانا جائز نہ ہوگا اگر اس کا لگایا ہوا زخم ہو تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس شکاری کے تیر سے مرا ہے لہٰذا حلال ہے۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب صيد الكلب! کتے کا کیا ہوا شکار!

۸۲۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن عدي بن حاتم رضى الله عنه أنه سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصيد إذا قتله الكلب قبل أن يدرك ذكاته، فأمر النبي صلى الله عليه وسلم بأكله إذا كان عالما. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں اور حضرت عدی بن حاتم "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے اس شکار کے بارے میں پوچھا جس کو ذبح کرنے سے پہلے کتا ہلاک کر دے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اسے کھانے کا حکم دیا جب کہ کتا سکھایا گیا ہو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۸۲۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا أمسك عليك كلبك المعلم فكل، وإذا أمسك عليك غير المعلم فلا تأكل. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب تمہارا سکھایا ہوا کتا (شکار کو) تمہارے لئے روکے تو کھالو اور جب وہ کتا روکے جو سکھایا ہوا نہیں تو اسے نہ کھاؤ۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۸۲۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضى الله عنهما قال: ما أمسك عليك كلبك ان كان عالما، فكل، فان أكل فلا تاكل منه: فانما امسک على نفسه، وأما الصقر والبازي فكل وإن أكل، فإن تعليمه إذا دعوته أن يجيئک، ولا يستطيع ضربه حتى يدع الأكل. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ

marfat.com

اللہ'' سے اور وہ حضرت سعید بن جبیر ''رحمہا اللہ'' سے اور وہ حضرت ابن عباس ''رضی اللہ عنہما'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں تمہارا کتا جو کچھ تمہارے لئے روکے اور وہ سکھایا ہوا ہو تو اسے کھالو اور اگر وہ اس میں سے کھائے تو تم نہ کھاؤ کیونکہ یہ اس نے اپنے لئے روکا ہے۔''

جہاں تک شکرے اور باز کا تعلق ہے تو (اس کا شکار) کھاؤ اگرچہ وہ خود بھی (اس سے) کھائے اور اس کا سکھانا (تعلیم) یہ ہے کہ جب تم اسے بلاؤ تو وہ آجائے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۸۲۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الذي يرسل كلبه و ينسي أن يسمي فاخذه فقتل. قال: أكره أكله، وان كان يهوديا أو نصرانيا فمثل ذلک. قال محمد: ولسنا ناخذ بهذا، لا بأس باكله إذا ترک التسمية ناسيا، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی، وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص کتے کو (شکار کے لئے) چھوڑے اور بسم اللہ پڑھنا بھول جائے پھر اس کو پکڑ کر ہلاک کردے تو وہ فرماتے ہیں اس کا کھانا مکروہ سمجھتا ہوں اور اگر وہ (کتے چھوڑنے والا) یہودی یا عیسائی ہو تو پھر بھی یہی حکم ہے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے بھول کر بسم اللہ چھوڑنے کی صورت میں اس (شکار) کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔''

یہاں سے حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۸۲۸۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا قتادة عن أبي قلابة عن أبي ثعلبة الخشني رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: قلنا: إنا نأتي أرض المشركين أفنأ كل في آنيتهم؟ قال: ان لم تجدوا منها بدا فاغسلوها، ثم كلوا فيها قلنا: فانا بأرض صيد؟ قال: كل ما أمسک عليک سهمک، أو فرسک. أو كلبک إذا كان عالما. ونهانا عن أكل كل ذي ناب من السباع، و كل ذي مخلب من الطير، وأن ناكل لحوم الحمر الأهلية. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت قتادہ ''رضی اللہ علیہ'' نے بیان کیا انہوں نے حضرت ابوقلابہ ''رضی اللہ علیہ'' سے انہوں نے حضرت ابوثعلبہ خشنی ''رضی اللہ عنہ'' سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں ہم نے پوچھا کہ مشرکین کی زمین

marfat.com

میں جاتے ہیں تو کیا ہم ان کے برتنوں میں کھا سکتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر اس سے چھٹکارا نہ ہو تو ان کو دھو کر ان میں کھاؤ۔"

ہم نے پوچھا کہ ہم شکار والی زمین میں ہوتے ہیں؟ فرمایا جو کچھ تمہارا تیر یا گھوڑا تمہارے لئے روکے یا کتا جسے تم نے سدھایا ہو اور آپ نے ہمیں کچلیوں والے جانوروں اور پنجوں (سے شکار کرنے) والے پرندہ کے کھانے سے اور گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب الأشربة والأنبذة والشرب قائما وما يكره في الشراب!

۸۲۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن سليمان الشيباني عن ابن زياد أنه أفطر عند عبدالله بن عمر رضي الله عنهما فسقاه شرابا له، فكأنه أخذه فيه، فلما أصبح قال: ما هذا الشراب؟ ما كدت أهتدي إلى منزلي، فقال عبدالله رضي الله عنه: ما زدناك على عجوة و زبيب. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

شرابوں اور نبیذوں نیز کھڑے ہو کر پینے اور مکروہات کا بیان!

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت سلیمان شیبانی "رحمہ اللہ" سے اور وہ ابن زیاد "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں! وہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر "رضی اللہ عنہا" کے ہاں افطاری کی تو انہوں نے ان کو ایک مشروب پلایا گویا اس نے ان پر اثر کیا جب صبح ہوئی تو پوچھا یہ کونسا مشروب تھا میں تو گھر جانے کی راہ نہیں پا رہا تھا۔"[1]

حضرت عبداللہ "رضی اللہ عنہا" نے فرمایا ہم نے عجوہ (کھجور) اور منقی پر اضافہ نہیں کیا۔"
حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۸۳۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنه أنه كان ينبذ له نبيذ الزبيب، فلم يكن يستمرئه، فقال للجارية: اطرحي فيه تمرات. قال محمد: وبهذا نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت نافع

[1] پھلوں کے رس کو نبیذ کہتے ہیں اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ کھجور اور انگور کو ملا کر ان کا نبیذ نکالنا جائز ہے حضرت ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا یہی مسلک ہے۔۱۲ہزاروی

marfat.com

"رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہا" سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے لئے منقی کا بنیز (جوس) بنایا جاتا تھا' آپ اس کو خوشگوار نہ پاتے تو لونڈی سے فرماتے اس میں چند کھجوریں ڈال دو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۸۳۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال: لا بأس بشرب نبيذ التمر والزبيب إذا خلطهما، انما كرها لشدة العيش في الزمن الأول كما كره السمن واللحم، فأما إذا وسع الله تعالىٰ على المسلمينفلا باس بهما. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کھجور اور منقے کا نبیذ پینے میں کوئی حرج نہیں جب دونوں ملایا کو جائے یہ اس زمانے میں مکروہ تھا جب مسلمانوں کی معیشت تنگ تھی اور ابتدائی دور تھا جس طرح گھی اور گوشت مکروہ تھا۔"

لیکن جب اللہ عزوجل نے مسلمانوں کو آسودہ حال کر دیا تو اب اس میں کوئی حرج نہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب النبيذ الشديد! سخت (تیز) نبیذ!

۸۳۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد قال: كنت أتقى النبيذ، فدخلت على إبراهيم وهو يطعم، فطعمت معه، فأوتى قدحا من نبيذ، فلما رأى إبطاى عنه قال: حدثني علقمة عن عبدالله بن مسعود رضى الله عنهما أنه كان ربما طعم عنده ثم دعا بنبيذ له تنبذه سيرين أم ولد. عبدالله فشرب و سقاني. قال محمد: وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبیذ سے بچا کرتا تھا پھر میں حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" کے پاس گیا اور وہ کھانا کھا رہے تھے میں بھی نے ان کے ساتھ کھانا کھایا پھر نبیذ کا پیالہ لایا گیا جب انہوں نے میرا پیچھے رہنا دیکھا تو فرمایا مجھ سے حضرت علقمہ "رضی اللہ عنہ" نے حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ وہ بعض اوقات ان کے پاس کھانا کھاتے تو وہ نبیذ منگواتے جو حضرت عبداللہ "رضی اللہ عنہ" کی ام ولد (لونڈی) سیرین نے بنایا ہوتا تو وہ خود بھی پیتے اور مجھے بھی پلاتے۔"

marfat.com

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۸۳۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا مزاحم بن زفر عن الضحاک بن مزاهم قال: انطلق ابو عبيده فاراه جرا اخضر لعبدالله بن مسعود رضى الله عنهما كان النبيذ له فيه. قال محمد: وبه ناخذ وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے مزاحم بن زفر ''رحمتہ اللہ'' نے بیان کیا وہ ضحاک بن مزاحم ''رحمتہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ابوعبیدہ ''رضی اللہ عنہ'' گئے تو انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود ''رضی اللہ عنہ'' کا ایک سبز گھڑا دیکھا جس میں ان کا نبیذ تھا۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں (یعنی نبیذ جائز ہے) اور
حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۸۳۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا أبو اسحاق السبيعي عن عمرو بن ميمون الأودي عن عمر بن الخطاب رضى الله عنه قال: إن للمسلمين جزورا لطعامهم، وان العتيق منها لأل عمر، وانه لا يقطع لحوم هذه الإبل في بطونها الا النبيذ الشديد. قال محمد: وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے ابواسحاق سبیعی ''رحمہ اللہ'' نے حضرت عمر بن میمون اودی ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ حضرت عمر بن خطاب ''رضی اللہ عنہ'' سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا مسلمانوں کے کھانے کے لئے ان کے اونٹ ہیں اور ان میں سے قدیم (اونٹ) آل عمر (رضی اللہ عنہ) کے لئے ہیں اور ان اونٹوں کے گوشت کو ان کے پیٹوں میں تیز نبیذ کاٹتا ہے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۸۳۵. محمد قال: اخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن ابراهيم: أن عمر رضى الله عنه أتى باعرابي قد سكر، فطلب له عذرا فلما أعياه (لذهاب عقل) قال: احبسوه، فإذا صحا فاجلدوه، ودعا بفضلة فضلت في اداوته، فذاقها فإذا نبيذ شديد ممتنع، فدعا بماء فكسره (وكان عمر رضى الله عنه يحب الشراب (الشديد) فشرب و سقى جلسآؤه، ثم قال: هذا اكسروه بالمآء إذا غلبكم شيطانه. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

marfat.com

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" کے پاس ایک دیہاتی لایا گیا جو نشے میں تھا آپ نے اس کے لئے عذر طلب کیا (یعنی کسی طرح وہ سزا سے بچ جائے) جب وہ عقل کے زائل ہونے کی وجہ سے عذر پیش کرنے سے عاجز ہو گیا تو آپ نے فرمایا اسے قید کر دو جب ٹھیک ہو جائے؟ تو اسے کوڑے مارو اور اس کے برتن میں جو کچھ بچ گیا تھا اسے منگوا کر چکھا تو وہ تیز نبیذ تھا جو ممنوع ہے تو آپ نے پانی منگوا کر اس کی تیزی کو توڑا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تیز مشروب پسند فرماتے تھے چنانچہ آپ نے اسے پیا اور مجلس والوں کو پلایا پھر فرمایا پانی سے اس (کی شدت) کو توڑ دو جب تم پر اس کا شیطان غالب آئے۔[1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب نبیذ الطبیخ و العصیر! پکا ہوا رس!

۸۳۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا طبخ العصير فذهب ثلثاه وبقي ثلثه قبل أن يغلي فلا بأس به. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں! وہ فرماتے ہیں جب (انگور کا) رس پکایا جائے اور اس کا دو تہائی چلا جائے اور ایک تہائی باقی رہ جائے اور اسے جوش نہ آیا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۸۳۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه كان يشرب الطلآء قد ذهب ثلثاه و بقي ثلثه، و يجعل له منه نبيذ، فيتركه حتى إذا اشتد شربه، ولم ير بذلك باسا. قال محمد: وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ طلاء نوش فرماتے تھے یعنی جب دو تہائی چلا جاتا اور ایک تہائی رہ جاتا (اسی کو طلاء کہتے ہیں) اور ان کے لئے اس سے نبیذ بنایا جاتا آپ اسے چھوڑ دیتے جب وہ سخت (تیز) ہو جاتا تو پیتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

[1] مطلب یہ کہ نبیذ اتنا تیز نہ ہو جس سے نشہ پیدا ہو ۱۲ ہزاروی

marfat.com

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۸۳۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الوليد بن سريع (مولى عمرو بن حريث) عن أنس ابن مالک رضی اللہ عنه انه كان يشرب الطلآء على النصف. قال محمد: ولسنا ناخذ بهذا، ولا ينبغي له أن يشرب من الطلآء الا ما ذهب ثلثاه و بقي ثلثه، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے ولید بن سریع (عمرو بن حریث کے آزاد کردہ غلام) نے حضرت انس بن مالک "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ وہ طلاء کو اس طرح نوش فرماتے تھے کہ (جوش دینے سے) نصف چلا جاتا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے اور طلاء پینا اسی صورت میں مناسب ہے جب دو تہائی چلا جائے اور ایک تہائی باقی رہ جائے۔"[1]

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب السكر والخمر! کھجور اور انگور کا کچا رس!

۸۳۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن الهيثم عن ابن مسعود رضی اللہ عنهما أنه أتاه رجل به صفر، فسأله عن السكر فنهاه عنه. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت ہیثم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس ایک شخص آیا جس پر زرد نشان تھا اس نے سکر (کھجوروں کے اس) کے بارے میں پوچھا تو آپ نے اسے اس سے منع فرمایا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۸۴۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن ابن مسعود رضی اللہ عنهما قال: إن أولادكم ولدوا على الفطرة. فلا تداووهم بالخمر، ولا تغذوهم بها، إن الله لم يجعل الرجس شفآء، انما اثمهم على من سقاهم. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالیٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے روایت

---

[1] یہ وہ صورت ہے جس میں نشہ نہیں آتا ورنہ نشہ دینے والا مشروب جائز نہیں۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں تمہاری اولاد فطرت پر پیدا ہوتی ہے پس ان کا علاج شراب سے نہ کرو اور نہ ہی ان کو اس کی غذا دو بے شک اللہ تعالیٰ نے ناپاک چیز کو شفاء نہیں بنایا اور اس کا گناہ اس پر ہوگا جس نے ان بچوں کو شراب پلائی۔"[1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب الشرب في الأوعية والظروف والجر وغيره!

۸۴۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا علقمة بن مرثد عن ابن بريدة عن أبيه رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: كنت نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها، ولا تقولوا هجرا، فقد أذن لمحمد في زيارة قبر أمه، وعن لحوم الأضحاحي أن تمسكوها فوق ثلثة أيام، فامسكوها ما بدالكم، وتزودوا فانما نهيتكم ليوسّع موسعكم على فقيركم، و عن النبيذ في الدبآء والحنتم والمزفت فاشربوا في كل ظرف: فإن الظرف لا يحل شيئا ولا يحرمه، ولا تشربوا السكر. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

شراب کے برتنوں میں (پانی وغیرہ) پینا!

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے علقمہ بن مرثد رحمہ اللہ نے حضرت ابن بریدہ "رحمہ اللہ" کے واسطے سے ان کے والدین "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں!

میں تمہیں زیارت قبور سے منع کرتا تھا پس اب تم زیارت کر سکتے ہو اور میری بات نہ کہو اور حضرت محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" کو ان کے والد کی زیارت کی اجازت دی گئی اور میں تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ روکنے سے منع کرتا تھا اب جب تک مناسب سمجھو اور اسے ذخیرہ بناؤ میں نے اسلئے روکا تھا کہ کشادہ حال لوگ تمہارے فقیروں کے لئے وسعت پیدا کریں اور میں تمہیں دبا حنتم اور مزفت میں نبیذ بنانے سے روکتا تھا پس ہر برتن میں پی سکتے ہو کیونکہ برتن کسی چیز کو حلال اور حرام نہیں کرتا اور کھجور کا کچا رس نہ پیو (جب اس میں تیزی آ جائے)[2]

---

[1] جب کچا رس زیادہ دیر چھوڑا جائے اور وہ نشہ دینے لگے تو اس صورت میں حرام ہے کیونکہ یہ شراب ہے۔ ۱۲ ہزاروی

[2] شروع شروع میں جب شراب حرام کی گئی تو ان برتنوں میں جن میں وہ لوگ شراب بناتے تھے نبیذ (رس) بنانے سے منع کیا گیا تاکہ یہ شراب کی طرف دوبارہ متوجہ نہ ہو جائیں جب یہ خطرہ ٹل گیا تو اجازت دے دی دبا، حنتم، مزفت وغیرہ ان برتنوں کے نام ہیں رسول اکرم ﷺ کے والدین طیبین زمانہ مسرت میں گزرے اور نبوت کا زمانہ نہ پایا اس لیے وہ حالت ایمان پر دنیا سے رخصت ہوئے اس لیے زیارت کی اجازت بھی دی گئی۔"
۱۲ ہزاروی

marfat.com

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۸۴۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا إسحاق بن ثابت عن أبيه عن علي بن حسيٰن رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه غزا غزوة تبوك، فمر بقوم يرفثون، فقال لهم: ما لهؤلاء؟ قالوا: أصابوا من شراب لهم، قال: ما ظروفهم؟ قالوا: الدباء، والحنتم، والمزفت، فنهاهم أن يشربوا فيها. فلما مربهم راجعا من غزاته شكوا إليه ما لقوا من التخمة، فأذن لهم أن يشربوا فيها، ونهاهم أن يشربوا المسكر. قال محمدٌ: وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت وہ فرماتے ہیں ہم سے اسحاق بن ثابت ''رحمہ اللہ'' نے بیان کیا وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت علی بن حسین (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا کہ آپ غزوہ تبوک کے لئے تشریف لے جاتے ہوئے ایسی قوم سے گزرے جو بیہود گفتگو کررہے تھے آپ نے ان کے بارے میں پوچھا کہ ان لوگوں کو کیا ہوا؟ لوگوں نے جواب دیا کہ شراب کی وجہ سے ان کی یہ حالت ہے۔''

آپ ''صلی اللہ علیہ وسلم'' نے فرمایا ان کے برتن کون سے ہیں انہوں نے کہا دباء, حنتم اور مزفت آپ نے ان کو ان (برتنوں) میں پینے سے منع فرمادیا جب غزوہ سے واپس تشریف لاتے ہوئے وہاں سے گزر ہوا تو ان لوگو ں نے کھانے کے بوجھل ہونے کی شکایت کی تو آپ نے ان کو ان برتنوں میں پینے کی اجازت دے دی البتہ نشہ آور چیز کے پینے سے روک دیا۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔''

۸۴۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ما أسكره كثيرة فقليله حرام، خطأء من الناس، انما أرادوا السكر حرام من كل شراب. قال محمد: وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ دے اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے لوگ غلطی پر ہیں وہ کہتے ہیں ہر شراب سے نشہ حرام ہے۔''[1]

[1] یعنی لوگ کہتے ہیں جو نشہ دے وہ حرام ہے قلیل مقدار حرام نہیں لیکن یہ غلط بات ہے بلکہ جو چیز زیادہ پینے سے نشہ آتا ہو اس کی قلیل مقدار استعمال کرنا بھی حرام ہے۔۱۲ ہزاروی

marfat.com

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

۸۴۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا سالم الأفطس عن سعيد بن جبير عن ابن عمر رضى الله عنهما: أنه شرب من قربة وهو قائم. وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رحمه الله.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے سالم الا فطس "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت سعید بن جبیر "رضی اللہ عنہ" سے اور وہ حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہا" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ایک مشکیزے سے کھڑے ہوکر (پانی) پیا۔" (بوقت ضرورت کھڑے ہوکر پینا جائز ہے)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب الشرب في آنية الذهب و الفضة!

۸۴۵۔ محمد قال: حدثنا أبو فروة عن عبدالرحمن بن أبي ليلى عن حذيفة بن اليمان قال: نزلت مع حذيفة رضى الله عنه على دهقان بالمدائن، فأتانا بطعام، فطعمنا، فدعا حذيفة رضى الله عنه بشراب، فأتاه بشراب في أناء من فضة، فأخذ الانآء فضرب به وجهه، فسآء نا الذي صنع به، قال: فقال: هل تدرون لم صنعت هذا؟ قلت: لا قال: نزلت به مرة في العام الماضي فأتاني بشراب فيه. فاخبرته أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهانا أن ناكل في آنية الذهب والفضة، وأن نشرب فيهما، ولا نلبس الحرير والديباج: فانهما للمشركين في الدنيا، وهما لنا في الأخرة. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول ابي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

سونے اور چاندی کے برتنوں میں پینا!

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم سے ابوفروہ "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلی "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت خذیفہ بن یمان "رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں عبدالرحمٰن بن لیلیٰ "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں میں حضرت حذیفہ "رضی اللہ عنہ" کے ساتھ مدائن کے ایک کاشتکار کے پاس گیا وہ ہمارے لئے کھانا لایا پس ہم نے کھانا کھایا پھر حضرت حذیفہ "رضی اللہ" نے مشروب طلب کیا تو وہ چاندی کے برتن میں لایا آپ نے برتن پکڑ کر اس کے منہ پر دے مارا ہمیں ان کا یہ عمل اچھا نہ لگا تو انہوں نے فرمایا تمہیں معلوم ہے میں نے ایسا کیوں کیا؟

حضرت عبدالرحمٰن "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں میں نے کہا "نہیں" فرمایا میں اس سے پہلے بھی ایک مرتبہ اس کے پاس آیا تو اس نے مجھے چاندی کے کے برتن میں مشروب پیش کیا تو میں نے اسے بتایا کہ رسول اکرم ﷺ نے

marfat.com

ہمیں سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے اور ریشمی کپڑے پہننے سے منع فرمایا کیونکہ یہ دونوں چیزیں د
میں مشرکین کے لئے ہیں اور ہمارے لئے آخرت میں ہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب اللباس من الحرير والشهرة والخز!

٨٤٦. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: أن عمر بن الخطاب رضى الله عنه بعث جيشا، ففتح الله عليهم، وأصابوا غنآئم كثيرة فلما أقبلوا فبلغ عمر بن الخطاب رضى الله عنه أنهم قد دنوا، خرج بالناس ليستقبلهم فلما بلغهم خروج عمر رضى الله عنه بالناس اليهم لبسوا ما معهم من الحرير والديباج، فلما رآهم عمر رضى الله عنه غضب وأعرض عنهم ثم قال: القوا ثياب اهل النار، فلما راوا غضب عمر رضى الله عنه القوها، ثم اقبلوا يعتذرون، فقالوا، انا لبسناها لنريك فى اللفء الذى افاء علينا، قال: فسرى ذلك عن عمر رضى الله عنه، ثم رخص فى الاصبع منه والاصبعين والثلثة والاربع قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ریشمی اور شہرت کا لباس پہننا!

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت امام ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" نے ایک لشکر بھیجا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو فتح عطا فرمائی اور ان کو بہت سا مال غنیمت حاصل ہوا جب وہ لوگ واپس آئے اور حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" کو خبر ملی کہ وہ قریب آ گئے ہیں تو آپ لوگوں کو ہمراہ لے کر ان کے استقبال کے لئے باہر تشریف لے گئے جب ان کو حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" کے (استقبال کیلئے) تشریف لانے کی خبر ہوئی تو انہوں نے ریشمی لباس پہن لئے جب حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" نے ان کو دیکھا تو آپ کو غصہ آیا اور آپ نے ان سے منہ پھیر لیا پھر فرمایا جہنمیوں کا لباس اتار دو انہوں نے حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" کو حالت غضب میں دیکھا تو لباس اتار دیا اور پھر عذر پیش کرتے ہوئے آئے اور عرض کیا کہ ہم نے یہ لباس اس لئے پہنا تھا کہ آپ کو دکھائیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں کس قدر مال غنیمت عطا فرمایا ہے۔"

راوی فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" کا غصہ دور ہو گیا پھر آپ نے ان کو اس (ریشم) سے ایک دو تین اور چار انگلیوں کے برابر استعمال کرنے کی اجازت دی۔"

marfat.com

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۸۴۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: قال عبدالله بن مسعود رضي الله عنهما: اتقوا الشهرتين في اللباس، ان يتواضع احدكم حتى يلبس الصوف او يتبختر حتى يلبس الحرير. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" نے فرمایا لباس میں دو شہرتوں سے بچو ایسی تواضع اختیار کرنے سے کہ اونی لباس پہنے یا تکبر کے طور پر ریشمی لباس پہنے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۸۴۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن سليمان بن ابى المغيرة قال: سال يحى سعيد بن جبير وانا جالس عنده عن لبس الحرير، فقال سعيد: غاب حذيفة بن اليمان رضى الله عنه غيبة، فاكتسى بنوه و بناته قمص الحرير، فلما قدم امر به، فنزع عن الذكور، و ترك على الاناث.
قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت سلیمان بن ابی المغیر ہ "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت یحیٰی "رحمہ اللہ" نے حضرت سعید بن جبیر "رضی اللہ عنہ" سے ریشم کے بارے میں سوال کیا اور میں بھی ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو حضرت سعید "رحمہ اللہ" نے فرمایا حضرت حذیفہ بن ایمان "رضی اللہ عنہ" کچھ عرصہ غائب رہے تو ان کے بیٹوں اور بیٹیوں نے ریشمی لباس پہن لیا جب واپس تشریف لائے تو آپ کے حکم سے بیٹوں سے یہ لباس اتارا گیا اور بچیوں پر چھوڑ دیا گیا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۸۴۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الهيثم بن ابى الهيثم البصرى: ان عثمان بن عفان، و عبدالرحمن بن عوف، وابا هريرة، وانس بن مالك، و عمران بن حصين، و حسينا رضى الله عنهم، و شريحا كانوا يلبسون الخز. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ

marfat.com

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے الھیثم بن ابی الھیثم البصری ''رحمہ اللہ'' نے بیان کیا کہ حضرت عثمان بن عفان، عبدالرحمٰن بن عوف، ابوہریرہ، انس بن مالک، عمران بن حسین اور حضرت حسین ''رضی اللہ عنہم'' اور حضرت شریح ''رحمہ اللہ'' نیخز پہنا۔''[1]

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۸۵۰. محمد قال: اخبرنا ابو حنیفة قال: حدثنا زید بن المرزبان عن عبد الله بن ابی اوفی رضی الله عنه: انه کان یلبس الخز.

امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے سعید بن مرزبان ''رحمہ اللہ'' نے بیان کیا وہ حضرت عبداللہ بن ابی الوفی ''رضی اللہ عنہ'' سے روایت کرتے ہیں کہ وہ خز (کا لباس) پہنے تھے۔''

۸۵۱: محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة قال: حدثنا زید بن ابی انیسة عن رجل من اهل مصر عن النبی صلی الله علیه وسلم أنه اخذ الحریر والذهب بیده ثم قال: هذا محرم للذکور من امتی.

قال محمد: ولا نری به للنساء باسا وهو قول أبي حنیفة رحمه الله تعالیٰ.

امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے زید بن ابی انیسہ ''رحمہ اللہ'' نے ایک مصری شخص سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا اور انہوں نے نبی اکرم ''صلی اللہ علیہ وسلم'' سے روایت کیا کہ آپ نے ریشم اور سونا اپنے دست مبارک میں پکڑا پھر فرمایا یہ (دونوں) میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔''

امام محمد ''رحمہ اللہ'' نے فرمایا عورتوں کے بارے میں ہم کوئی حرج نہیں سمجھتے
اور یہی قول امام اعظم ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا ہے۔

۸۵۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة عن حماد عن إبراهیم أنه قال: لاباس بالحریر والذهب للنسآء. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنیفة رحمه الله تعالیٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی، وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا عورتوں کے لئے ریشم اور سونے کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔''

---

[1] نبی اکرم ﷺ نے فرمایا! میری امت کے مردوں پر ریشم اور سونا حرام ہے۔ خز بھی ایک قسم کا ریشمی کپڑا ہے اس لیے منع ہے اور اگر اس کا تانا ریشمی نہ ہو۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ اون اور ریشم سے ملا کر جو کپڑا بنتا تھا اسے خز کہتے تھے تو اس سے منع کرنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ عیاشی کا لباس ہے۔ ۱۲ ہزاروی

maktaf.com

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۸۵۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن عمرو بن دينار عن عائشة رضى الله عنها انها حلت اخواتها بالذهب، وان ابن عمر رضى الله عنه حلى بناته بالذهب. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت عمرو بن دینار سے اور وہ حضرت عائشہ "رضی اللہ عنہا" سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بہنوں کو سونے کا زیور پہنایا اور حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہما" نے اپنی صاحبزادیوں کو سونا پہنایا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب لباس جلود الثعالب و دباغ الجلد!

۸۵۴. محمد قال: اخبرنا أبو حنيفة عن حماد: أنه رآى على إبراهيم قلنسوة ثعالب، وكان لا يرى باسا بجلود النمر. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

بھیڑ کی کھال کا لباس اور چمڑے کا رنگنا!

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" پر چیتوں (کی کھال) کی ٹوپی دیکھی اور وہ چیتے کی کھال (استعمال کرنے) میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۸۵۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن عمر رضى الله عنه قال: زكوة كل مسك دباغه قال محمد: وبه ناخذ وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہر چمڑے کی حلت اس کو رنگنا ہے۔ (اسے دباغت کہتے ہیں)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

marfat.com

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۸۵۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: كل شئ منع الجلد من الفساد فهو دباغ. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جو چیز چمڑے کو خراب ہونے سے بچائے وہی اس کی دباغت (رنگنا) ہے۔"[1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب التختم بالذهب والحديد وغيره ونقش الخاتم!

۸۵۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد قال: كان نقش خاتم إبراهيم النخعي: "الله ولي إبراهيم" قال: وكل خاتم إبراهيم من حديد قال محمد: لا يعجبنا ان نتختم بالذهب والحديد، ولا بشئ من الحلية غير الفضة للرجال، فاما النسآء فلا باس لهن بالذهب، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

سونے اور لوہے وغیرہ کی انگوٹھی کا نقش!

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت ابراہیم نخعی "رحمہ اللہ" کی انگوٹھی کا نقش یوں تھا "اللہ ولی ابراہیم" حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" کا ولی (دوست اور مالک ہے) وہ فرماتے ہیں حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" کی انگوٹھی لوہے کی تھی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں یہ بات پسند نہیں کہ ہم سونے اور لوہے کی انگوٹھی بنائیں اور اسی طرح کوئی دوسرا زیور بھی، مردوں کے لئے صرف چاندی کا استعمال جائز ہے لیکن عورتوں کے لئے سونے کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔"

یہاں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۸۵۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا إبراهيم بن محمد بن المنتشر عن ابيه: أنه كان نقش خاتم مسروق: "بسم الله الرحمن الرحيم" قال: وكان نقش خاتم حماد: "لا اله الا

---

[1] دباغت سے انسان اور خنزیر کے علاوہ ہر چیز کا چمڑا پاک ہو جاتا ہے خنزیر چونکہ نجس عین ہے اس لیے اس کا چمڑا پاک نہیں ہوگا اور انسان کی شرافت اور عظمت کی وجہ سے اس کے چمڑے کے لیے یہ حکم ہے۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

اللّٰہ". قال محمد: لا نرى باسا ان ينقش فى الخاتم ذكر الله ما لم يكن آية تامة، فان ذلک لا ينبغي ان يكون فى يده فى الجنابة، والذى على غير وضوء، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله .

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت ابراہیم بن محمد بن المنتشر "رحمہ اللہ" نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ حضرت مسروق "رضی اللہ عنہ" کی انگوٹھی کا نقش بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تھا۔"

وہ فرماتے ہیں حضرت حماد "رحمہ اللہ" کی انگوٹھی کا نقش لا الہ الا اللہ تھا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ انگوٹھی میں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے نقش ہو جب تک مکمل آیت نہ ہو کیونکہ حالت جنابت میں اور بے وضو ہونے کی حالت میں اس کا ہاتھ میں مناسب نہیں۔

اور یہی قول امام اعظم ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا ہے۔

باب الجهاد فى سبيل اللّٰه وان يدعوا من لم تبلغه الدعوة!

٨٥٩. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن علقمة بن مرثد عن ابن بييدة عن ابيه رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال: كان إذا بعث جيشا قال: اغزوا بسم الله وفى سبيل الله، فقاتلوا من كفر بالله، لا تغلوا، ولا تغدروا، ولا تمثلوا، ولا تقتلوا وليدا. وإذا حاصرتم حصنا او مدينة فادعوهم الى الاسلام، فان اسلموا فاخبروهم انهم من المسلمين، لهم مالهم، و عليهم ما عليهم، وادعوهم الى التحول الى دار الاسلام، فان ابو فاخبروهم انهم كاعراب المسلمين، وان ابوا فادعوهم الى اعطآء الجزية، فان فعلوا فاخبروهم انهم ذمية، وان ابوا ان يعطوا الجزية فانبذوا اليهم، ثم قاتلوهم، وان ارادوكم ان تنزلوهم على حكم الله فلا تنزلوهم، فانكم لا تدرون ما حكم الله فيهم ولكن انزلوهم على حكمكم ثم احكموا فيهم وإذا ارادوا منكم ان تعطوهم ذمة اللّٰه فلا تعطوهم، ولكن اعطوهم ذممكم وذمم آبائكم، فانكم ان تخفروا ذممكم خير من ان تخفروا ذمة الله عزوجل. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ!

راہ خداوندی میں جہاد اور دعوت اسلام!

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت علقمہ بن مرثد سے وہ حضرت ابن بریدہ "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت بریدہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں اور انہوں نے نبی اکرم

marfat.com

ﷺ سے روایت کیا کہ آپ جب بھی کوئی لشکر بھیجتے تو فرماتے اللہ کے نام سے اور اس کے راستے میں جہاد کرو اور اس سے لڑو جو اللہ تعالیٰ کا منکر ہے نہ حد سے بڑھو نہ دھوکہ دو نہ کسی کی شکل بگاڑو اور نہ ہی کسی بچے کو قتل کرو اور جب تم کسی قلع یا شہر کا معائنہ کرتو ان لوگوں کو اسلام کی دعوت دو اگر وہ اسلام قبول کریں تو ان کو بتاؤ کہ وہ مسلمانوں میں سے ہیں ان کے لئے وہی (حقوق) ہیں جو (دوسرے) مسلمانوں کے لئے ہیں اور ان پر وہی ذمہ داریاں ہیں جو دوسرے مسلمانوں پر ہیں۔"

پھر ان کو دار الاسلام میں آنے کی دعوت دو اگر وہ انکار کریں تو ان کو بتاؤ کہ وہ دیہاتی مسلمانوں کی طرح ہیں (جنھوں نے دیہات سے نکلنا پسند نہ کیا) اگر وہ اسلام (قبول کرنے) سے انکار کریں تو ان سے جزیہ دینے کا مطالبہ کرو اگر وہ جزیہ دیں تو ان کو بتاؤں کہ وہ ذمی ہیں اور اگر وہ جزیہ دینے سے انکار کردیں تو ان کو اسی طرح چھوڑ کر ان سے لڑو اور اگر وہ چاہیں کہ تم ان کو اللہ تعالیٰ کے حکم پر اتارو تو یہ بات قبول نہ کرو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا کیا حکم ہے۔"

بلکہ ان کو اپنے فیصلہ پر اتارو پھر ان کے بارے میں فیصلہ کرو اور اگر وہ ارادہ کریں کہ تم ان کو اللہ تعالیٰ کا ذمہ دو تو ان کو یہ ذمہ نہ دو بلکہ ان کو اپنا اور اپنے آباؤ اجداد کا ذمہ دو کیونکہ تمہارا اپنے ذمے کو توڑنا اللہ تعالیٰ کے ذمہ کو توڑنے سے بہتر ہے۔"[1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٨٦٠. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا قاتلت قوما فادعهم إذا لم تبلغهم الدعوة. قال محمد: وبه نأخذ، فان كانت بلغتهم الدعوة فان شئت فادعهم، وان شئت فلا تدعهم، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب تم کسی قوم سے لڑائی کرو تو (پہلے) ان کو (اسلام کی) دعوت دو اگر ان تک دعوت نہ پہنچی ہو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور اگر ان تک دعوت پہنچ چکی ہو تو اگر چاہو تو ان کو دعوت دو اور اگر چاہو تو دعوت نہ دو۔

یہاں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

[1] مطلب یہ ہے کہ اگر تم ان کو اللہ عزوجل کے ذمہ پر اتارو یعنی صلح کرو گے تو دو خرابیاں لازم آئیں گی ایک تو یہ کہ تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ عزوجل کا ذمہ کیا ہے۔ اور دوسری خرابی یہ ہے کہ اگر تم وعدہ خلافی کرو تو یہ اللہ عزوجل کا ذمہ توڑنا ہوگا جو بہت بڑا جرم ہے۔ ١٢ ہزاروی

marfat.com

۸۶۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عبدالله بن داؤد عن المنذر بن ابی حمضة قال: بعثه عمر رضی الله عنه فی جیش الی مصر، فاصابوا غنآئم فقسم للفارس سهمین، وللراجل سهما، فرضی بذلک عمر رضی الله عنه. قال محمد: هذا قول ابی حنیفة رحمه الله تعالیٰ، ولسنا ناخذ بهذا، ولکنا نری للفارس ثلثة اسهم، سهما له، و سهمین لفرسه.

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبداللہ بن داؤد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا انہوں نے حضرت منذر بن ابی جمعہ "(رضی اللہ عنہم)" سے روایت کیا کہ حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" نے ان کو مصر کی طرف ایک لشکر کا امیر بنا کر بھیجا تو ان کو مال غنیمت حاصل ہوا جو انہوں نے ان میں یوں تقسیم فرمایا کہ سوار کو دو حصے اور پیدل کو ایک حصہ عطا فرمایا اور حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" نے اسے پسند فرمایا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے اور ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے بلکہ سوار کے لئے تین حصوں کے قائل ہیں ایک حصہ اس کے لئے اور دو حصے اور اس کے گھوڑے کے لئے۔"

۸۶۲۔ محمدقال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم. أنه كان يستحب النفل ليغرى بذلک المسلمین علی عدوهم. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول ابي حنيفة رحمه الله تعالیٰ.

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نفل (وضاحت آئندہ حدیث میں ہے) کو پسند کرتے تھے تا کہ اس کے ذریعے مسلمانوں کو ان کے دشمن کے خلاف ترغیب دی جائے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۸۶۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: النفل ان يقول: من جآء بسلب فهو له، ومن جآء براس فله كذا و كذا، فهذا النفل. قال محمد: وبهذا ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالیٰ.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نفل یہ ہے کہ (سربراہ) کہے جو شخص (مقتول کافر کا) سامان لائے گا وہ اسی کا ہوگا اور جو آدمی اسے پکڑ کر لائے گا اس کے لئے اس قدر انعام ہے تو یہ نفل ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

marfat.com

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٨٦٤. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ما احرز اهل الحرب من اموال المسلمين ثم اصابه المسلمون فهو رد على صاحبه ان اصابه قبل ان يقسم الفئ، وان اصابه بعد ما قسم فهو احق به بثمنه. قال محمد: والثمن القيمة، وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وحضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں لڑنے والے کفار مسلمانوں کا جو مال جمع کریں پھر وہ مسلمانوں کو حاصل ہو جائے تو وہ مالک کی طرف لوٹے گا اگر تقسیم غنیمت سے پہلے اسے ملے اور تقسیم کے بعد اسے ملے تو وہ اس کی قیمت کا زیادہ حقدار ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٨٦٥. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: ان كل شئ اصابه العدو ثم ظهر عليه المسلمون بعد ذلك، فان وجده صاحبه قبل ان يقسمه المسلمون فهو احق به، وان وجده بعد ما قسم فهو احق به بالثمن. قال محمد: وبه نأخذ، وانما يعني بالثمن القيمة، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جو چیز دشمن کے ہاتھ لگے پھر اس پر مسلمان کا غلبہ ہو جائے تو اگر مسلمانوں کے درمیان تقسیم سے پہلے اس کا مالک اسے پالے تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے اور اگر تقسیم کے بعد ہو تو وہ اس کی قیمت کا زیادہ حق رکھتا ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ثمن سے مراد قیمت ہے اور ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب فضائل الصحابة ومن اصحاب النبي ﷺ من كان يتذاكر الفقة!

٨٦٦. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن الهيثم عن الشعبي قال: كان ستة من اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم يتذاكرون الفقة، منهم: على بن ابى طالب، وابى، و ابو موسى على حدة، و عمر، و زيد، وابن مسعود رضى الله عنهم.

marfat.com

فضائل صحابہ کرام "رضی اللہ عنہم" اوران کے درمیان مذاکرۂ فقہ!

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبردی' وہ حضرت ھیثم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت شعبی "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے چھ صحابہ کرام فقہ کے بارے میں مذاکرہ کرتے تھے ان میں حضرت علی بن ابی طالب، حضرت ابی (ابن کعب) حضرت ابوموسیٰ اشعری "رضی اللہ عنہم" الگ گفتگو کرتے اور حضرت عمر فاروق' حضرت زید بن ثابت اور حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہم" بھی (مذاکرہ فرماتے)۔[1]

۸۶۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم ان عمر رضى الله عنه مس النبى صلى الله عليه وسلم وهو محموم، فقال عمر: اياخذک هکذا وانت رسول الله؟ قال: انها إذا اخذتنى شقت على، ان اشد هذه الامة بلاء نبيها ثم الخير فالخير، و کذلک الانبيآء قبلکم والامم.

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبردی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" نے نبی اکرم ﷺ کے جسم اقدس کو ہاتھ لگایا تو آپ کو بخار تھا حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" نے عرض کیا آپ کو یوں بخار ہوتا ہے اور آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں؟ آپ نے فرمایا جب مجھے بخار ہوتا ہے تو سخت بخار ہوتا ہے اس امت میں سب سے زیادہ سخت آزمائش ان کے نبی ﷺ کی ہوئی ہے پھر درجہ بدرجہ نیک لوگوں کی' اسی طرح تم سے پہلے انبیاء کرام اور امتوں کا معاملہ بھی تھا۔"

۸۶۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن على بن الاقمر قال: کان عمر بن الخطاب رضى الله عنه يطعم الناس بالمدينة، وهو يطوف عليهم بيده عصا، فمر برجل ياکل بشماله، فقال: يا عبدالله، کل بيمينک، فقال: يا عبدالله انها مشغولة، قال: فمضى ثم مربه وهو ياکل بشماله، فقال: يا عبدالله، کل بيمينک، قال: يا عبدالله انها مشغولة. ثلث مرات. قال: وما شغلها؟ قال: اصيبت يوم موته، قال: فجلس عمر عنده يبکى فجعل يقول له: من يوضئک؟ من يغسل راسک و ثيابک؟ من يصنع کذا و کذا؟ فدعا له بخادم، و امر له براحلة و طعام وما يصلحه وما ينبغى له، حتى رفع اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم اصواتهم يدعون الله لعمر مما راوا من رفقه بالرجل، واهتمامه بامر المسلمين.

---

[1] باہم علمی گفتگو کرنا اور مسائل کا حل تلاش کرنا نہایت اچھا کام ہے اور صحابہ کرام کی سنت ہے لہٰذا فضول گفتگو کی بجائے ایک دوسرے کو مسائل بتائے جائیں تو یہ فائدہ مند بھی ہے اور باعث ثواب بھی۔۱۲ ہزاروی

marfat.com

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت علی بن اقمر "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" مدینہ طیبہ میں لوگوں کو کھانا کھلاتے تھے اور وہ چکر لگا رہے تھے اور ان کے ہاتھ میں لاٹھی تھی آپ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو بائیں ہاتھ سے کھا رہا تھا آپ نے فرمایا اے بندۂ خدا دائیں ہاتھ سے کھاؤ اس نے کہا اے اللہ کے بندے یہ مشغول ہے۔"

راوی فرماتے ہیں آپ چلے گئے پھر اس کے پاس سے گزرے تو وہ بائیں ہاتھ سے ہی کھا رہا تھا آپ نے فرمایا اے اللہ کے بندے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اس نے پھر وہی جواب دیا تین مرتبہ ایسا ہوا تو آپ نے فرمایا تیری مشغولیت کیا ہے؟ اس نے کہا غزوہ موتہ کی دوران وہ کٹ گیا فرماتے ہیں۔"

حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" اس کے پاس بیٹھ کر رونے لگے اور اس سے پوچھا تجھے وضو کون کراتا ہے تیرا سر اور تیرے کپڑے کون دھوتا ہے' فلاں کام کون کرتا ہے، فلاں کام کون کرتا ہے پھر آپ نے اس کے لئے ایک خادم بلایا اور اسے اس کے لئے سواری کھانے اور جو بھی ضروری امور ہیں ان کا حکم دیا حتیٰ کہ نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام کے آوازیں بلند ہوگئیں اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے لئے دعا مانگنے لگے جب انہوں نے اس شخص کے لئے آپ کی رقت اور مسلمانوں کے امور کے لئے آپ کے اہتمام کو دیکھا۔"

٨٦٩. محمد قال: أخبرنَ أبو حنيفة قال: حدثنا ابو جعفر محمد بن علی قال: جاء علی بن ابی طالب الی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنهما حين طعن، فقال: رحمک اللہ، فو اللہ ما فی الارض احد كنت القی اللہ بصحيفته احب الی منک.

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے ابوجعفر محمد بن علی "رضی اللہ عنہما نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں حضرت علی بن ابی طالب "رضی اللہ عنہ" حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" کے پاس گئے جب آپ کو نیزے سے زخمی کیا گیا تھا تو فرمایا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے اللہ کی قسم زمین میں کوئی ایسا شخص جو اپنے نامہ اعمال کے ساتھ اپنے رب سے ملاقات کرے مجھے آپ سے زیادہ محبوب نہیں۔"

باب الصدق و الكذب و الغيبة و البهتان! سچ، جھوٹ، غیبت اور بہتان!

٨٧٠. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا معن بن عبدالرحمن عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنهما قال: ما كذبت منذ اسلمت الا كذبة واحدة قيل: وما هی يا ابا عبدالرحمن؟ قال: كنت ارحل لرسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم فاتی برجل من الطائف يرحل له، فقال الرجل من كان يرحل لرسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم؟ فقيل له: ابن ام عبد، فاتانی فقال لی: ای الراحلة كانت احب الی رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم؟ فقلت: الطائفية المكية، فرحل

marfat.com

بهـا لـرسـول الله صلى الله عليه وسلم فركب و كانت من ابغض الراحلة الى رسول الله صلى الـلّـه عـليه وسلم فقال: من رحل هذه؟ فقالوا: الرجل الطائفي، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: مروا ابن ام عبد فليرحل لنا، قال: فردت الى الراحلة.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت معن بن عبدالرحمٰن "رحمہ اللہ" نے بیان کیا اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں جب سے مسلمان ہوا ہوں میں نے ایک جھوٹ کی علاوہ کوئی جھوٹ نہیں بولا پوچھا گیا اے عبدالرحمٰن وہ کیا؟ انہوں نے فرمایا میں نے نبی کریم ﷺ کی سواری کے لئے کجاوہ بنوانا تھا تو طائف کا ایک شخص مکہ لایا گیا آپ کے لئے وہ کجا بنائے گا اس نے پوچھا رسول اکرم ﷺ کے لئے کون کجاوا بنواتا ہے؟ اس سے کہا گیا حضرت عبداللہ ابن ام عبد (عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ) چنانچہ وہ میرے پاس آیا اور اس نے کہا نبی اکرم ﷺ کو کون سا کجاوہ زیادہ پسند ہے؟ فرماتے ہیں میں نے کہا طائفیہ مکیہ نبی اکرم ﷺ کے لئے وہ کجاوہ بنایا آپ سوار ہوئے اور آپ کو یہ سخت ناپسند تھا آپ نے پوچھا یہ کجاوہ کس نے بنایا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا طائف کے رہنے والے ایک شخص نے بنایا ہے۔"

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے کہو کہ وہ ہمارے لئے کجاوہ بنائیں وہ فرماتے ہیں وہ کجاوہ میری طرف لوٹایا گیا۔[1]

۸۷۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم بن محمد بن المنتشر عن ابيه عن مسروق: أنه كان إذا حدث عن عائشة رضى الله عنها قال: حدثنا الصديقة بنت الصديق حبيبة حبيب الله.

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت ابراہیم بن محمد بن المنتشر "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت مسروق (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ جب وہ حضرت عائشہ "رضی اللہ عنہا" سے روایت کرتے تو فرماتے ہم سے صدیقہ بنت صدیق اللہ کے محبوب کی حبیبہ "رضی اللہ عنہا" نے بیان کیا۔"

۸۷۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا قلت في الرجل ما فيه فقد اغتبته، وان قلت ما ليس فيه فقد بهته. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے

[1] مطلب یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ کو مدنی کجاوہ پسند تھا اور انہوں نے طائف اور مکہ مکرمہ کے کجاوے کا ذکر فرمایا اس کی طرف وہ اشارہ فرمارہے ہیں کہ یہ جھوٹ تھا۔۱۲ ہزاروی

marfat.com

اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ جب تم کسی شخص کے بارے میں وہ بات کہو جو اس میں
پائی جاتی ہے تو تم نے اس کی غیبت کی اور اگر وہ بات کہو جو اس میں نہیں ہے تو تم نے اس پر بہتان باندھا۔"
حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب صلة الرحم وبر الوالدين! صلہ رحمی اور ماں باپ سے نیکی کرنا!

۸۷۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن ناصح عن يحى بن ابى كثير اليمانى عن ابى سلمة عن ابى هريرة رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال: ما من عمل اطيع الله فيه اجل ثوابا من صلة الرحم، وما من عمل عصى الله فيه اعجل عقوبة من البغى. واليمين الفاجرة تدع الديار بلاقع.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت ناصح سے وہ حضرت یحییٰ بن ابی الکثیر یمانی "رحمہ اللہ" سے وہ ابوسلمہ "رحمہ اللہ" سے وہ حضرت ابوہریرہ "رضی اللہ عنہ" سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب اعمال میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی جاتی ہے ان میں صلہ رحمی سے زیادہ کسی کا ثواب نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں سرکشی سے بڑھ کر جلدی عذاب والا کوئی عمل نہیں اور جھوٹی قسم گھروں کو خالی کر کے چھوڑتی ہے۔"

۸۷۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن محمد بن سوقة: ان رجلا اتى النبى صلى الله عليه وسلم فقال: اتيتك لاجاهد معك و تركت والدى يبكيان، قال: فانطلق فاضحكهما كما ابكيتهما. قال محمد: وبه نأخذ، ولا ينبغى الا باذن والديه مالم يضطر المسلمون اليه فإذا اضطروا اليه فلا باس، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت محمد بن سوقہ "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا میں آپ کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ کے ساتھ مل کر جہاد کروں اور والدین کو روتا ہوا چھوڑ کر آیا ہوں آپ نے فرمایا (واپس) جاؤ اور ان کو خوش کرو جس طرح تم نے ان کو رلایا ہے۔"
حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ماں باپ کی اجازت کے بغیر جہاد مناسب نہیں جب تک مسلمان اس کے لئے مجبور نہ ہو جائیں جب وہ مجبور ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

marfat.com

باب ما یحل لک من مال ولدک!

۸۷۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن عائشة رضى الله عنها قالت: افضل ما اكلتم كسبكم، وان اولادكم من كسبكم. قال محمد: لاباس به إذا كان محتاجا ان ياكل من مال ابنه بالمعروف، فان كان غنيا فاخذ منه شيئا فهو دين عليه، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

اولاد کے مال سے تمہارے لئے کیا حلال ہے!

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عائشہ "رضی اللہ عنہا" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں تمہارا افضل کھانا تمہاری کمائی ہے اور تمہاری اولاد بھی تمہاری کمائی میں سے ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں جب محتاج ہو تو اپنے بیٹے کے مال میں سے معروف طریقے کے مطابق کھانے میں کوئی حرج نہیں اور اگر مالدار ہو تو جو اولاد کے مال سے جو کچھ لے گا وہ اس کے ذمہ قرض ہوگا۔

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"[1]

۸۷۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ليس للاب من مال ابنه شئ الا ان يحتاج اليه من طعام، او شراب، او كسوة قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں باپ کے لئے اولاد کے مال سے کچھ نہیں مگر یہ کہ وہ کھانے پینے اور لباس کے محتاج ہوں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب من دل علی خیر کمن فعله!

۸۷۷. محمدقال: أخبرنا أبو حنيفة قال: اخبرنا علقمة بن مرثد يرفع الحديث الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: جاء رجل يستحمله، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما عندى ما احملك عليه، ولكنى سادلك على فتى من فتيان الانصار، انطلق فانك ستجده

---

[1] اس سے جہاں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ماں باپ کے لئے ضرورت کے وقت اولاد کا مال استعمال کرنا جائز ہے اسی طرح ماں باپ کا فرض ہے کہ جس طرح وہ حلال مال کماتے ہیں اولاد کو بھی نیک بنائیں اور ان کی دینی تربیت کریں کیونکہ یہ بھی انسان کی کمائی ہے۔۱۲ ہزاروی

marfat.com

فی مقبرة بنی فلان یرمی مع اصحاب له: فان عنده بعیرا سیحملک علیه. فانطلقا الرجل حتی اتی مقبرة بنی فلان، فوجده فیها یرمی مع اصحاب له، فقال له: انی اتیت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم استحمله، فلم اجد عنده شیئا، فاخبره الخبر فقال: اللّٰہ الذی لا اله الا هو لذکر هذا لک رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم؟ فقال له ذلک مرتین، فانطلق، فحمله، ثم جآء الی النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم علی بعیر فحدث النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم الحدیث، فقال له النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم: انطلق فان الدال علی الخیر کفاعله.

بھلائی پر رہنمائی کرنے والا اس پر عمل کرنے والے کی طرح ہے!

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت علقمہ بن مرثد "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ رسول اللہ ﷺ سے مرفوع حدیث بیان روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں ایک شخص حاضر ہو کر آپ سے سواری طلب کرنے لگا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میرے پاس تجھے دینے کے لئے سواری نہیں ہے البتہ میں تجھے انصار کے نوجوانوں میں سے ایک نوجوان کے بارے میں بتا ت ہوں تم جاؤ فلاں قبیلے کے قبرستان میں وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ تیر اندازی کر رہا ہے اس کے اونٹ ہے جو تمہیں سواری کے لئے دے دے گا' وہ شخص گیا اور اس فلاں قبیلے کے قبرستان میں آیا اور اس نوجوان کو وہاں تیر اندازی کرتے ہوئے پایا۔"

اس نے کہا میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا تا کہ آپ سے سواری طلب کروں لیکن ان کے پاس کچھ نہ پایا پھر اس نے تمام بات بتائی۔"

اس نے کہا اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کیا نبی اکرم ﷺ نے تم سے یہ بات فرمائی ہے؟ دو مرتبہ یہ بات کہی پس وہ گیا اور اسے سواری دی پھر وہ اونٹ پر سوار نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور نبی اکرم ﷺ کو تمام بات بتائی آپ نے اسے فرمایا جاؤ بے شک بھلائی پر دلالت کرنے والا بھی بھلائی کرنے والے کی طرح ہے۔"[1]

باب الولیمة! ولیمہ کا بیان!

۸۷۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة عن الهیثم قال: لما تزوج النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم ام سلمة رضی اللّٰہ عنها اولم علیها سویقا و تمرا، وقال: ان شئت سبعت لک، و سبعت لصواحباتک. قال محمد: یعنی یقیم عندها سبعا و عند صواحباتها سبعا. قال محمد: وبه

[1] اس شخص کا قسم دے کر پوچھنا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے تمہیں بھیجا ہے خوشی کی وجہ سے تھا۔ کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے مجھ پر اعتماد کرتے ہو ئے اسے میرے پاس بھیجا ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمیں چاہئے کہ دوسروں کی راہنمائی کرتے رہیں یہ بھی کار ثواب ہے۔ ۱۲ ہزاردی

marfat.com

ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالیٰ.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ انہوں نے حضرت ھیثم "رحمہ اللہ" سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں جب نبی اکرم ﷺ نے حضرت ام سلمہ "رضی اللہ عنہا" سے نکاح کیا تو ستو اور کھجور کے ساتھ ولیمہ فرمایا اور فرمایا اگر تم چاہو تو تمہارے لئے سات دن ٹھہرنے کے اعتبار سے باری مقرر کروں اور تمہاری دوسری ساتھیوں (دیگر ازواج مطہرات) کے لئے بھی ساتھ دن سات دن مقرر کروں۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" آپ کا مطلب یہ تھا کہ ان کے پاس بھی سات دن ٹھہریں اور دیگر ازواج مطہرات کے پاس بھی سات سات دن ٹھہریں۔"[1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب الزهد! زہد کا بیان!

٨٧٩ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال: ما شبع آل محمد صلى الله عليه وسلم ثلثة أيام متتابعة من خبز البر حتى فارق محمد صلى الله عليه وسلم الدنيا، وما زالت الدنيا عليهم عسرة كدرة حتى قبض محمد صلى الله عليه وسلم، فلما قبض أقبلت الدنيا عليهم صبا.

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے گھر والے تین دن مسلسل گندم کی روٹی سے سیر نہیں ہوتے حتیٰ کہ نبی اکرم ﷺ دنیا سے پردہ فرما گئے اور رسول اکرم ﷺ کے وصال تک ان لوگوں پر دنیا تنگ اور غوار رہی جب آپ کا وصال ہوا تو دنیا ان کی طرف فریفتہ ہو کر آئی۔"

باب الدعوة! دعوت کا بیان!

٨٨٠ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا محمد بن قيس: أن أبا العوجآء العشار كان صديقا لمسروق، فكان يدعوه، فيأكل من طعامه و يشرب من شرابه، ولا يسأله. قال محمد: وبه ناخذ، ولا بأس بذلك مالم يعرف خبيثا بعينه، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے

[1] یہ انصاف کا تقاضا ہے کہ اگر بیویاں ایک سے زیادہ ہوں تو ان کے پاس ٹھہرنے میں برابری رکھی جائے جتنے دن ایک کے لئے مقرر ہوں اتنے ہی دوسرے کے لئے بھی۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

حضرت محمد بن قیس رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ ابوعوجا عشار "رحمہ اللہ" حضرت مسروق "رضی اللہ عنہ" کے دوست تھے پس وہ ان کو دعوت دیتے اور وہ ان کے کھانے سے کھاتے اور پانی سے پیتے اور ان سے سوال نہ کرتے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب تک بعینہ خبیث مال کا علم نہ ہو ص کوئی حرج نہیں۔"

یہاں سے حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۸۸۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا دخلت على الرجل فكل من طعامه، واشرب من شرابه، ولا تسأله عنه. قال محمد: وبه نأخذ مالم يسترب شيئا، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب تم کسی شخص کے پاس جاؤ اس کے کھانے سے کھاؤ اور اس کے پانی سے پیو اور اس سے سوال نہ کرو۔ (کہ کہاں سے کمایا حرام ہے یا حلال ہے)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب تک سود نہ لیتا ہو یعنی حرام ذرائع کا یقینی طور پر معلوم ہو تو نہ کھا۔"

یہاں سے حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۸۸۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: كان يقال: إذا دخلت بيت امرء مسلم فكل من طعامه، وأشرب من شرابه، ولا تسال عن شئى قال محمد: وبه نأخذ مالم يسترب شيئا، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہا جاتا تھا جب تم کسی مسلمان آدمی کے گھر جاؤ تو اس کے کھانے سے کھاؤ اور اس کے مشروب سے پیو اور کسی چیز کے بارے میں سوال نہ کرو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب تک وہ سود خور نہ ہو اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۸۸۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن عاصم بن كليب عن رجل من أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم قال: صنع رجل من أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم طعاما فدعاه، فقام النبي صلى الله عليه وسلم وقمنا معه، فلما وضع الطعام فقال: أخبرني عن لحمك هذا من أين هو؟ قال: يارسول الله شاة كانت لصاحب لنا، فلم يكن عندنا نشتريها منه و عجلنا و ذبحناها،

marfat.com

فصنعناها لک حتی یجیئ صاحبها فنعطیه ثمنها، فامره النبی صلی اللّٰه علیه وسلم ان یرفع الطعام، وان یطعمه الاساری. قال محمد: وبه نأخذ، ولو کان اللحم علی حالة الاول لما امر النبی صلی اللّٰه علیه وسلم ان یطعمه الاساری، ولکنه رآه قد خرج عن ملک الاول، وکره اکله: لانه لم یضمن قیمته لصاحبه الذی اخذت شاته، ومن ضمن شیئا فصار له من وجه غصب، فاحب الینا ان یتصدق به ولا یاکله، وکذلک ربحه، والاساری عندنا اهل السجن المحتاجون، وهذا کله قیاس قول ابی حنیفة رحمه اللّٰه.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت عاصم بن کلیب "رحمہ اللہ" سے اور وہ نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام میں سے ایک صحابی نے کھانا تیار کیا پھر آپ کو دعوت دی آپ تشریف لے گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ گئے جب کھانا رکھا گیا تو آپ نے بھی تناول فرمایا اور ہم نے بھی کھایا نبی اکرم ﷺ نے گوشت کا ایک ٹکڑا اٹھایا اور دیر تک اسے منہ میں چباتے رہے لیکن اسے کھا نہ سکے چنانچہ آپ نے اسے منہ سے پھینک دیا اور کھانا کھانے سے رک گئے۔"

آپ نے دعوت کرنے والے صاحب کو بلایا اور فرمایا مجھے اس گوشت کی بارے میں بتاؤ کہ کہاں سے آیا ہے؟ اس نے عرض کیا یارسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" ہمارے ایک ساتھی کی بکری تھی ہمارے پاس اسے خریدنے کے لئے قیمت نہیں تھی پس ہم نے جلدی کرتے ہوئے اسے ذبح کر دیا' اور آپ کے لئے کھانا تیار کیا جب وہ آئے گا تو اس کی قیمت ادا کر دیں گے۔"

یہاں سے نبی اکرم ﷺ نے کھانا اٹھانے کا حکم دیا اور فرمایا ضرورت مند قیدیوں کو کھلا دو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور اگر وہ گوشت اپنی پہلی حالت پر ہوتا تو حضور "علیہ الصلوٰۃ والسلام" قیدیوں کو کھلانے کا حکم نہ دیتے لیکن آپ نے دیکھا کہ وہ پہلے شخص کی ملک سے نکل گیا اور آپ نے اسے کھانا پسند نہ فرمایا کیونکہ وہ اپنے ساتھی کے لئے قیمت کا ضامن نہیں ہوا جس کی بکری لی تھی اور جو کسی چیز کا ضامن ہو جائے اور وہ اس کے لئے کسی صورت میں غصب ہو تو ہمارے نزدیک اسے صدقہ کر دینا بہتر ہے اسے کھانا نہیں چاہئے اور اس کے نفع کا بھی یہی حکم ہے۔ اور قیدیوں سے مراد قید خانے کے وہ لوگ جو محتاج ہیں۔"

یہاں سے حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا قیاس بھی یہی ہے۔"

باب جوائز العمال! — عاملین کے وظائف!

۸۸۴. محمد قال: اخبرنا ابو حنیفة عن ابراهیم: انه خرج الی زهیر بن عبداللّٰه الزدي. وکان

marfat.com

عـامـلا عـلـى حـلـوان. فطلب جائزته هو و ذرالهمداني، فأجازهما. قال محمد: وبه نأخذ مالم يعرف شيئا حراما بعينه، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت زہیر بن عبداللہ الازدی ''رحمہ اللہ'' کے پاس تشریف لے گئے اور وہ حلوان کے عامل تھے حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' اور حضرت ذرالھمدانی ''رحمہ اللہ'' (دونوں) نے اپنا وظیفہ طلب کیا تو انہوں نے دونوں کو وظیفہ دیا۔

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب تک کسی معین حرام چیز کا علم نہ ہو اور حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

٨٨٥. محـمـد قـال: أخبرنا العلاء بن زهير قال: رأيت إبراهيم النخعي أتي والدي وهو على حلوان، فطلب جائزته، فأجازه.

امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں علاء بن زہیر ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم نے حضرت ابراہیم نخعی ''رحمہ اللہ'' کو دیکھا وہ میرے والد (زہیر بن عبداللہ ازدی رحمہ اللہ) کے پاس آئے اور وہ حلوان پر مقرر تھے پس انہوں نے وظیفہ طلب کیا تو انہوں نے وظیفہ دے دیا۔''

٨٨٦. محـمـد قـال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: لابأس بجوائز العمال، قال: قلت فإذا كان العاشر أو مثله؟ قال: إذا كان ما يعطيك لم يكن شيئا غصبه بعينه مسلما أو معاهدا فاقبل.

امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں عمال (حکمرانوں) سے وظیفہ لینے میں کوئی حرج نہیں وہ فرماتے ہیں میں نے کہا جب وہ عشر لینے والا یا اس جیسا ہو تو؟ فرمایا جب تمہیں وہ چیز دے جسے بعینہٖ کسی مسلمان یا ذمی سے غصب نہیں کیا تو قبول کرو۔''[1]

باب الرفق والحزقِ! نرمی اور سختی!

٨٨٧. محـمـد قـال: أخبرنـا أبو حنيفة قال: حدثنا أيوب بن عائذ عن مجاهد يرفعه إلى النبي صلى الله عليه وسلم قال: لو نظر الناس الى خلق الرّفق لم يروا مما خلق الله مخلوقا أحسن منه، ولو نظروا إلى خلق الخرق لم يروا مما خلق الله مخلوقا اقبح منه.

---

[1] مطلب یہ ہے کہ حکمران اگر ظلم کے طور پر بھی مال لیتے ہیں لیکن جب تک اس کے بارے میں تعین کے ساتھ پتہ نہ ہو مطلقاً مال میں سے وظیفہ وغیرہ لینے میں کوئی حرج نہیں۔۱۲ ہزاروی

marfat.com

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت ایوب بن عائذ "رحمہ اللہ" نے بیان کیا اور وہ حضرت مجاہد سے مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر لوگ نرمی کی تخلیق کو دیکھیں تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کسی کو اس سے زیادہ اچھا نہ دیکھیں اور اگر وہ سختی کی تخلیق کو دیکھیں تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کسی کو اس سے زیادہ قبیح نہ دیکھیں۔

باب الرقية من العين و الاكتواء! نظر کا دم اور داغ لگانا!

۸۸۸. محمد قا: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا نافع عن ابن عمر رضى الله عنهما نه اكتوى واخذ من لحيته، واسترقى من الحمة. قال محمد: وبه ناخذ، ولا باس بذلک، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت نافع رحمہ اللہ نے بیان کیا اور وہ حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے داغ لگوایا اور داڑھی کے بال کاٹے اور بخار سے دم کرایا۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

۸۸۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عبيدالله بن أبي زياد عن أبي نجيح عن عبدالله بن عمر: أن أسمآء بنت عميس رضى الله عنها أتت النبي صلى الله عليه وسلم ولها ابن من أبي بكر رضى الله عنه، وابن من جعفر رضى الله عنه، فقالت: يارسول الله، إني أتخوف على ابني أخيک العين، أفارقيهما؟ قال: نعم فلو كان شئى يسبق القدر سبقته العين.

قال محمد: وبه ناخذ إذا كان من ذكر الله أو من كتاب الله وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے عبید اللہ بن ابی زیاد نے رحمہ اللہ بیان کیا وہ ابونجیم سے اور وہ حضرت عبداللہ بن عمر "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت اسماء بن عمیس "رضی اللہ عنہا" نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور حضرت ابوبکر صدیق "رضی اللہ عنہ" سے ان کا ایک صاحبزادہ تھا اور ایک صاحبزادہ حضرت جعفر "رضی اللہ عنہ" سے تھا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" مجھے آپ کے بھتیجوں پر نظر لگنے کا ڈر ہے کیا میں ان کو دم کردوں؟ فرمایا ہاں اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کرتی تو نظر سبقت کرتی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب (دم) اللہ تعالیٰ کے ذکر یا اللہ

marfat.com

کی کتاب سے ہو۔"[1]

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

باب نفقة اللقيط — لقیط کا نفقہ!

۸۹۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ما أنفقت على اللقيط تريد به الله فليس عليه شئى، وما أنفقت عليه تريد ان يكون لک عليه فهو لک عليه. قال محمد: هذا كله تطوع، ولا ترجع على اللقيط بشئى وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں تم اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے جو کچھ لقیط پر خرچ کرو تو اس کے ذمے کچھ نہیں اور کچھ تم اس پر بطور قرض خرچ کرو وہ تمہارے لئے اس کے ذمہ ہوگا۔[2]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں یہ سب خرچہ بطور نفل ہوگا اور تم لقیط پر کسی چیز کے لئے رجوع نہ کرو۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب جعل الآبق! — بھاگے ہوئے غلام کی اجرت!

۸۹۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن سعيد بن المرزبان عن أبي عمر أو ابن عمر (شك محمد) عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنهما: أنه جعل جعل الآبق إذا أصابه خارجا من المصير أربعين درهما.

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت سعید بن مرزبان "رحمہ اللہ" سے وہ ابوعمر یا ابن عمر "رحمہ اللہ" سے (حضرت امام محمد رحمہ اللہ کو شک ہے) اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود "(رضی اللہ عنہم)" سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بھاگنے والے غلام کی اجرت چالیس درہم مقرر کی جب اسے شہر کے باہر سے پائے۔"

۸۹۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا ابن أبي رباح عن أبيه عن عبدالله رضي الله عنه بمثل ذلک في جعل الآبق ايضا. قال محمد: وبه نأخذ، إذا كان الموضع الذى أصابه فيه مسيرة ثلثة أيام فصاعدا فجعله اربعون وإذا كان أقل من ذلک رضخ له على قدر السير، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

---

[1] جس دم یا تعویذ وغیرہ سے منع کیا گیا ہے یہ وہ جس میں کلمات شرکیہ ہوں نیز دم کرنے والے اس عمل پر ہی بھروسہ کرے اللہ تعالیٰ کی ذات سے کوئی امید نہ رکھے اگر ان کاموں کو سبب سمجھے اور اللہ تعالیٰ کو شفا دینے والا سمجھے تو کوئی حرج نہیں۔ ۱۲ ہزاروی

[2] جو غلام یا لڑکا وغیرہ گم شدہ ملے اسے لقیط کہا جاتا ہے اور جو مال کسی کا گمشدہ کسی دوسرے کو ملے اسے لقطہ کہتے ہیں۔ ۱۲ ہزاروی

maarfat.com

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابن ابی رباح "رحمہ اللہ" نے بیان کیا اور وہ حضرت عبداللہ "رضی اللہ عنہ" سے بھاگنے والے غلام کی اجرت کے بارے میں اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب وہ مقام جہاں سے وہ غلام ملا ہے تین دن یا اس سے زیادہ کی مسافت پر ہو تو اس کی اجرت چالیس درہم ہوگی اور جب اس سے کم مسافت ہو تو اس مسافت کے حساب سے کم رقم ہوگی۔

یہاں سے حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب من أصاب لقطعة يعرفها!

۸۹۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: أخبرنا أبو أسحاق عن رجل عن علي رضى الله عنه قال في اللقطة: يعرفها حولا، فإن جآء صاحبها ولا تصدق بها، أو باعها و تصدق بثمنها، غير أن صاحبها بالخيار، ان شآء ضمنه، وإن شآء تركه. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

جسے گری پڑی چیز ملے وہ اس کا اعلان کرے!

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہمیں ابواسحاق "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ ایک شخص کے واسطے سے حضرت علی المرتضیٰ "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ لقطہ (جو چیز گری پڑی ملے اسے لقطہ کہتے ہیں) کے بارے میں فرماتے ہیں ایک سال تک اس کا اعلان کرے اگر اس کا مالک آجائے تو ٹھیک ہے ورنہ اسے صدقہ کردے یا اسے فروخت کرکے اس کی قیمت صدقہ کرے البتہ اس کے مالک کو اختیار ہوگا چاہے تو اس سے چٹی لے اور چاہے تو چھوڑ دے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۸۹۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال في اللقطة: يتصدق بها أحب إلى من أكلها، فان كنت محتاجا فأكلت فلا باس به قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے لقطہ کے بارے میں فرمایا کہ اسے

marfat.com

کھانے کی نسبت صدقہ کرنا مجھے زیادہ پسند ہے اور اگر تم محتاج ہونے کی وجہ سے کھاؤ تو کوئی حرج نہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب الوشم والصلة في الشعر وأخذ الشعر من الوجه، والمحلل!

٨٩٥. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: لعنت الواصلة والمستوصلة، والمحلل والمحلل له، والواشمة والمستوشمة، قال محمد: أما الواصلة فالتي تصل شعرا الى شعرها، فهذا مكروه عندنا، ولا بأس به إذا كان صوفا، فأما المحلل والمحلل له فالرجل يطلق امرأته ثلثا فيسأل رجلا أن يتزوجها ليحللها له، فهذلا ينبغي للسائل ولا للمسؤل أن يفعلاه، والواشمة التي تشم الكفين والوجه، فهذالا ينبغي أن يفعل.

جسم گودنا، بال ملانا، چہرے کے بال اکھاڑنا اور حلالہ کرنا!

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں دوسروں کے بالوں کو ملانے والی اور ملانے کا مطالبہ کرنے والی حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا گیا، جسم گودنے اور گدوانے والی پر لعنت بھیجی گئی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں واصلہ سے مراد وہ عورت ہے جو اپنے بالوں سے کوئی بال ملاتی ہے اور ہمارے نزدیک یہ مکروہ ہے۔ البتہ جب اونی (یا پلاسٹک وغیرہ کے) بال ہو تو کوئی حرج نہیں محلل اور محلل لہ سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں پھر کسی آدمی سے مطالبہ کرے کہ وہ اس عورت سے نکاح کر کے اس کے لئے حلال کر دے تو مطالبہ کرنے والے اور جس سے مطالبہ کیا گیا دونوں کے لئے ایسا کرنا مناسب نہیں اور واشمہ وہ ہے جو ہتھیلیوں اور چہرے کو گودے یہ کام بھی مناسب نہیں۔"

٨٩٦. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الهيثم عن أم ثور عن ابن عباس رضى الله عنهما قال: لا بأس الوصل في الرأس إذا كان صوفا. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت فرماتے ہیں ہم سے ہیثم "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ ام ثور "رحمہ اللہ علیہا" سے اور وہ حضرت عبداللہ بن عباس "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب اونی بال ہوں تو سر کے بالوں سے ملانے میں کوئی حرج نہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

marfat.com

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب حف الشعر من الوجه!

يقال حفت المرأة وجهها أي أخذت عنه الشعر!

٨٩٧. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن عائشة (أم المومنين رضى الله عنها): أن امرأة سالتها: أحف وجهي؟ فقالت، أميطي عنك الاذى.

(عورت کا) چہرے سے بال اکھیڑنا!

کہا جاتا ہے (حفت المراة وجهها) یعنی جب وہ چہرے سے بال اکھیڑے!

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور حضرت عائشہ "رضی اللہ عنہا" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے ان سے پوچھا کیا میں اپنے چہرے سے بال اکھیڑ سکتی ہوں تو انہوں نے فرمایا اس (چہرے) سے اذیت ناک چیز (یعنی بالوں) کو دور کرو۔"

٨٩٨. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا زياد بن علاقة عن عمرو بن ميمون عن عائشة رضى الله عنها أن امرأة سالتها، أحف وجهي؟ فقالت: 'أميطي عنك الأذى. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے زیاد بن علاقہ "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت عمرو بن میمون "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عائشہ "رضی اللہ عنہا" سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے ان سے پوچھا کیا میں چہرے کے بال اکھیڑوں انہوں نے فرمایا! اپنے آپ سے اذیت کو دور کردو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٨٩٩. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: أنه كان يكره أن توسم الدابة في وجهها، أو يضرب الوجه. قال محمد: وبه نأخذ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جانور کے چہرے پر رنگ لگانا یا اس کے

marfat.com

چہرے پر مارنا ناپسند کرتے تھے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۹۰۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن الهيثم عن ابن عمر رضى الله عنهما أنه كان يقبض على لحيته ثم يقص ما تحت القبضة. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبى حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت ہیثم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ داڑھی کو مٹھی سے پکڑتے پھر اس کو کاٹ دیتے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔"[1]

باب الخضاب بالحناء والوسمة! مہندی اور وسمہ کا خضاب!

۹۰۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عثمان بن عبدالله قال: أتتنا أم سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم بمشاقة من شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم مخضوبة بالحناء.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت عثمان بن عبداللہ "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ "رضی اللہ عنہا" آپ کے سر انور اور داڑھی مبارک کے وہ بال ہمارے پاس لائیں جو کنگھی کرتے وقت گرتے تھے تو ان پر مہندی کا رنگ تھا۔

۹۰۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد قال: سألت إبراهيم عن الخضاب بالوسمة، قال: بقلة طيبة، ولم ير بذلك بأسا. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے وسمہ کے ساتھ خضاب کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کچھ خوشبو کے ساتھ ہو اور انہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔" (وسمہ نیل کے پتوں کا رنگ ایک قسم کا خضاب)۔

---

[1] ایک مشت داڑھی رکھنا سنت ہے اسے کاٹنا یا منڈوانا سخت گناہ ہے حضور "علیہ السلام" نے داڑھیاں بڑھانے کا حکم دیا اور جس قدر بڑھائی جائے اس کی وضاحت اس روایت میں ہے۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۹۰۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا أبو حجية عن ابن بريدة عن أبي الأسود الدولي عن أبي ذر رضی اللہ عنه عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال: أحسن ما غيرتم به الشعر الحناء والكتم.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے ابوحجیہ "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ ابو بریدہ "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابواسود الدولی "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابوذر "رضی اللہ عنہ" سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا سب سے بہترین چیز جس سے تم اپنے بالوں (کے رنگ) کو بدلتے ہو، مہندی اور کتم ہے۔" (ایک قسم کا وسمہ جس سے خضاب بناتے ہیں)

۹۰۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا محمد بن قيس قال: أتي برأس الحسين بن علي رضی اللہ عنهما، فنظرت إلى لحيته، ورأسه قد نصلت من الوسمة.

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت محمد بن قیس رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں حضرت حسین بن علی "رضی اللہ عنہما" کا سر انور لایا گیا تو میں نے ان کی داڑھی اور سر (کے بالوں) کو دیکھا کہ اس میں وسمہ (خضاب) ظاہر تھا۔"

۹۰۵۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن يزيد بن عبدالرحمن عن انس بن مالک رضی اللہ عنه: كأني أنظر الى لحية أبي قحافة كأنها ضرام عرفج، يعني من شدة الحمرأة، واللہ تعالیٰ اعلم.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت یزید بن عبدالرحمٰن "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت انس بن مالک "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں گویا میں حضرت ابوقحافہ (حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) کی داڑھی کو دیکھتا ہوں کہ وہ عرفج درخت کی مہندی کی وجہ سے اس کا شعلہ ہے یعنی سخت سرخی کی وجہ سے آگ کا شعلہ معلوم ہوتی تھی۔"

باب شرب الدوآئو ألبانِ البقر والاكتوآء!

۹۰۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا قيس بن مسلم عن طارق بن شهاب عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنهما أنه قال: أن اللہ تعالیٰ لم يضع دآء الا وضع له دوآء الا السام، والهرم، فعليكم بالبان القبر: فإنها تخلط من كل الشجر.

marfat.com

دوائی پینا، گائے کا دودھ اور داغ لگوانا!

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے قیس بن مسلم رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ طارق بن شہاب "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے موت اور بڑھاپے کے علاوہ ہر بیماری کے لئے دوائی بنائی ہے تم گائے کا دودھ لازم ہے یہ ہر درخت سے مخلوط ہوتا ہے۔" (مطلب یہ ہے کہ گائے جڑی بوٹیاں چرتی ہے تو ان کا اثر اس کے دودھ میں ہوتا ہے)

٩٠٧. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عطاء بن أبي رباح عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا طلع النجم رفعت العاهة عن أهل كل بلد.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت عطا بن ابی رباح رحمہ اللہ نے بیان کیا اور وہ حضرت ابوہریرہ "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا!

جب ثریا ستارہ طلوع ہوتا ہے تو ہر شہر سے آفت اٹھ جاتی ہے۔"

٩٠٨. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أن خباب بن االارت كوى عبدالله ابنه من الفرسة. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت خباب بن ارت "رضی اللہ عنہ" نے اپنے بیٹے کی گردن کے زخم کی وجہ سے داغ لگوایا۔"

باب تقييد العلم! علم کی باتوں کو تحریر میں لانا!

٩٠٩. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: أنه كان يكره الكتب ثم حسنها، قال حماد: ورأيت إبراهيم يكتبها بعده. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ پہلے وہ لکھنا ناپسند کرتے تھے پھر اسے اچھا قرار دیا۔
حضرت حماد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں میں نے اس کے بعد حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" کو دیکھا کہ آپ لکھتے تھے۔
حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

marfat.com

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب الذمي يسلم على المسلم يرد السلام!

٩١٠ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الهيثم عن ابن مسعود رضى الله عنهما أنه صحب رجلا من أهل الذمة، فلما أراد أن يفارقه قال: السلام عليك، قال: وعليك السلام.

قال محمد: نكره أن يبدأ المسلم المشرك بالسلام، ولا بأس بالرد عليه، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

مسلمان کا ذمی کے سلام کا جواب دینا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت ہیثم "رحمہ اللہ" نے بیان کیا اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ذمی لوگوں میں سے ایک شخص کے ہمسفر ہوئے جب اس نے جدا ہونے کا ارادہ کیا تو اس نے کہا "السلام علیک" آپ نے جواب میں "وعلیک السلام"۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمارے نزدیک مشرک کو پہلے سلام کرنا مکروہ ہے اس کا جواب دینے میں کوئی حرج نہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔"

باب ليلة القدر! لیلۃ القدر کا بیان!

٩١١ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عاصم بن أبي النجود عن زر بن جبيش عن أبي ابن كعب رضى الله عنه قال: ليلة القدر ليلة سبع و عشرين، و ذلك أن الشمس تصبح صبيحة ذلك اليوم ليس لها شعاع، كأنها طست ترقرق.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے عاصم بن ابی النجود "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت زر بن جیش "رحمہ اللہ" سے اور حضرت ابی بن کعب "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں لیلۃ القدر ستائیسویں رات ہے وہ اس طرح کہ اس کی صبح سورج کی شعائیں نہیں بدلتیں گویا وہ ایک پلیٹ ہے جو حرکت کر رہی ہے۔" (یہ ان کے مشاہدے کے مطابق ہے ورنہ لیلۃ القدر کو مخفی رکھا گیا ہے اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام رمضان شریف کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرنے کا حکم دیا ہے)

باب من عمل عملا اسره ألبسه الله رداءه، وارحموا الضعيفين المرأة والصبي!

٩١٢ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: أسروا ما شئتم، وأعلنوا ما

marfat.com

شنتم، ما من عبد يسر شيئا الا البسه الله تعالیٰ رداء ہ۔

پردہ پوشی اور کمزوروں پر رحم کرنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جو عمل چاہو چھپاؤ اور جو چاہو ظاہر کرو جو شخص کسی عمل کو پوشیدہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنی چادر ڈال دیتا ہے۔" (یعنی پردہ پوشی فرماتا ہے)

۹۱۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا شيخ لنا يرفعه الى النبي صلى الله عليه وسلم قال: ارحموا الضعيفين المرأة والصبي.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے ہمارے ایک شیخ نے بیان کیا جو نبی اکرم ﷺ سے مرفوعا روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا۔!
دو کمزوروں یعنی عورت اور بچے پر رحم کرو۔"

باب الأمارة ومن استن سنة حسنة عمل بها من بعده!

۹۱۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ثلثة يؤجر فيهم الميت بعد موته: ولد يدعو له بعد موته، فهو يوجر في دعائه، و رجل علم علما يعمل به و يعلمه الناس، وهو يوجر على ما عمل به أو علم، و رجل ترک ارض صدقة.

حکومت اور اچھے کام کا اجراء!

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں تین کام ایسے ہیں کہ میت کو اس کے مرنے کے بعد بھی ان کا ثواب ملتا رہتا ہے اولاد جو اس کے لئے دعا مانگے پس اسے اس کی دعا کا اجر دیا جاتا ہے جو شخص علم حاصل کر کے اس پر عمل کرے اور لوگوں کو سکھائے پس اسے عمل اور تعلیم کا اجر دیا جاتا ہے اور جو شخص زمین بطور صدقہ چھوڑ جائے۔"

۹۱۵ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن أبي غسان عن الحسن البصري عن النبى صلى الله عليه وسلم أنه قال: يا أباذر: أن الأمارة أمانة، وهى يوم القيامة خزى و ندامة، الا من أخذها بحقها ثم أدى الذي عليه فيها، وأنى له ذلک يا أباذر؟

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت ابوغسان "رحمہ اللہ" سے وہ حضرت حسن بصری "رحمہ اللہ" سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ابوذر رحمہ

marfat.com

اللہ بے شک حکومت امانت ہے اور قیامت کے دن یہ ذلت اور ندامت کا باعث ہوگی البتہ جو شخص اس سے اس کے حق کے ساتھ حاصل کرے پھر اس سلسلے میں عائد ذمہ داری کو پورا کرے اور اے ابوذر رضی اللہ عنہ وہ کیسے یہ کام کرسکتا ہے۔''

۹۱۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: البلآء موكل بالكلم.

امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا مصیبت گفتگو کے سپرد ہے۔''

(مطلب یہ ہے کہ خاموشی میں امن ہے گفتگو کرتے وقت بعض اوقات ایسی باتیں ہوجاتی ہیں جو پریشانی کا باعث بنتی ہیں۔۱۲ ہزاروی)

الحمدللہ! آج مورخہ ۱۹ شوال المکرم ۱۴۲۳ھ / ۲۴ دسمبر ۲۰۰۲ء بروز منگل صبح پانچ بجے

''کتاب الآثار'' کا ترجمہ مکمل ہوا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس ترجمہ کے ضمن میں راقم کی کوتاہیوں کو معاف فرمائے اور اس اردو ترجمہ کو مسلمانوں کے لئے نفع بخش بنائے

﴿آمین بجاہ نبیہ الکریم علیہ التحیۃ والتسلیم﴾

marfat.com

دورِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سے

قیامِ پاکستان کے بعد تک کے تاریخی حالات پر مشتمل

ایک لاجواب کتاب

تاریخ اسلام

مکمل چار حصے

مصنف

مرتضیٰ احمد خان میکش مرحوم

مدیر اعلیٰ ○ روزنامہ احسان، شہباز، مغربی پاکستان، نوائے پاکستان وغیرہ

لیکچرار ○ شعبہ صحافت و ممبر ادارتی بورڈ شعبہ معارف اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور

مکتبہ اعلیٰ حضرت

الحمد مارکیٹ دکان 25 غزنی سٹریٹ 40 اردو بازار لاہور پاکستان

marfat.com

حقوقِ نبی اور سیرتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک مستند کتاب

الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ترجمہ بنام

نعیم العطاء فی حدیث المجتبیٰ

مع تخریج احادیث

جلد اول

مصنف ابو الفضل قاضی عیاض مالکی [illegible]

مترجم حضرت مولانا غلام معین الدین نعیمی

مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ [illegible] لاہور

Ph:7247301

marfat.com

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مستند اور جامع کتاب

الخصائص الکبریٰ

فی معجزات خیر الوریٰ

المسمی بہ

النعمۃ العظمیٰ

فی ترجمۃ الخصائص الکبریٰ

جلد اول

مصنف

عبدالرحمن بن ابی بکر المعروف امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

حضرت مفتی سید غلام معین الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ اعلیٰ حضرت

دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور

Ph:7247301

marfat.com

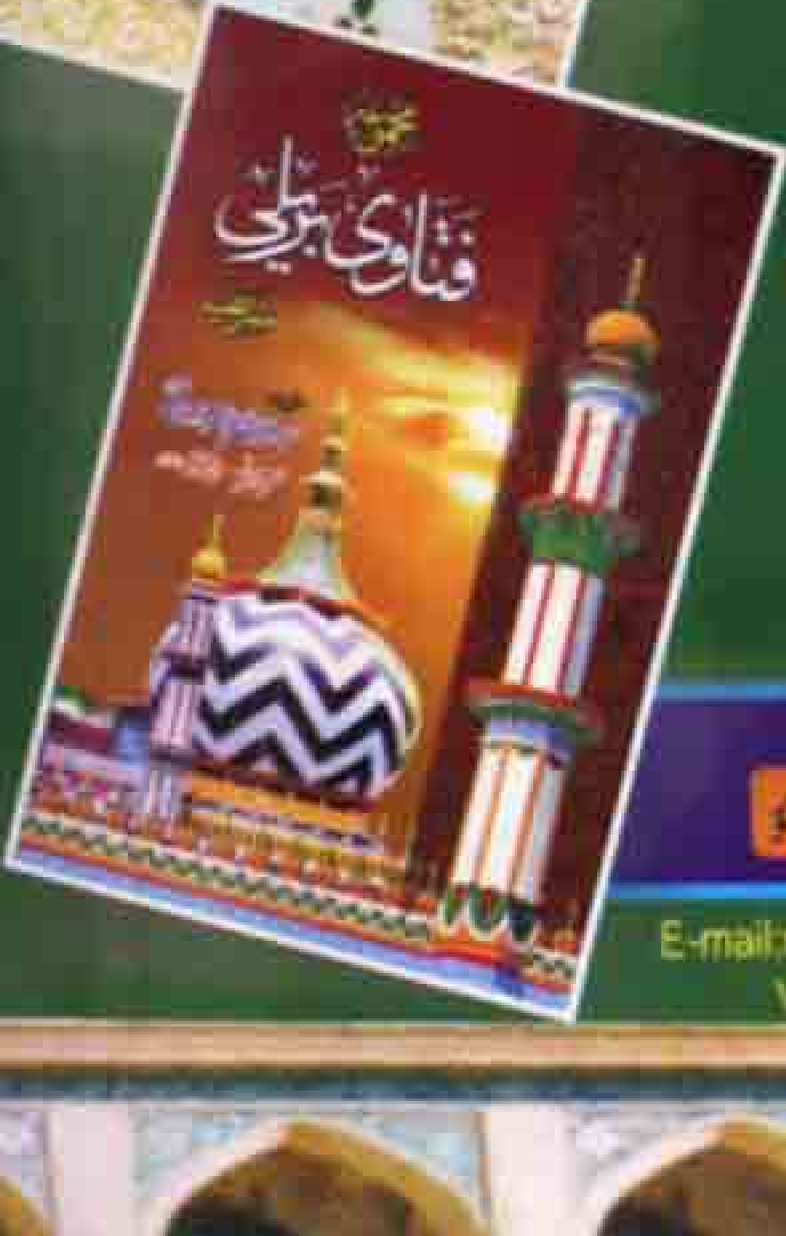

مکتبہ اعلیٰ حضرت کی خوبصورت کتابیں

بہار شریعت

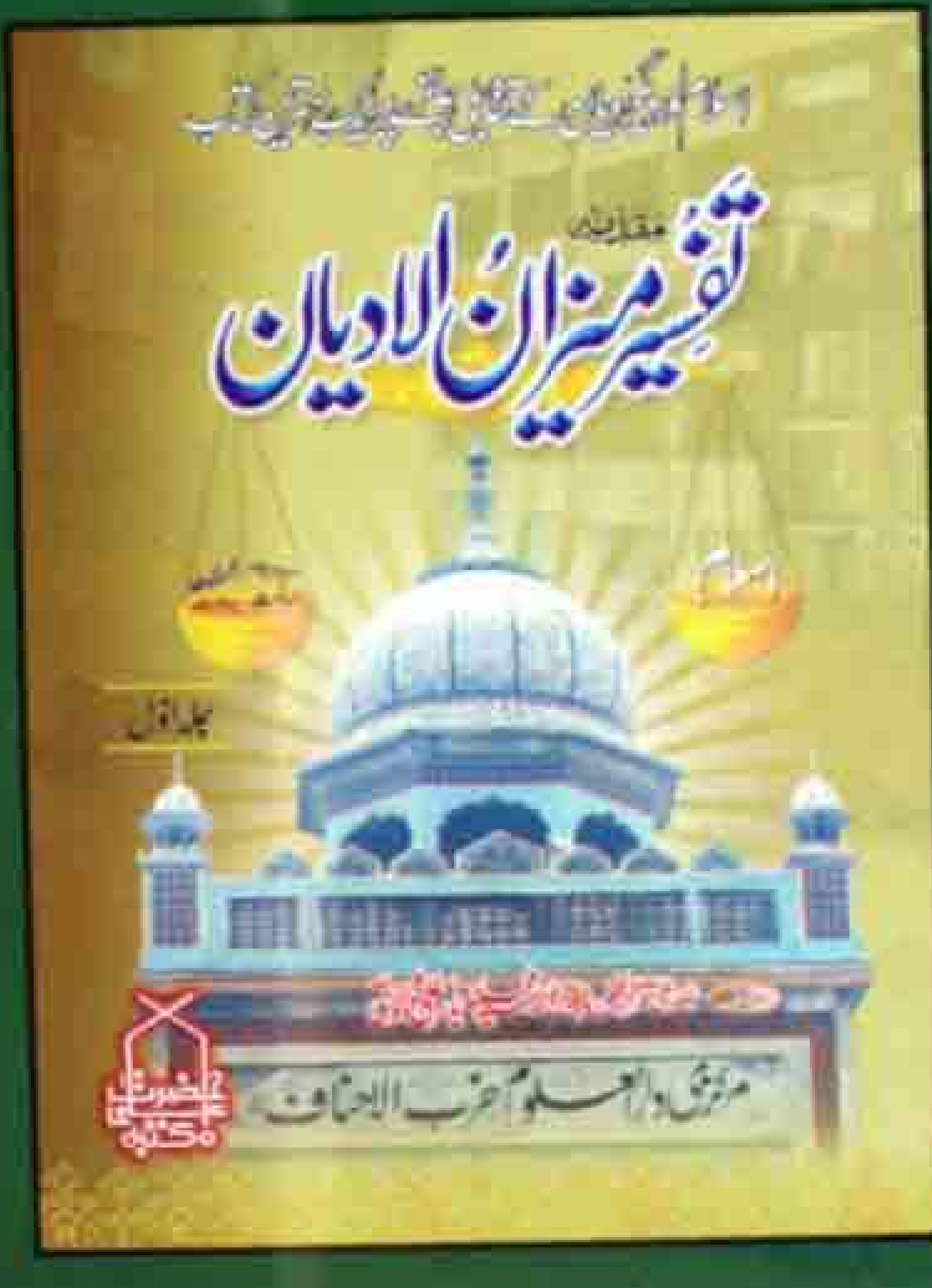

مکتبہ اعلیٰ حضرت
دربار مارکیٹ لاہور

E-mail:maktabaalahazrat@hotmail.com
Voice 092-042-7247301